ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بہ عون جوہر افروز سخن پیر گوہر وقایع نادرہ الو

٢٦

٦٧٢٦

موسوم بہ

موجود رشک

ارژنگ تجارہ

مصنفہ شیخ محمد مخدوم تحصیلدار تجارہ ساکن تھانہ

بھون ضلع مظفر نگر

اہتمام سے مولوی خواجہ یوسف علی و منشی محمد امیر الدین کے

مطبع آگرہ اخبار میں چھپا

فہرست کتاب ارژنگ تجارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عندلیب زبان کو ستایش و نیایش چمن آرا ے جہان کی مجال نہین بلبل دستان سرا بیان کو حمد و ثنا گلشن پیراے گیہان مین طاقت مقال نہین گلستان ناطقہ ترشح سحاب قدرت اوسکی سے سرسبز و شاداب اور بوستان مکالمہ چکیدگی ابر صنعت اوسکی سے نزہت افزا و سیراب نخل سخن کو جو وہ قوت نامیہ نہ بخشے بڑھنے سے رہ جاے اور نہال معنی کو اگر وہ تر و تازگی مدے برگ و بار نہ لائے شاخ سطور مضامین رنگین ایسکی عنایت سے گلدستۂ گل ہے اور پھول مطالب تازہ اوسی کی لطف سے غارتگر متاع دل بلبل سبحان اللہ ریاض روشن بیانی کیا باغ ہے جسکی فضا پر بہار سے دل خزان داغ داغ ہے نسیم خوشگوار اس حدیقہ

بجنت نظیر کی آبحیات ہے مردون کا زندہ ہونا اوسکی فیض سے ادنی بات
ہے داراکی دارائی سکندر کی کشور کشائی نوشیروان کی عدالت حاتم کی ۲
سخاوت اوسی کے ذریعہ بر صفحہ اعلان ورنہ صدہا برس کے مردون
کا کہان نشان ہے الحق سخن جان ہے اور معنی روح روان ۹

سخن گر نہ جانست جنگر بہوش — چرا مردم مردہ مانند خموش

لیکن جوہری ہی اس جواہر کو پہچانے اور قدردان ہی اوسکی قدر جانے
جب تک کوئی قدر کرنیوالا ہی نہ پائے جوہر معنی کسکو دکھلائے ہزار
ہزار شکر خدا نے یہہ دن دکھلایا کہ جوہر شناس فضل وہنر کا دامن ہاتھہ آیا
جس قدر طالع رسا پر ناز کرون بجا ہے اور جہان تک بخت بلند پر فخر
کرون روا ہے کہ ارسطوے دوران بقراط زمان مرکز دائرۂ فہم و فراست
قطب سمار دانش و بلاغت گوہر شبچراغ بحر حلم معدن جواہر زواہر علم
نکتہ سنج دقیقہ آشنا کنہ رس عقدہ کشا جناب فیض مآب مسٹر طامس کیڈل
صاحب بہادر ویسی پولیٹکل ایجنٹ راج الور ہنر پرور جوہر فروشان اور
جواہر شناس ہنر پروران ہے آفتاب اوسکے دل روشن سے اقتباس
ضیا کرتا ہے اور ماہتاب ضمیر پر تنویر اوسکے سے دامن نور بھرتا ہے
دانش مین وہ عاقل فرزانہ ہے اور حکمت مین افلاطون زمانہ میدان دلاوری

نگارستم دستان اگرچہ عدل پر نوشیروان زمان سخاوت مین حاتم طے ہے خلق مین حضرت مسیح کی پے بہ پے نظم و نسق مین ثانی اکبر اور حکمرانی مین ہمصولت نادر آوازہ قدرشناسی اوسکا آویزہ گوش جہان ہے اور شہرہ ہنر پسندی شہرت افزاے جہان و جہانیان جو اوسکی طبع دانش کو طرف سخن کی لگاو ہے اور زبرگی سے دریافت حالات کا دل مین ازبس چاو بنابران ہیہ ہیچدان محمد مخدوم تھانوی کہ پرورش کریمانہ اوس حضور سے بعہدہ تحصیلداری مامور واسطے ہدیہ نذر کے احوال نادر پردہ خفا سے باہر لایا اور نام اس نگارستان مانی کا ارژنگ تجارہ رکھا ۹

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ناظرین باتمکین ہمت مردانہ سے عیب پوشی مین سعی کرین اور ہمسند زبان کو آہو گیر نفرما دین تعب سے زبان نکتہ چین روک ❊ رکھ لے میری الحمانہ مین ٹوک ❊

حال آبادی قصبہ تجارہ

مدت آبادی قصبہ تجارہ مین روایات مختلف ہین اہل ہنود یقین رکھتے ہین کہ پانچہزار برس سے اوس نے صورت ظہور پائی ہے اور اپنے اعتقاد کو وہ یون ظاہر کرتے ہین کہ عہد سلطنت جُرجودھن ولد دھرت راشٹر مین سرہاجیت اس ملک کا راجہ تھا اور موضع سرہٹہ کو جو تجارہ سے دو کوس جانب

مشرق زیر کوہ آباد ہے دار الحکومت اپنا رکھتا تھا تیج پال خلف الرشید اوسکا
ایک روز شکار کنان اس نواح سے گذرا وہ کہ یہہ ویرانہ سرسبزی اور شادابی
سے باکیفیت نظر آیا بنابر آن اوسکو خیال آبادی پیش نہاد ہوا چنانچہ ساعت سعید
مین اوسنے طرح آبادی ڈالی اور نام اسکا ترگزنگ رکھا شاستر مین ترتین[۳]
کو کہتے ہین اور گزنگ گڑہ کو وہ کہ اوسوقت مین یہان بھی تین گڑہ واقع
تھے اسلئے ساتھہ اس نام کے موسوم کیا مدت مدید گذرنے اور کثرت
استعمال زبان خلائق سے ترگزنگ کا تجارہ مشہور ہوگیا اور مہابھارت
تاریخ ہندی سے آشکار ہے کہ عہد سلطنت جرجودھن کا آخر دواپر مین ہوا ہے
جوکہ دور کلجگ کے اسوقت سمت ۱۹۳۰ بکرماجیت تک چار ہزار نوسو تہتر برس
سپری ہوئے لہذا حکومت سمرماجیت کو مدت پانچہزار برس گذرتے ہین شک
نہین اسوجہہ سے آبادی تجارہ کو بھی پانچہزار برس ہوتے ہین لیکن اہل اسلام
اسمین اعتراض رکھتے ہین کہ طوفان نوح علیہ السلام کے صدمہ سے
جسکی طغیانی کو قریب پانچہزار برس کے ہوگئے کسی آبادی یا عمارت کا نشان
باقی نہین رہا نظر بران کیونکر یقین کیا جاوے کہ آبادی تجارہ پانچہزار برس
کی ہے اور علاوہ اسکے مدت پانچہزار برس کی کوئی عمارت یا علامت
یہان نظر نہین آتی یہہ بھی اوسکے عدم صحت کی دلیل اور تاریخ مراۃ مسعودی

مین حوالہ قلم ہے کہ وقت یورش ہند سلطان محمود سبکتگین کے بسنہ چارسو بیس
ہجری ابن سید ابراہیم بارے ہزاری صاحب اوستاد حضرت سید سالار مسعود
غازی کے دھندگڑہ متصلہ قصبہ ریواڑی پر تشریف لاکر عازم غزا ہوئے تھے
دھندپال راجہ مقابلہ سے عاجز آکر قلعہ خام ریواڑی کو پاس تیجپال برادرخود کے
فرار ہو آیا متعاقب اوسکے لشکر اسلام بھی ریواڑی مین پہنچا وقت شب تیجپال
نے شبخون مارا بارہ ہزاری صاحب شہید ہوئے ہمراہیان اونکے نے داد
مردانگی دی کہ میدان نبرد سے موںھہ نہ پھرایا بالآخر تیجپال تجارہ کو بھاگ آیا
سید دوست محمد نانا بارہ ہزاری صاحب بھی اوسکے پیچھے آئے اور
محاصرہ کرکے تیجپال کو گرفتار کرلیا اور ریواڑی لیجاکر بعد کرنے مسلمان کے
نام اوسکا جلال خان رکھا اور خانہ زاد خطاب دیا اور ہنگام گرفتاری تیجپال
کے چارسو ار لشکر اسلام سے شہید ہوئے کہ منجملہ اونکے ایک حضرت
رکن عالم شہید کہ مزار بزرگ اونکا قریب گنبد تاتارخان رقبہ موضع کالیا کے
موجود ہے دوسرے روشن شہید صاحب کہ اونکی زیارت نزدیک
درگاہ حضرت میران جی صاحب کے ہے تیسرے بھکن شہید صاحب کہ درگاہ
اونکی آبادی کے متصل طرف کربلا واقع ہے اور ایک شہید کو بحالت
زخمداری یہاں سے طرف کوٹ قاسم کے لیگئے تھے چنانچہ اس حال مندرجہ

تاریخ مذکور سے ظاہر کہ آبادی تجارہ کی آٹھ سو سو برس سے پہلے کی ہے پس ہزار برس کا اوسکی نسبت پر گمان کرنا چاہیے صحیح دریافت نہین ہوتا کہ کسنے اوسکو آباد کیا اور کس سال مین اور تجارہ نام کس وجہ سے رکھا گیا +

ذکر حکومت راجہ تیجپال جادون

کسی تاریخ سے ظاہر نہین ہوتا کہ کبھی کوئی راجہ اس تجارہ مین ہوا ہے اس سبب سے یقین کہ سابق مین یہ قصبہ بطور موضع کے آباد رہا ہے مگر عوام الناس مشہور رکھتے ہین کہ راجہ تیجپال یہان حکمران ہوا ہے اور وہ تیجپال راجپوت جادون نژاد راجہ تھن پال سے تھا نکہ راجہ سمرپاجیت والی سرہٹہ جب قلعہ تھن گڑھ پر مسلمانون کے متصرف ہونے سے راجپوت جادون ہر طرف متفرق ہوئے اکثرون نے پیشہ قطاع الطریقی اختیار رکھا اور جس کسیکو ہین کوئی جگہ دستیاب ہوئی اوسنے وہان سکونت اختیار کی عجب نہین کہ اوسکی اولاد سے کسیوقت قابو پاکر تیجپال نامی کوئی تجارہ مین آرہا ہووے جو محل کہ محلہ مردھو نمین واقع ہے اور مردھہ اور شیخ اوسمین رہتے ہین اوسکو تعمیر تیجپال سے بتلاتے ہین اگرچہ تحقیق نہین کہ راجہ تیجپال کس عہد مین ہوا ہے لیکن قیاساً چھ سو برس حکومت تیجپال کو خیال کرتے ہین اور اولاد تیجپال سے کوئی شخص نامی گرامی نہین ہوا جو معروف و مشہور ہو +

ذکر احوال خانزادہا

واضح ہو کہ نسل سے مہاراج سری کشن راجہ متھرا کے جو قوم سے جادون راجپوت تھے اور اوتار مشہور ہین بارہ پشت بعد تھن پال نامے ایک راجہ ہوا ہے قلعہ تھن گڑہ قریب شہر بیانہ کے اوسنے احداث کیا سنہ ۵۹۲ ہجری مین شہاب الدین غوری نے قلعہ تھن گڑہ کو مفتوح کیا اور حکومت وہانکی بہاوالدین طغرل کو عنایت رکھی راجہ باندپال خلف الرشید راجہ تھن پال مفرور ہوکر ایک مدّت آوارہ دشت ادبار رہا سمت ۱۱۲۳ بکر ماجیت مین اوسنے اجانگڑہ جو قصبہ کامہ سے دو کوس ہے آباد کیا اور سکونت سے قرار پاکر اوس نواح مین ایک درویش حقیقت کیش شاہ الک نام رہتے تھے باندپال خدمت بابرکت اونکی مین حاضر رہا اور دعا شاہ صاحب سے فارغ البال رہکر مقاصد دلی کو پہنچا بعد انتقال راجہ باندپال کے اینتی پال اوسکا پسر اور اوسکے بھتیجے اینتی پال ولد انتی پال اجان گڑہ مین استقامت گزین رہے ادہان پال خلف اینتی پال نے بالائے کوہ موضع کلناچور پرگنہ تجارہ موضع دورالہ بسایا کہ مکانات ویران اوسکے نشان آبادی دیتے ہین اور اننگ راج پسر ادہان پال نے موضع سرہٹہ مین بود و باش اختیار کی اننگ راج کے چند پسر حسب ذیل ہوئے انبی - جاسی - لکھن پال - لکھن سی - دھرم سی - کوتھہ راج - چنانچہ دھرم سی

لاولد گیا اور ابنی و جاسی و لکھن سی و گوتھہ راج کی اولاد مسبو ہو گئی کہ اب
وہ گوتوال میوشہ ہو رہین اولاد ابنی کی نگینہ اور رجاسی کی موضع بھاوں
پرگنہ فیروز پور جہرہین ہے اور لکھن سی کی نیلی ہین اور گوتھہ راج کی جامرودہ
پرگنہ گشنگڑہ مین اور لکھن پال بجانے پدر موضع سرہٹہ مین آباد رہا -
لکھن پال کے دو پسر ہوئے ایک سانبھر پال دوسرا شوپر پال وہ دونوں بعہد
فیروز شاہ باربک کے ۷۵۵ ہجری مین شرف اسلام سے مشرف ہوئے
اور بعد داخل ہونے دائرہ اسلام کے سانبھر پال باسم ناہر بہادر اور
شوپر پال ساتھہ نام چھجو خان کے موسوم کئے گئے پوتھی جاگا خانزادہا مین
درج ہے کہ سانبھر پال نے شکار شیر کیا تھا ناگاہ سواری فیروز شاہ آگئی
بادشاہ نے بدریافت اس شجاعت کے سانبھر پال کا ناہر بہادر نام رکھا
اور اونکے مسلمان ہونیکی دو روایت ہین ایک یہہ کہ وہ برغبت دل طرف
اسلام کے مائل ہو کر عہد وان ہین حضرت نصیرالدین اودھی چراغ دہلوی
کے داخل ہوئے دوم جو وہ ہمیشہ پیشہ غارتگری رکھتے تھے کہ جسکی
تصدیق کتاب پشت نامہ خانزادہا سے ظاہر اسوجہہ سرکار شاہی سے
گرفتاری اونکی عمل ہین آئی اور لائق گردن زدنی قرار پائے تب حفاظت
جان کے لئے انھون نے اسلام قبول رکھا اور وہ کہ خانزادہا بیان رکھتے ہین کہ

باعتبار قومیت ہمارے بزرگون کو خطاب خان جادون ملا ہے نظر بر آن لقب اصلی ہمارا خان جادون ہے اور عوام غلطی سے ہمکو خانزادہا کہتے ہین سیہ قریون راستی نہین در اصل لقب اونکا خانہ زاد ہے کہ بادشاہون سے اکثر خطاب خانہ زادی لوگون کو ہوا ہے اور خانہ زادی بادشاہ کو ہر ایک فخر سمجھتا تھا اور بجز اہل مراتب کے کوئی اوس سے خطاب نہین کیا جاتا تھا اور جب کوئی ہندو مسلمان ہوتا تھا اوسکو بھی خانہ زاد قرار دیتے تھے تاریخ فرشتہ مین زیب ارقام ہے کہ فیروزشاہ باربک ایک لاکھ خانہ زاد رکھتا تھا دریصورت اصلیت یہی ہے کہ لقب خانہ زادہا کا خانہ زاد ہے چنانچہ چھجو خان نے سکونت موضع گھاگس متعلقہ پرگنہ فیروزپور جھر اختیار کی اور ناہر بہادر سرہٹہ مین رہا اور عنایت شاہی کے سبب معزز و رئیس میوات ہوا اور قلعہ کوٹلہ جسکا نشان بالاے کوہ واقع قبض و دخل ناہر بہادر مین تھا چنانچہ ۷۹۳ھ ہجری مین ابوبکر شاہ بن ظفر خان بن سلطان فیروزشاہ باربک نے خوف سے سلطان ناصرالدین محمد شاہ عم خود کے فرار ہو کر قلعہ کوٹلہ مین پاس ناہر بہادر کے پناہ پکڑی تھی اور ہنگام رونق افروزی امیر تیمور صاحب قران کے بمقام فیروزآباد اوسی قلعہ سے ناہر بہادر نے جوڑہ طوطی سفید بطریق تحفہ نذر بھیجا کہ منظور نظر امیر تیمور ہوا مگر ہر کمالے را زوالے لقا بجز

ذات باری کے کسی کو نہین ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے ہر ذی روح کو
صلاء عام ہے فقیر ہو یا بادشاہ موت سبکے ساتھہ لگی ہوئی ہے جب پیمانہ
عمر ناہر بہادر کا لبریز ہوا قضا کشان کشان جھانمو واس مین لیگئی آشکارا ہووے
کہ جھامو واس ایک موضع ہے پرگنہ کشنگڑہ مین قریب فتح آباد کے اور جھامو رانا
قوم ٹھاکر چوہان نے اُسکو آباد کیا تھا اور رانا مذکور کی دختر رنگ قمر ناہر بہادر
سے کتخدا تھی مسلمان ہونے ناہر بہادر سے جھانمو رانا آتش کینہ مجمر سینہ مین
مشتعل رکھتا تھا یعنی ہلاکت ناہر بہادر کی درپے تھا جو ناہر بہادر بنظر قرابت
اوسکے گھر گئے اوس نامرد نے مدارات سے غافل کر کے ناہر بہادر کو
شہید کیا قبر ناہر بہادر کی جھامو واس مین موجود ہے اور ناہر بہادر نو پسر
مفصلہ ذیل رکھتا تھا شاہ محمد بہادر خان ملک علاوالدین شہاب خان اہرود
سورج خان نور خان نظام خان فتح خان بعد شہادت ناہر بہادر کے تقسیم ملک
مقبوضہ کی اوسکی اولاد مین بدین تفصیل عمل مین آئی شاہ محمد کو پرگنہ جھجر و
ریواڑی ملا اور بہادر خان کو الور بہروڑ و اسمٰعیل پور و کھلورہ و بھرکول
و بالٹیہ و حسن پور و بڑودہ میو اور بہادر پور کو بہادر خان نے آباد کیا
اور چہار محال مصرحہ ذیل حصہ ملک علاوالدین مین آئے تجارہ رنگن ہرسولی
بھٹیانہ ظاہر ہو کہ ملک علاوالدین نہایت جری و شجاع تھا بدریافت حال

قتل ناہر بہا در بدلہ باپ کے جھانمو واسطے مین جاکر اوسنے جھاسو رانا کو قتل
کیا اور محفوظ وسلامت واپس آیا تجارہ مین ملک علاوالدین سکن گزین
رہا متصل تحصیل جو گنبد ہے وہ مقبرہ ملک علاوالدین ہے اور خانزادہا
سکنائے تجارہ وشاہ آباد وبھڈونی وسوراواس وکلگانو وموسی پور و
اودے پور وبیگن ہیڑی وخضرپور وباٹن اولاد ملک علاوالدین سے
ہین اور ساکرس وپہاڑی وکھوہ کلان ونگر حصہ شہاب خان مین آئے اور
شہاب خان عارف باللہ ہوئے مزار اونکا واقعہ پہاڑی راج بھرت پور مین واقع
ہے تاریخ شہادت شہاب خان کی یہہ ہے + قطعہ تاریخ

میرسد صبح وشام خلق خدا	برمزار شہاب خان شہید
گشت ازغیب ذوالجلال ندا	جست سال شہادت اوشیب

اور اہرود کے اہند ور ونا وڑو وپاٹودی اور سورج خان کی شہنہ اور
نورخان کے بروجی وا وجبنہ وکریڑہ اور نظام خان کے مانڈی کھیڑہ و
نگینہ وساٹھاواڑی اور فتح خان کے سونکھر سونکھری وکٹھومر قسمت مین
آئی سابق خانزادہا معزز ونامور رہے اور جاگیرات بھی اونکی قایم تھی الحال
کوئی جاگیردار نہین رہا زمینداری یا نوکری سے بسر اوقات کرتے ہین عہدہ
جو دھرات زمانہ اکبر بادشاہ سے اونکے خاندان مین چلا آتا ہے کہ درینولا

امیر خان و نتھے خان چودھری مقرر قیام سلطنت تیموریہ تک بروے سند
لنگر خان ملازم شاہ عالمگیر حق چودھرات بدین تفصیل مقرر رہا تا لگار لمات
رسوم غلہ فی من نیم آثار - بر تشخیص فصیدی ایکروپیہ - غلہ بھیڑکہ از اسامی -
ضبطانہ فی فصل یکروپیہ - فصلانہ فی فصل دو روپیہ - اب صرف پندرہ روپیہ ماہوار ملتے ہین اور
اطراف پورب مین جو خانزاد ہا یہانکے سابق سے گئے ہوئے ہین وہ اب بھی
ریاست دار ہین اور رسم ہنود جو اس قوم مین چلی آتی تھی بعض اونمین سے
موقوف ہوگئی اور بعض رایج ہے پہلے یہ لوگ آپسمین شادی بقاعدہ ہنود نہین
کرتے تھے اقوام میو و شادات و چوہانان مسلمان سے اونکی رشتہ داری ہوتی
تھی اب آپس مین مسلمانون کے طور پر رشتہ کرتے ہین مگر شادیون مین رسمیات
ہنود جاری ہین جب شادی دختر کی تاریخ مقرر ہوکر لکھی جاتی ہے چوک
پوراتے ہین یعنی چون باجرہ وغیرہ سے صحن خانہ مین شکل قلعہ بناکر اوسپر چوکی
بچھاکر ایک آبخورہ پانی کا اور ایک آبخورہ خالی ڈھکا ہوا مع دو تھال غلہ چو
چوکی پر رکھتے ہین اور دو تھال غلہ کے نیچے رکھے جاتے ہین برہمن پوجا
کرکے چٹھی بقید تاریخ شادی کے تحریر کرتا ہے چٹھی کی تہ مین گرہ ہلدی اور
دو فلوس رکھکے رنگین ڈورہ باندہ دیتے ہین اور جس تاریخ کا بیاہ مقرر
ہوتا ہے اُسی قدر گرہ ڈورے مین لگائی جاتی ہین یعنی اگر دس تاریخ ہے تو

نو دس گرہ اور بارہ ہے تو بارہ گرہ برہمن مع میراثی اوس چٹھی کو نوشہ
کے گھر لیجاتا ہے اور ساتھہ چٹھی کے یہہ سامان بھی دولہن کی طرف سے بھیجے
ہین کھیل دھان کی دو تھیلی اوبٹنا دو تھیلی چیرہ و لنگی و ڈوپٹہ سفید اور روغن سیاہ
دو سبو مع کٹورہ اور ایک طباق اور حسب مقدور زر نقد بھی نوشہ
کی طرف والہ چار یا پانچ روپیہ اور جملہ سامان مع چٹھی کے رکھہ کر ما بقے روپیہ
واپس دیتے ہین اور چٹھی کے لیجانیوالون کو انعام دیکر رخصت کر دیتے ہین
تاریخ مقررہ شادی سے تین روز پہلے تیل اُبٹنے مین ملاکر دولھہ کے ملتے
ہین تب وہ چٹھی تقرر تاریخ شادی کی برہمن کھولتا ہے اور نوشہ اُسکو دیمن
لیکر اپنے گھر لیے جاتا ہے منڈھے کے روز کہ برات سے ایک دن پہلے ہوتا
ہے جانبین کو نڈہ بیجل بھرتے ہین خانزاد ہابجل کو اپنا بزرگ قرار دیتے
ہین تاریخ معہودہ کو کنگنا باندہ کر مہدی لگاکر سرخ کپڑے پہن کر دولھا بیاہنے
چڑھتا ہے تا یوم رخصت برات کہ تیسرے دن معمول ہے نیگ یعنی حق چکائے
جاتے ہین چھہ نیگ سوا اُس کے مشہور ہین کہ نتھہ دولھن کی اوس سے بنا ر
ہوتی ہے تفصیل اونکی یہہ ہے سوہوین سہاگپوڑہ چومک سنجیری مہدی
سہرہ اور بائیس نیگ میراثی اور نو نیگ حجام بدر دولھہ سے لیتے ہین
اور چمار کمہار و کھاتی و لوہار و سقہ دھولی منہیار و دائی کے نیگ

علیحدہ ہین اور برات کو اول روز شکرانہ کھلاتے ہین بعدہ پلاو اور
برات کے دن قبل نکاح نوشہ دروازہ پر دولھن کے جاتا ہے چوکی پر اوسکو
کھڑا کرکے چو بکھا چراغ گھی کا اور دوب و ڈوری و برنج تھالی مین رکھکر
آرتا کرتے ہین یعنی سات بار سر سے دولھہ کے اُتارتے ہین دوسرے دن
نوشہ کو گھر مین بُلاتے ہین رسمیات جلوہ ادا ہوتی ہین دولھن کے جوتہ پر کاجل
بناکر دولھہ کی آنکھون مین لگاتے ہین پھر نوشہ دولھن کی مانگ روپیہ اور
پیسون سے سات بار بھرتا ہے اور دایہ دولھن کے سر و شانہ اور ہاتھہ پر
چھوہارے یا شیرینی رکھتی جاتی ہے دولھا اوسکو اٹھالیتا ہے یہہ عمل بھی
سات بار کیا جاتا ہے زان بعد مستورات دولھہ کے کھیلین مارتی ہین اور
دولھہ اونکے - تیسرے دن برات رخصت کیجاتی ہے حسب مقدور پلنگ پیڑہ
ڈولہ برتن زیور جہیز مین دولھن کے دیتے ہین جب دولھن گھر دولھہ کے
جاتی ہے نائین دروازہ پر لوٹہ بھر آب مین شاخ سبز پیپل کی رکھکر کھڑی ہوتی
ہے دولھہ دولھن کی دامن بندی کرکے دولھن کو گھر مین لیجاتے ہین اور کھیر
یا چاول پکاکر سات مستورات برادری کے دولھن کو کھلاتے ہین شب
کو دوشہ مٹھائی سے گود دولھن کی بھرتا ہے صرف نکاح کا ہونا طریقہ مسلمانی
ہے ورنہ یہہ جملہ رسم ہندوانہ ہین اور کوئی عمارت خانزادہا کی بنائی

اس قصبہ بجارہ مین نہین ہے ملک علاؤالدین مکانات تیجپال مین آکر رہے
اونکی اولاد سے بھی کسی نے کچھ تعمیر نہین کی وہان لعلخان نے گنبد متصلہ مقبرہ
ملک علاؤالدین اور نجف خان نے گنبد ندی پار کا بنایا ہے نسب نامہ ملک
علاؤالدین اوپر تحریر ہو چکا شجرہ اونکی اولاد کا یہہ ہے +

ملک علاء الدین
حسام خان
محمود خان
بوده خان
داود خان
سکندر خان
محمود خان
نور خان
انشا خان
فتح نصیب خان
عظمت خان
منصب خان
فیض اللہ خان
جہان خان
کالی خان
امام خان
بہادر خان
عالم خان
عمر خان
فیروز خان
سہیل خان
لاد خان
اسلام خان
شہامت خان
اکرم خان
دلدار خان
مجاہد خان
عالم خان
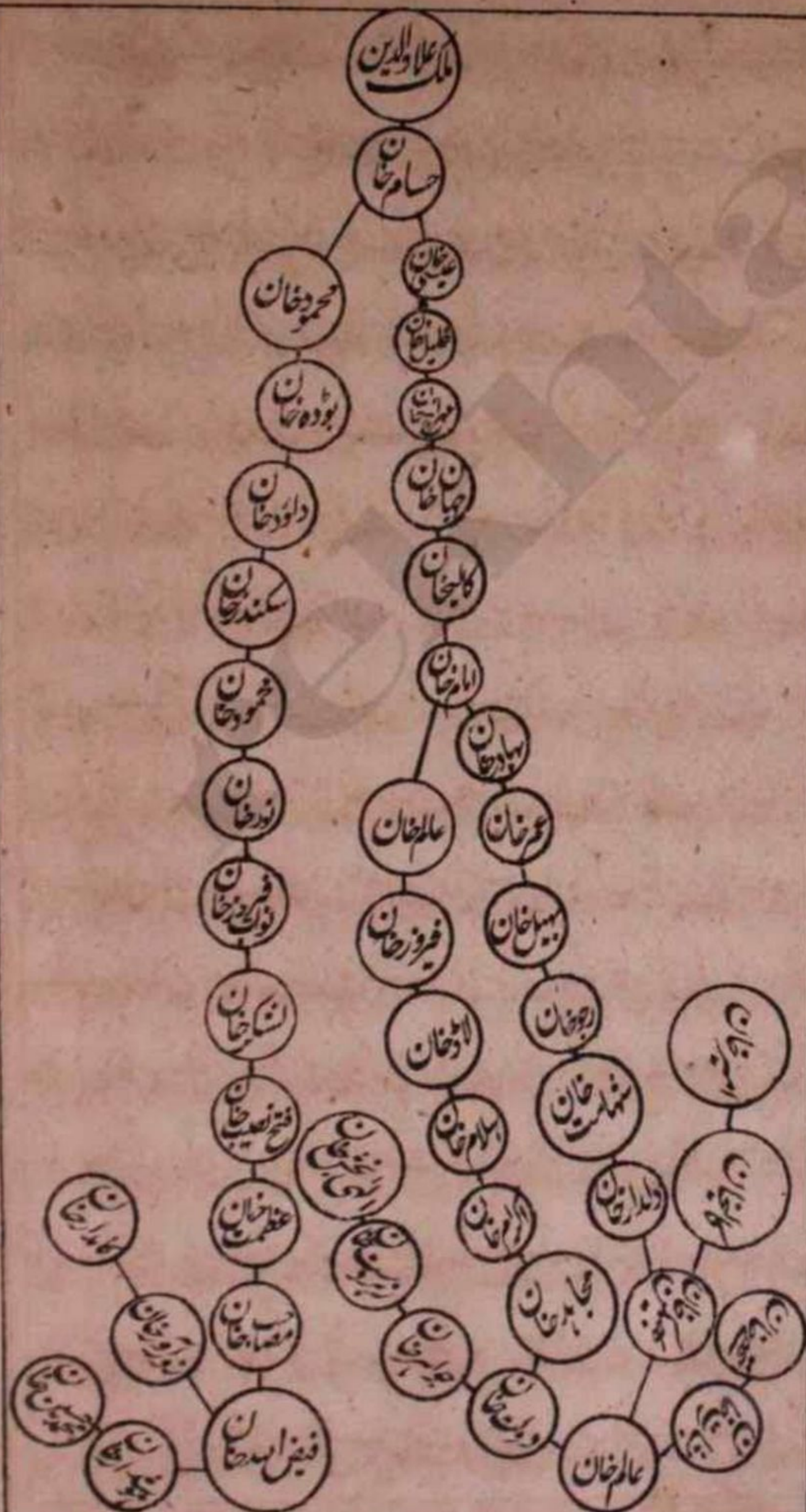
اور ملک علاوالدین کی اولاد صرف اسی قدر نہین کہ جو درج شجرہ کی گئی ہے
بلکہ اوسکی کثرت بدرجہ غایت ہے بخوف طوالت اوسکے سے تفصیل مین
اختصار ہوکر چودھریان تجارہ و نوابان شاہ آباد پر اختتام کیا گیا اور بیٹے
اور پوتے ملک علاوالدین کے صاحب ثروت و جاگیردار بیشک رہے
مگر کوئی اونمین نامی گرامی نہین ہوا البتہ فیروز خان نے عہد شاہ جہان مین
رسوخ حاصل کرکے خطاب نوابی پایا ہے اور شاہ آباد کو آباد کیا نواب
کامدار خان و نواب محمد حسین خان اوسکی اولاد سے ہین اور عزت و لقب
نوابی سے افتخار رکھتے ہین ہان بہادر خان برادر ملک علاوالدین کی اولاد
مین کئی شخص نامور ہوئے مثل قدر خان و جلال خان و احمد خان و ملک فخرالدین
و حسن خان کے ۸۱۹ھ ہجری مین سلطان ابوالفتح مبارک شاہ بن خضر خان
نے قدر خان و جلال خان پر بوجہ اونکی سرکشی کے فوج کشی کی قدر خان
و جلال خان نے گڑھ الور مین جاکر پناہ پکڑی اور مدت تک محاصرہ مین رہے
آخر عاجز آکر امان چاہی اور ملازمت اختیار کی بعدہٗ قدر خان و احمد خان
و ملک فخرالدین نے قلعہ اندور مین اجتماع کیا ملک سرورالملک وزیر
ابوالفتح مبارک شاہ اونکی مدافعت کو آئے اور خراج لیکر واپس گئے اور
حسن خان ساتھ راجہ سنگا کے جمعیت دس ہزار سوار سے مقابلہ بابر شاہ

کو گیا تھا کہ بموضع کانو متصل شہر بانہ کے ۳۴۹ھ ہجری مین مارا گیا ⁂

ذکر حکومت افغانان

قادر مطلق کی قدرت کا مابین مجال دم زدن نہین اپنی حکمت بالغہ اور
رحمت کاملہ سے بمفحوائے تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ
جسکو چاہے سربلندی بخشے جسکو چاہے ذلیل و رسوا کرے چنانچہ افغانان
لودھی ثروت و مکنت سے متمتع رکھتے تھے سوداگری سے بسر اوقات
کرتے تھے ملک بہرام لودھی نے ملک مردان حاکم ملتان کی ملازمت
اختیار کی اور عمر اپنی نوکری مین گذاری اوسکے پانچ بیٹے ہوئے
ایک ملک سلطان شہ دوسرا ملک کالا تیسرا ملک فیروز چوتھا ملک محمد
پانچوان ملک خواجہ عہد سلطنت سلطان فیروز شاہ مین جب خضر خان حکومت
ملتان پر سرفراز فرمایا گیا ملک سلطان شیرین ملک بہرام اوسکا نوکر ہوا چند
عرصہ بعد خضر خان کی ملو اقبال خان سے لڑائی ہوئی ملک سلطان شہ
نے مقابلہ مین ملو اقبال خان کو قتل کیا خضر خان نے بجلدوے اوسکے
ملک سلطان شہ کو اسلام خان خطاب دیکر حکومت سرہند پر معمور رکھا
اور ذریعہ ملک سلطان شہ اپنے بھائی کے ملک کالا حاکم دورالہ مقرر
ہوا از وجہ ملک کالا حاملہ تھی قریب وضع حمل کے مکان اُسپر گر پڑا اور

طائر جان قالب عنصری سے پرواز کر گیا شکم اوسکا چاک کرنے سے فرزند
زندہ برآمد ہوا غور پرداخت اوسکی عمل مین آئی اللہ تعالی نے حیات بخشی
ملک بہلول اوسکا نام رکھکر ملک کالا اوسکی پرورش مین مشغول ہوا قضارا
ملک کالا بھی لڑائی مین افغانان کے مارا گیا ملک بہلول پاس عم خود ملک
سلطان شہ کے سرہند مین چلا آیا ملک سلطان شہ نے اوسکی تربیت
کی اور اپنی لڑکی سے کتخدا کر دیا مثل ہے ۵ سال کہ نکوست از بہارش پیدا
جو کہ ملک بہلول کا نصیب یاور اور بخت مددگار تھا ابتدا سے لہو و لعب
اوسنے ترک کر کے لیاقت بہم پہنچائی حتے کہ ملک سلطان شہ نے اسکو
لائق و فائق پا کر وقت واپسین وصیت کے کہ بجائے میرے بہلول کو
قایم مقام مقرر کیا جاوے مطابق اوسکے بعد رحلت ملک سلطان کے ملک بہلول
حاکم سرہند ہوا اور حسب اتفاق ایک مرتبہ اوسنے طرف سمانہ کی گذر کیا اور
سید نام درویش سے دوچار ہوا فقیر صاحب حالت جذب مین فرما رہے
تھے کہ عوض دو ہزار تنکہ کے ہم بادشاہت فروخت کرتے ہین ملک بہلول
نے بنظر اعتقاد ایک ہزار چھ سو تنکے کہ اوسوقت ہمراہ رکھتا تھا پیش کیے
درویش صاحب نے قبول فرما کر ارشاد کیا کہ بادشاہی تجکو مبارک ہو اونکی
دعا ایسی اثر پذیر ہوئی کہ چند عرصہ بعد سلطان محمد شاہ بادشاہ بن فرید خان

بن خضر خان فوت ہوگیا اور سلطان علاؤالدین پسر سلطان محمد شاہ تخت نشین ہوا چونکہ سلطان
علاؤالدین عقل سے بہرہ نرکھتا تھا برادران اوس نے اغواے مغویان سے حمید خان وزیر
پدر خود کو مقید رکھا اس رنج سے حمید خان نے ملک بہلول کو سرہند سے بولا کر
سنہ ۸۵۵ ہجری مین بادشاہ مقرر کیا دوسرے برس ملک بہلول نے محمد شاہ شرقی پر
فتح پاکر طرف میوات کے نہضت فرمائی احمد خان خانزادہ بن جلال خان بن
فیروز خان بن بہادر خان نے کہ میوات مین حکومت رکھتا تھا اطاعت
اختیار کی ملک بہلول نے سات پرگنے اوس سے نکالکر تاتار خان کو حکومت
اونکی بخشی کہ تجارہ بھی اون پرگنات مین تھا اسلیئے تاتار خان تجارہ مین
برسر حکومت رہا قبر تاتار خان گنبد واقع کالیا کے بن مین ہے جو آبادی تجارہ
سے جانب مشرق بفاصلہ ایک میل واقع اڑتیس ۳۸ برس آٹھ ماہ سات روز
ملک بہلول سریر آرائے جہانداری رہا سنہ ۹۴ ہجری مین اوسنے جہان
ناپایدار سے سفر آخرت اختیار کیا اور عالم ضعیفی مین مرگ سے پہلے
سلطان بہلول نے تقسیم ملک اوپر اولاد کے پیش نہاد رکھکر شہزادہ
نظام خان عرف سلطان سکندر کو ولی عہد قرار دیا اور جونپور شاہزادہ
باربک شاہ کو عنایت کیا اور کڑہ مانک پور شہزادہ عالم خان معروف
سلطان علاؤالدین کو بخشا بعد رحلت سلطان بہلول شاہ لودھی کے

سلطان سکندر نے تاج شاہی سر پر رکھا اور عالم خان المشہور سلطان علاوالدین برادر خود کو اول اٹاوہ دیا پھر حکومت تجارہ مرحمت کی سنہ ۹۰۰ ہجری مین عالم خان عرف سلطان علاوالدین تجارہ مین آیا اور شہر علاولپور درمیان پہاڑ و آبادی تجارہ کے آباد کیا محل شاہانہ اور بازار اور مساجد و چاہات تیار کئے درمیان دونون پہاڑون کے بند خام باندھا اور متصل اوسکے باوڑی موجودہ بنائی اور قریب آبادی تجارہ طرف شمال ندی جاتی تھی اوسکا پل باندھا کہ علامت اوسکی موجود اور گنبد کلان جسکو ساکنہ قصبہ ہذا کے گنبد بھرتھری مشہور رکھتے ہین تعمیر کیا اور درمیان مکانات کا غذیان و ہر فخانہ کے بارہ بیگھہ زمین مین باغ پختہ لگایا گو عمارت دیوارہا و ایوان اوسکے منہدم ہو گئے اور اراضی مین زراعت ہونے لگی تاہم علامت باغ اوس زمین سے پیدا ہے اب وہ قطع باغ بروے بیعنامہ محررہ شہر شعبان سنہ مطابق سنہ ۱۲۰۹ ہجری نوشتہ الہام الدین خان بن کامگار خان افغان سوسومہ بہمن یار خان بن محمد اسلام خانزادہ عوض چہار سو روپیہ کے قبض تصرف چودھری الہی بخش خان مین ہے اور واسطے آبپاشی کے بمبہ پختہ بطور نہر کے بند سے جاری کیا اور گنبد کالج والہ متصل عیدگاہ

مع گنبذ ناتمام قریہ محل اور نو محلہ مقبوضہ ملاوکھان اور عمارت موضع سرہٹہ اور
چار دیواری پختہ موضع خلیل پوری و باسٹ ہیٹری امراو شاہزادہ علاوالدین سے
یادگار ہے گیلا مہاجن ساکن تجارہ مودی سرکار علاوالدین کا تھا شادی
کتخدائی مین جس طرح شاہزادہ علاوالدین نے دریا دلی کی گیلا مہاجن نے
بھی ناموری مین اوسی صورت کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا کہ روغن زرد
کی حوضین بھروادین اور میوہ مٹھائی کے انبار کردیئے اطعمہ اقسام
رنگارنگ کس وناکس کو خوان بغمار رکھا چنانچہ یہہ نقل آجتک مشہور ہے
کہ مال علاوالدین کا جس گیلا کا قصہ کوناہ تاحیات سنعار حکمرانی سے
علاوالدین نے حظ وافی اوٹھایا اور کار خیر تعمیر سے نقش نام آوری جمایا
تاریخ وفات اوسکی باوصف تلاش دریافت نہ ہوئی مگر مدفن اوسکا گنبد کلان
ہے اور دیگر مقابر کہ اوس گنبد مین موجود وہ اوسکے اعزا کے ہین
اٹھائیس سال پانچ ماہ سلطان سکندر لودھی نے بادشاہی کی بعد
ہم آغوشی کنار لحد اوسکے سلطان ابراہیم لودھی جانشین پدر ہوا سنہ ۹۳۲
ہجری مین ظہیر الدین بابر بادشاہ نے ہندوستان پر لشکر کشی کی بمقام
پانی پت باہم سلطان ابراہیم اور بابر شاہ معرکہ جدال و قتال گرم ہوا سلطان
ابراہیم قتل کو پہنچا سلطنت نے خاندان تیموریہ مین انتقال پایا ستر برس

پٹھانون کی حکمرانی رہی بعد زوال سلطنت بھی شہر علاولپور وتجارہ پٹھانون
سے خالی نہین ہوا حال مستاصل ہوئے آبادی علاولپور کا آیندہ مفصل لکھاجائیگا

ذکر سلطنت خاندان تیموریہ

پوشیدہ نرہے کہ بابرشاہ پسر ابوسعید ہے اور ابوسعید بیٹا سلطان محمود کا
اور سلطان محمود ولد میران شاہ ہے اور میران شاہ خلف امیر تیمور
صاحب قران بعد قتل سلطان ابراہیم لودھی کے بابر شاہ نے تخت دہلی
پر جلوس پاکر نقارہ کشورستانی بجایا اور دوشنبہ کے دن پانچوین جمادی الاول
۹۳۷ھ ہجری کو روضہ رضوان کی طرف کوچ کیا بہشت روزی باد تاریخ
وفات اوسکی ہے شاہزادہ محمد ہمایون سریرآراے سلطنت وکامرانی
ہوا ۹۳۷ھ ہجری مین ملک میوات کا محمد ہمایون بادشاہ نے اپنے
چھوٹے بھائی مرزاہندال کو عنایت کیا اوسی سال مرزاہندال نے
تجارہ مین تشریف لاکر سکونت اختیار کی اور آبادی تجارہ کی قریب
گوشہ مشرق وشمال مین قصر دلکشا اور دیوانخانہ جو ساٹھ نام محل کے
مشہور ہے اور خانزادہ اونکی سکونت پذیر واسطے رہنے کے بنایا اور
حمام اور لال مسجد اور مہمان سراے جسکو حویلی جیو قرار دیتے ہین اور
پل جو بند قاضیون کا مشہور ہے تعمیر رکھی حمام کہ پیش مسجد تھا منہدم

ہوگیا مسجد قایم ہے لیکن وہ بہمہ وجوہ شورش شیر شاہ افغان کے باعث
تیار نہین ہونے پائی اور پل اور بند قاضیان بضرورت روکنے ندی
کے باندھا تا صدمہ ندی سے مکانات کو آسیب نہ پہنچے اور سر راہ موضع
اسلیم پور کے باغ معروفہ اندھیری او خالی مع بنگلہ و چاہ کے چالیس بیگھہ
مین نصب کیا جو مع ساٹھہ بیگھہ اراضی و دو دہنہ چاہ متعلقہ کے ذریعہ سند
محررہ ہشتم شوال سنہ ۶ جلوس عالمگیر مطابق سنہ ۱۱۷۳ ہجری جانب مسماۃ
سیتی بیگم زوجہ نواب خان زمان سے عوض چودہ سو روپیہ کے پاس
قاضیان تجارہ بیع ہے اور عوام الناس کہ اوس باغ کو مرزا اسحق کا
قرار دیتے ہین یہہ از راہ غلطی کے ہے ورنہ مرزا اسحق شاہزادہ ہندال
کا ملازم تھا غالبًا معرفت اوسکے وہ بنوایا گیا ہے اس باعث مردمان
ناواقف اُسکو مرزا اسحق کا کہتے ہین ہان عمارات ملازمان مرزا ہندال
کی بھی کثرت سے ہے طوطو موہن داس مہاجنان اگروالہ خزانچی سرکار
مرزا ہندال کے تھے متصل کربلا رقبہ موضع چاوڑہ مین باغ اونکا مع
باوڑی کے موجود ہے اور باغ نو محلہ بھی مع دروازہ و احاطہ پختہ کے
اونہین کا لگایا ہوا تھا کہ ہر دو قطعہ سیتا رام ولد بجے رام بن لچھمن و
جوالا ناتھہ ولد سیتا رام بن بجے رام اولاد طوطو موہن داس کی طرف

ہے از روے بیعنامہ رقمزدہ ۱۵ ماہ صفر سنہ ۳۱ جلوس شاہ عالم بادشاہ مطابق سنہ ۱۱۸۴ ہجری بنام قاضی محمد نجیب الدین و محمد فصیح الدین و غلام قطب الدین و محمد کمال الدین بعوض مبلغ ۹ روپیہ کی بیع ہین اور قاضی تجارہ کے قبض و دخل اونپر رکھتے ہین اور بائع ثانی متذکرہ کو واقع تو محلہ اس وجہ سے مشہور کرتے ہین کہ قریب اوسکے تو محلہ محل امرا و سرکار مرزا ہندال کا بنا یا ہوا تھا اب وہ مستاصل ہو گیا صرف ایک مسجد باقی ہے وہ نشان اوسکا دیتی ہے چنانچہ دس برس مرزا ہندال نے بخیر و خوبی عیش و نشاط سے اوقات گذاری سنہ ۹۴۵ ہجری مین محمد ہمایون شاہ نے مع مرزا ہندال کے طرف بنگالہ کے نہضت کی جسوقت درمیان بہار و بنگالہ کے پہنچے شیر شاہ افغان نے علم بغاوت بلند کرکے جلال خان اپنے پسر کو طرف بادشاہ کے بھیجا اور پیشگاہ ہمایون بادشاہ سے جہانگیر بیگ مغل واسطے تسخیر گڈھی جو کنارہ گنگ تھی اور مرزا ہندال دفعیہ فتنہ محمد سلطان مرزا کو تعینات کئے گئے جہانگیر بیگ مغل دست جلال خان خلف شیر شاہ سے مجروح ہو کر واپس آیا بادشاہ خود عازم گڈھی ہوا جلال خان مقام کور کو فرار ہو گیا بعد فتح گڈھی کے محمد ہمایون شاہ بھی کور کو تشریف لیگئے شیر شاہ تاب نہ لاکر بہار کی طرف بھاگ گیا چند عرصہ بادشاہ نے کور مین قیام کیا مگر بیماری کی کثرت سے آدمی نہایت

تنگ ہوگئے اسی اثنار مین مرزا ہندال کو خیال ہوا کہ دہلی چلکر سکہ و خطبہ اپنے
نام کا جاری کیجیے پس قصد مدافعت محمد سلطان مرزا کو طاق نسیان پر رکھ کر
مرزا ہندال دہلی کو آیا اور محاصرہ شہر کر لیا محمد ہمایون یہہ خبر حیرت اثر گوش زد
کر کے سراسیمہ متوجہ اگرہ ہوا شیر شاہ نے بدریافت حال مخالفت مرزا ہندال
جوسار پر راہ باندھی اور تین ماہ مقابل رہا مرزا کامران بھی اس حالت صعب
پر واقف ہوکر پابند ہوس بادشاہی دہلی کا ہوا اور بہانہ مدد بادشاہ کر کے
لاہور سے دہلی آیا مرزا ہندال اور مرزا کامران باہم متفق ہوکر فکر تسخیر دہلی
مین ہوئے فخرالدین علی کوتوال قلعہ سے پاس مرزا کامران کے حاضر ہوا
اور عرض رکھا کہ پایہ تخت اگرہ ہے اول اسکو فتح کرنا چاہیے پھر دہلی خود بخود
قبض و تصرف مین آجاویگی بران مرزا ہندال اور مرزا کامران راہی اگرہ
ہوئے اثنار راہ مین باہم مرزا ہندال و مرزا کامران کے رنجش ہو گئی
مرزا ہندال الور چلا آیا اور مرزا کامران اگرہ پہنچا تفرقہ اونکے سے محمد ہمایون
کو زیادہ تر تفکر ہوا ہرچند بادشاہ نے لکھا کہ اول شیر شاہ کو باتفاق دفع کر لیا
جاوے بعدش قسمت ملک کی حسب مرضی تمہارے کیجاویگی مگر کسی نے
کچھ خیال نکیا بلکہ شکست بادشاہ کو باعث بہبودی خود تصور رکھا او دم
شیر شاہ نے بظاہر از روے قسم صلح کر کے سپاہ بادشاہی کو غافل کیا

اور دوسرے روز حملہ آور ہو کر لشکر محمد ہمایون شاہ کو فرصت ندی اور
کشتیہاے گھاٹ وغیرہ کا بند وبست کر لیا جب بھاگنے کی بھی راہ نملی
جان کے خوف سے پانی مین گر کر ہزارہا آدمی فوج بادشاہی کا ضایع
ہو گیا بادشاہ ساتھ ہزار خرابی کے آگرہ پہنچا مرزا کامران سلامتی بادشاہ
سے افسردہ خاطر ہو کر الور آگیا ۹۴۷ھ مین باہم شیرشاہ و محمد ہمایون کے
لڑائی ہوئی شیرشاہ غالب آیا بادشاہ لاہور پہنچکر عازم روڑی بھکر
ہوئے مرزا کامران کابل کو اور مرزا ہندال طرف قندھار چلے گئے
دو برس تک ہمایون بادشاہ اپنی ذات سے سرگرم فکر و تدبیر رہا مگر کچھ
نتیجہ بہبودی کا برآمد نہوا مجبوراً ایران کو جاتا تھا کہ منزل امرکوٹ مین شاہزادہ
اکبر تاریخ پانچوین رجب المرجب سنہ ۹۴۹ ہجری کو تولد ہوا محمد ہمایون شاہ
ایران پہنچکر تمناے مدد مین قیام پذیر رہے شیرشاہ کو سلطنت ہند
میسر ہوئی سنہ ۹۵۲ ہجری مین شیرشاہ نے قضا کی زانش مرد تاریخ اوسکے
مرنے کی ہے سلیم شاہ پسر شیرشاہ تخت نشین ہوا اور ہیمون بقال
ساکن ریواڑی کو اوسنے شحنہ بازار مقرر کیا بعد فوت سلیم شاہ کے
محمد شاہ بہور نے تاج خسروی سر پر رکھکر ہیمون بقال کو اختیار ملک و
مال دیا اور خود عیش و عشرت مین مشغول ہوا عہد سلطنت شیرشاہ سے

تا بادشاہی محمد شاہ پٹھانون کا پھر زمانہ موافق رہا اور شب و روز ساتھ
حکومت و کامرانی کے گذری الغرض جب دماغ محمد شاہ سور کا بادہ عیاشی
نے مخمور کیا اور بجز صحبت پری رویان و مے کشی اور تماشاے رقص و سرود
کے دیگر خیال نرہا اور جہان کی پاسداری سے غفلت اختیار کی مردمان
اوباش ندیم ہوئے گفتگوے مضحک نے رواج پکڑا پھبتیان ہونے
لگین ضلع اور جگت تکیہ کلام ہوا فصاحت کو پھکڑ سے بدلا اور اس تغافل
مین جو سوداے سخاوت متخیل ہوا داد و دہش اور اصراف بیجا کا شغل
پکڑا خزانہ خالی کر دیا ہیمون بقال کے جو دلمین آتا کرتا تھا امرا کو اوسکی
وضع ناشایستہ سے کدورت ہوئی فتنۂ خوابیدہ چونکا اسی اثناء مین
محمد ہمایون شاہ نے ایران سے مدد حاصل کر کے فوج کشی کری اور
ہندوستان پر متسلط ہوا بعد کشور کشائی سنہ ۹۶۳ ہجری مین کوٹھے سے گر کر
قرب جوار رحمت الٰہی حاصل کیا ہمایون بادشاہ از بام افتاد تاریخ وفات
اوسکی ہے چنانچہ امور سلطنت نے جلال الدین محمد اکبر بادشاہ سے رونق پائی
اور ہیمون بقال دست خاص اکبر شاہ سے قتل ہوا جو کچھ کہ مال و اسباب اُسکا
مع اہل و عیال کے تجارہ مین تھا واسطے غارتگری اوسکے ملان محمد میر با فوج
جرار تعینات کیا گیا ملان میر محمد نے پٹھانون علاولپور تجارہ کو قتل کر کے خزانہ

واسباب ہیمون بقال کا تاراج رکھا اور ہند مین جسنے تمرد و بغاوت
سے سر اوٹھایا محمد اکبر شاہ نے گوشمالی قرار واقعی کری کسیکو مجال نرہی
کہ حرف سرتابی کبھی زبان پر لائے دختر برادر حسنخان خانزادہ کو جو
رئیس میوات تھا اور لڑائی بابر شاہ مین مارا گیا تھا اکبر شاہ اپنے نکاح
مین لایا اور ارکین سلطنت ایسے جمع کئے کہ کسی بادشاہ کو نصیب
نہوئے اونکی صلاح اور اپنی رائے سلیم سے نظم و نسق ملک کا ایسا
کیا کہ شاہان سلطنت مابعد سے باب انتظام مین شہرت پائی سلسلہ
پرگنہ بندی کا قایم کیا اور عہدہ جات چودھرات اور قانون گوئی و پٹوارگری
اور مردھہ گری مقرر رکھے پیمایش زمین مین کوشش بلیغ اوٹھا کر موازنہ
طیار کرائے اور انتظام تحصیل محاصل کو پرگنات مین تحصیلدار جنکو عامل
کہتے تھے اور عاملان پر افسر جو حاکم لقب رکھتے تھے مقرر کئے
چنانچہ تجارہ بھی دار الحکومت قرار پایا اور اٹھارہ پرگنہ مفصلہ ذیل متعلق
اوسکے ہوئے پرگنہ حویلی تجارہ پرگنہ اندور پرگنہ اوجینہ پرگنہ امرااومری
پرگنہ تھانہ کوہرہ پرگنہ نگینہ پرگنہ نیکوان پرگنہ بھوہرہ پرگنہ بیرو پرگنہ
ابریز کوٹلہ پرگنہ فتح آباد پرگنہ فیروز پور جھر پرگنہ پور پرگنہ ساکرس پرگنہ
سانٹھاواڑی پرگنہ جھمراوت پرگنہ کرٹڑہ پرگنہ خانپور جو کہ حکومت گاہ

باسم سرکار نامزد ہوکر ماتحت صوبہ رہتی تھی لہذا سرکار نجارہ زیر
تحت صوبہ دہلی ہوئی اور بوجہ بود و باش سابق مرزا ہندال کے
نجارہ کو ساتھ لقب حویلی کے ملقب کیا نظر بران حکمرانی خاندان تیموریہ
تک کاغذات مین حویلی نجارہ لکھنے کا عمل درآمد رہا غازی گدن صاحب
بھی کہ مزار مقدس اونکا قریب مسجد نومحلہ کے ہے عہد محمد اکبر شاہ مین
خرقہ کرامت دربر رکھتے تھے اگرچہ خاندان آپکا مداریہ تھا مگر بہ نیت
حصول نعمت دربار حضرت خواجہ معین الدین چشتی مین زیر موری کہ ہنوز
آپکے نام سے مشہور ہے پڑے رہتے تھے ✣ براحت نرسید آنکہ زحمتی
نکشید ✣ آخر محنت شاقہ اوٹھا کر دولت نعمت سے مالا مال ہوئے
برآن خدمت ولایت نجارہ حاصل کرکے مریدون کے ساتھ نجارہ
کو تشریف لاتے تھے موضع کانکرہ پرگنہ کشنگڑہ مین پہنچکر رفع حاجت
کو ٹھہرے تھے قضارا کسی ہمراہی نے خوشہ ہاے باجرہ ایک کھیت
سے توڑ لئے مالک کھیت کی عورت حفاظت پر تھی اوسنے جو دیکھا کہ کوئی
بال توڑ کر لئے جاتا ہے دشنام دہی کرتی پیچھے چلی آئی جب قریب میانہ
شاہ گدن صاحب کے پہنچی اور شاہ صاحب نے اوسکا غوغا سنا پوچھا
کہ کون ہے ہمراہیان نے کہا عورت ہے اپنے فرمایا کہ اسکا کیا نام

ہے کسینے عورت سے پوچھا کہ شاہ صاحب تیرا نام پوچھتے ہین اوسنے شاہ صاحب کو بھی صلواتین سنائین جب مریدان شاہ گدن صاحب نے اوسکے دریافت نام مین اصرار کیا تو اوسنے نام اپنا مان بی بی بتلایا مریدون نے عرض کیا کہ حضرت اس عورت کا نام مان بی بی ہے آپ نے ارشاد کیا کہ مان بی بی کیا ہے مان بابا ہے بمجرد زبان زد ہونے اس کلمہ کے علامت مردی نے اوس عورت سے ظہور پکڑا ؎

پائے مردانگی کے پرتو — دامن مین سے دی چرانے لو

یہہ حال دریافت کر کے وہ گھر کو دوڑی گئی اور اپنے شوہر سے اوسنے یہہ ماجرا نادر بیان رکھا تھا و نداوسکا تیر وکمان اوٹھا کر دوڑا آیا اس عرصہ مین شاہ صاحب سکھہ پال مین سوار ہو کر تھوڑی دور چلے تھے کہ اوس مردود نے قریب پہنچکر ایسا تیر جانگیر مارا کہ دوسار ہو گیا حضرت نے وقت نزع مریدون کو وصیت فرمائی کہ جس جگہہ سکھہ پال ہمارا بعد رکھنے کے پھر نہ اوٹھے وہین ہمکو دفن کر دینا چنانچہ جاے مزار مقدس پر پہنچکر مریدون نے دم لینے کو میانہ رکھا تھا پھر جو اوٹھانے لگے میانہ نہین اوٹھا اسلیے حسب وصیت تجہیز و تکفین عملمین آکر اوسی جگہہ دفن کر دیا دیوان عیدی مین تاریخ شہادت حضرت شاہ گدن کی لنعم الف

یعنی ایکہزار نو تحریر ہے اور محلہ مردہون مین جو محل تیجپال کا مشہور ہے
وہ بھی عہد اکبر شاہ مین بہ سنہ ۹۹۱ از سر نو تعمیر ہوا اب سید دن کے
قبض و دخل مین ہے سنہ ۱۰۱۴ مین اکبر شاہ نے رحلت کی مرزا سلیم
عرف جہانگیر بادشاہ ہوئے اونکے بعد شاہجہان کے نام سکہ و خطبہ
جاری ہوا عہد شاہجہان مین خلیل اللہ خان حاکم بجارہ مقرر ہوئے
اونھون نے خانقاہ حضرت شاہ گدن صاحب کی تعمیر کرائی اور محمد شعیب
صاحب جد میان سلام اللہ شاہ نے یہہ قطعہ تصنیف کر کے گنبذ دروازہ
پر ارقام کیا قطعہ

از طفیل لطف حضرت شہ گدن نیکو سیر　　یافتہ بانی این گنبد خلیل اللہ بود
گرچہ در دیوان عیدی آمدہ تشع الف　　لیکہ این دیگر شعیب ہم گفت ظل اللہ بود

فقیران درگاہ غازی گدن صاحب کے اولاد مریدان ہمراہی انکے سے
ہین اور واسطے مصارف درگاہ کے ڈیڑہ سو بیگھہ اراضی واقع سواد
قصبہ بجارہ عہد اکبر شاہ سے معافی صیغہ عطا اور روشنی درگاہ کو
سوا بیسہ سایر چبوترہ سے روزینہ ملتا ہے عرس آپکا بتاریخ ہشتم شوال
ہوتا ہے چند عرصہ شاہجہان حکمران رہا بعد اوسکو قید کر کے عالمگیر نے
تاج خسروی اپنے سر پر رکھا اکرام خان خانزادہ جو چودھری الٰہی بخش خان

نے کہ متصل باگھور کے ملک پور میں سکونت رکھتا تھا بنشاء جرأت
سے کاسہ دماغ پر کر کے نقارہ بغاوت بجایا اور غارتگری کا شیوہ
بکڑا حاکم تجارہ کو نقارہ و نشان چھین کر نکالدیا بر آن عالمگیر نے اوسکے
تنبیہ کو فوج تعینات رکھی افواج شاہی نے اگر موضع باسٹ ہٹری پر
خیام بر پا کئے اکرام خان کو جو تاب مقابلہ نہوئی حاضر ہو گیا لیکن عفو
مکافات اعمال کا مستحق ہو کر قتل کو پہنچا متعلقان اکرام خان نے
جو یہہ سنا بار و ت بچھا کر جوہر ا بنا کیا محامد خان و ناہر خان دو لڑکے
اکرام خان کے میانجی کے پاس پڑھتے تھے میانجی اونکو لیکر فرار
ہو گئے اور اپنے گھر مدت تک پوشیدہ رکھا بعد عالمگیر کے محمد شاہ
عرف بہادر شاہ معظم الدین کو ہاڑا جب تاجدار ہوا محامد خان پسر
اکرام خان نے اسند عاء معاش کی سند معافی موضع ملک پور محررہ
سنہ ۱۱۲۱ ہجری اوسکو مرحمت ہوئی بہادر شاہ کے انتقال پر کچھہ دنون
فرخ سیر اوسکے پیچھے رفیع الدولہ بعدہ رفیع الدرجات بادشاہ رہے
ازان بعد محمد شاہ سریر آرا ہوا عیاشی محمد شاہ کی الم نشرح ہے اوسی وقت
سے سلطنت مین ضعف آیا بادشاہ کو اس صورت سے غافل دیکھکر
آصف جاہ وزیر مستعفی ہو کر دکن کو اپنی حکومت پر چلا گیا باجے راؤ پیشوا

کہ نزبدا تک دخل رکھتا تھا لوٹ مار کرتا ہوا دہلی تک آپہنچا خربوزہ کو
دیکھکر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے چورامن جاٹ راجہ بھرتپور نے بھی اوسکو
دیکھکر غارتگری پیش نہاد رکھی اور ہرطرف لوٹنا شروع کردیا علاولپور
وتجارہ کو بھی تخت و تاراج کیا اور آتش زنی سے عمارت عمدہ خراب و
برباد کردی اوس دار وگیر مین اکثر طعمہ شہباز اجل ہوئے جو بچے بیک بینی
دوگوش بھاگ کر جہان امن ملا پناہ پکڑی ایک عرصہ آبادی مین چغد و بوم
اور باغون مین زاغ و زغن کے نشیمن رہے خوف سے کسیکو جرأت
وہمت آبادی نہوئی جب بادشاہ نے کسیقدر انتظام کیا صورت امن
ہوئی اور اندیشہ نے لوگونکے دل کو فرصت دی تجارہ مین آدمی آکر آباد
ہونے لگے آخرش تجارہ بخوبی آباد ہوگیا علاولپور مین کسی نے سکونت
اختیار نہین رکھی فالگویان محال بھی کہ پہلے علاولپور مین رہتے تھے تجارہ
مین آرہے علی ہذا جو عہدہ دار تھا اوسنے تجارہ مین آبادی رکھی اہل حرفہ
سے بعض بعض تجارہ مین سکن گزین ہوئے بہت آدمیون نے اور جگہہ
وطن پکڑا اوسوقت سے تاہنوز علاولپور ویران چلا آتا ہے عملداری
مہاراجہ بلونت سنگھہ صاحب مین کہ حال اوسکا آئندہ مفصل بلفظ تحریر آویگا
پتھر مکانات علاولپور کندہ ہو کر قلعہ اور دیگر عمارت مین لگائے گئے

اور بخارہ کے مکانات اینٹ وہین کے پتھرون سے بنائے جاتے ہین
کہ سال حال یعنی سمت ۱۹۳۰ مین ٹھیکہ سنگ مکانات علاولپور کا ایک سو
اکتیس روپیہ سالانہ مین ہوا ہے بعد اوس کے نادر شاہ نے دہلی کو قتل تاراج
کیا کہ غم عام اوسکی تاریخ ہے جب محمد شاہ فوت ہوا احمد شاہ اور عالمگیر ثانی
مرتبہ بعد اخری تاجدار ہوے لیکن فتنہ روز بروز زیادہ ہوتا گیا شاہ عالم
پر خاتمہ سلطنت خاندان تیموریہ ہوگیا قیام سلطنت مغلیہ تک دیہات کی
تعداد حسب ذیل رہی کہ مواضعات اصلی بتعداد [illegible] تھے اور داخلی
[illegible] معہ تفصیل اونکی تحت مین ثبت ہے +

نمبر	نام موضع اصلی	نام موضع داخلی	رقبہ بروے پیمایش اکبر شاہ بادشاہ	جمع سنہ ۱۲۱۱ فصلی
۱	قصبہ بخارہ	مبارک پور	[illegible]	[illegible]
۲	البروده	ملک پور خورد	[illegible]	[illegible]
۳	اودہپور	.	[illegible] ۳ بسوہ	[illegible]
۴	اہلاکا	.	[illegible]	[illegible]
۵	اسلیم پور	ابراہیم پور تانگل عیسیٰ پور	[illegible]	[illegible]
۶	اعلی پور	بیریاکا	[illegible] ۴ بسوہ	[illegible]

نمبر	نام موضع اصلی	نام موضع داخلی	رقبہ	جمع
۴۸	جالونڈی کلان	•	الــ اسما بیگہ ــ	لالو ــ
۴۹	جالونڈی خورد	•	الــ سالو ــ	للولو ــ
۵۰	جلبولی	سبرلی بابا پر پکا	سمــ ساہمہ ــ	ماہ ــ
۵۱	خضر پور	پھاجا کا جوجا کا	للعــ ساہ بیگہ ــ	سماہ ــ
۵۲	جاہ باونہ گوجرواڑی از قصبہ علیحدہ شدہ	•	سماہ ــ ۱ البوہ	اسماہ ــ
۵۳	ڈیوٹانہ	•	الــ اسما ــ	لاماہ ــ
۵۴	خلیل پوری	سونپور	الــ لالا ــ	لما وعصر
۵۵	ڈھاکی عرف کمالپور	سوکیلی	الــ للولو ــ	اسماہو ــ
۵۶	ڈھبرہ	•	الــ ماہ ــ	ساماہ ــ ۳۰
۵۷	ڈھاکی	•	سالہ ــ	للعــ ۴
۵۸	رائے کھیڑہ	کبیر پور	الــ لالہ ــ	حاہوللہ ــ ۸
۵۹	ریھانہ	نانگ ہیڑی بیرو کی	الــ اسماہ ــ ۵ البوہ	اسماہ ــ
۶۰	راجگدو کی	•	سا دو بیگھہ	ماہ ــ

نمبر	نام موضع اصلی	نام موضع داخلی	رقبہ	جمع
۷۴	کانکر ٹپورہ	.	سماںبگھہ	للوعہ
۷۵	گیدھرکا	.	لاللوے	ساعہ ۱۲ر
۷۶	کھرکھرہ	گھربسائی بالسنوانی باڑہ احمد	اسماالہ ۱۲ البسوہ	ماعہ ۸ر
۷۷	کھوہرہ	کرمالی	السماعہ	ماللعہ ۱۲ر رام گڑھ
۷۸	مالرجٹ وغیرہ	دبئی واسکا سنبھل جھاڑنی	للعہ ساعہ	مالہعہ
۷۹	گوول	رائے پور اعلیٰ پور موسیٰ پور	للعہ لما وبگھہ	مالوعہ
۸۰	گیل پور	بھابھرکا عالم پور شمشیر پور	اسماعہ بگھہ ۷ البسوہ	مالہعہ
۸۱	کلگانون	.	سماعہ	ماعہ
۸۲	کالباکی	.	سماالہ	عہ ۱۲ر
۸۳	گمن کھر	.	اسماعہ	سماوعص
۸۴	گوٹھرہ	.	السماعہ	ساوعص

نمبر	نام موضع اصلی	نام موضع داخلی	رقبہ	جمع
۱۱۱	حسین پور	.	حالہ للعہ	ویران
۱۱۲	دادھیاکا	.	اسماہ	ویران باگھور
۱۱۳	گوٹھری	.	ماللعہ	ویران
۱۱۴	تاجوکی	.	ماعہ	ویران السرودہ
۱۱۵	گوکسوٹ	.	حا بگیھہ	ویران
۱۱۶	بوراکی	.	ماعہ	ویران
۱۱۷	روپیاس نگلہ	کرمالی		
	ازسواد بکھ علیحدہ شدہ	.	حا بگیھہ	ماسہ در نصف راو راجہ پرتاب سنگھہ سنہ ۱۱۸۹ رام گڑہ
	معہ داخلی			
۱۱۸	ببرولہ	کھورپوری	الہ ممالوعہ سہ ایک لاکھہ ساتنو سہ [illegible] ۹ ر	اسماسہ

ذکر طوائف الملوکی

جب اعمال زشت سے ہندوستانیون پر خدا کی نامہربانی ہوئی علی گوہر عرف شاہ عالم جسکی
تاریخ فضل ربانی ہے تخت پر بیٹھا ہر چند اسکو لیاقت سلطنت نہ تھی لیکن
جو وہ بادشاہ نہوتا مخلوق تکلیف سے کیونکر مکافات عمل بد کو پہنچتے اس
حکمت سے تعلق داوری اوسکے تفویض رکھا گیا جب عالمگیر ثانی کی
رحلت ہوئی شاہ عالم الہ آباد مین تھا نواب شجاع الدولہ نے خبر انتقال
عالمگیر پاکر شاہ عالم کو نذر گذرانی اور بادشاہ قرار دیا ضعف سلطنت
کے باعث ہر شخص کی گردن بلند ہوئی سکھون نے سرکشی اختیار کی اور
ملکسکو تخت و تاراج کرنے لگے جاٹ مزاحم حال اپنا کسیکو نپا کر ملک میوات
پر متصرف ہو گئے مہاراج سورجمل والی بھرت پور نے قلعہ کشنگڑہ تعمیر کرایا اوس
زمانہ مین بمقام بارہ حسن پور کہ تجارہ سے دو کوس ہے میان مراد شاہ
صاحب قطب وقت تھے مہاراجہ سورجمل اونکی کرامات باہرہ پر اعتقاد
کامل لاکر نہایت درجہ معتقد ہوئے اور مکان اندرونی کہ دروازہ بیرونی
تعمیر حال میان پیربخش کے علاوہ ہے واسطے سکونت میانصاحب کے بنوایا
اور موضع حسن پور مصارف کو معافی مین دیا کہ آجتک معاف ہے ۹۵ سنہ ہجری
مین میان مراد شاہ نے وفات پائی گیارھوین رجب کو ہر سال عرس شریف
انکا ہوتا ہے میان دایم شاہ جانشین آپکے ہوئے رفتہ مراد دایم باروح

تاریخ رحلت اونکی ہے ناظرین تاریخ کی آگاہی کو یہہ جملہ ضبط تحریر مین آیا اصل
مطلب یہہ کہ ہنگام تخت نشینی شاہ عالم کے نجیب الدولہ روہیلہ دہلی
مین تسلط رکھتا تھا اوسکے انتقال پر بادشاہ بامداد مرہٹون کے الہ آباد
سے دہلی مین آئے اور نواب نجف خان سپہ سالار کو مہمات ملکی ومالی
سپرد کی نواب نجف خان نے انتظام ملک مین کوشش بلیغ کرکے
رفع فتنہ وفساد سے صورت امن نکالی جاٹون سے ملک میوات بھی
لے لیا اور خود متصرف رہا سنہ ۹۶ ہجری مین نواب نجف خان نے
انتقال کیا سرداران اوسکے نفاق باہمی سے خود سر ہوگئے شفیع خان
نواب نجف خان ہو بیٹھا مگر کسی نے اطاعت اوسکی قبول نکی نجف قلیخان
دہلی مین قیام رکھتا تھا شفیع خان دہلی کو چڑھ دوڑا اور نجف قلیخان کو
گرفتار کرلیا پول صاحب ملازم شمرو صاحب اور لطافت خواجہ سرا
نواب وزیر شجاع الدولہ دس پلٹن جرار ہمراہ رکھتے تھے اونھون نے
بندوبست شہر کا کرلیا شفیع خان ڈیگ کو چلا آیا محمد بیگ ہمدانی کہ
سرداران نجف خان سے تھا یہہ اخبار گوش کرکے جے پور سے دہلی کو
روانہ ہوا شفیع خان نے بھی قصد دہلی کیا فرخ نگر پر باہم دونون ملگئے
اور ایکدل ہوکر دہلی پہنچے اور پول صاحب و لطافت کو پکڑکے

قید کر دیا اور شہر پر متسلط ہو گے چند روز بعد ہمدانی اور شفیع خان
مین صورت نزاع پیدا ہوئی محمد بیگ ہمدانی کشیدہ خاطر ہو کر ڈیگ مین
اگیا دو تین ماہ پیچھے شفیع خان بھی بنظر آشتی اوسکے پاس آیا محمد بیگ
نے دغا سے بعد صلح شفیع خان کو قتل کر ڈالا نواب نجف قلیخان قید سے
رہائی پاکر قلعہ کانونڈ کو روانہ ہوا جاٹون نے اشتعالک دیکر مادھوراو
سیندھیہ اور محمد بیگ مین لڑائی کرا دی محمد بیگ ہمدانی پس پا ہو کر
بھاگ گیا ملک میوات مادھوراو سیندھیہ کے قبض و دخل مین آگیا
سنہ ۱۱۹۹ ہجری مین سکھون نے اکر تجارہ کو لوٹا سنہ ۱۲۰۱ ہجری مین مہاراجہ
جے پور و مادھوراو سیندھیہ کے جنگ ہوئی محمد بیگ ہمدانی جانب دار
مہاراجہ جے پور ہو کر داد مردانگی دے رہا تھا قضارا ضرب گولی سے
کام آیا اسمعیل خان اوسکے برادر زادہ نے سیندھیہ کو ایسی شکست فاش
دی کہ گوالیار تک مادھوراو کے پانون نہ جمے اسمعیل خان نے تعاقب
اوسکا کر کے قلعہ آگرہ پر مورچال قایم کر دئے جو اسوقت کسی راجہ نے
امداد اسمعیل خان کی نکی اسوجہ سے وہ فتح قلعہ آگرہ سے مجبور رہکر واپس
آیا اسطرف متصل ریواڑی بادشاہ و نجف قلیخان مین معرکہ رزم گرم تھا
راجہ ہائے تدبیر صلح اونکے مین کوئی دقیقہ باقی نرکھا الا فایدہ مترتب

نہوا بادشاہ عازم دہلی ہوئے نجف قلیخان قلعہ کانونڈ کو چلا گیا سنہ ۱۲۰۱ ہجری
مین نجف قلیخان قلعہ کشنگڑہ کیطرف آیا و قلعہ پر مورچال لگا دیے قلعہ
کشنگڑہ فتح نہوا تھا کہ بوجہ نپانے تنخواہ کے سپاہ نے نجف قلیخان
کو قید کر لیا اس سبب مورچال قلعہ کشنگڑہ سے اوٹھ گئے ریواڑی پہنچکر
نجف قلیخان رہا ہوا کچھہ فوج اوسکی پاس اسمعیل خان کی چلی گئی اور باقی
نے خطا معاف کرا کے متابعت اختیار رکھی تجارہ مین عملداری نجف قلیخان
کی سنہ ۱۲۰۰ ہجری تک رہی اور ملک محمد خان دلاور جنگ کے یہہ پرگنہ
تفویض تھا سنہ ۱۲۰۲ ہجری مین اسمعیل خان و غلام قادر بن ضابطہ خان بن
نجیب خان روہیلہ نے اتفاق کر کے بادشاہ کی آنکھین نکالین اور قلعہ کو
لوٹکر تباہ کر دیا مادھوراو سیندھیہ فوج لیکر مدد بادشاہ کو آیا اور اسمعیلخان
سے آشتی کر کے ملک مقبوضہ نجف قلیخان اوسکو لکھدیا اور غلام قادر
سے جدا کیا بعدش غلام قادر کو پکڑ کر سزاے اعمال دی جہاز بادشاہ کا
تباہی مین دیکھکر کسی شاعر نے کیا مخمس تحریر کیا ہے جسکا یہہ مطلع ہے ✤

در سر خواب و خورش شد ہمہ بیداری ما ‌ ‌ ‌ ‌ واے صد واے برین غفلت و سرشاری ما

ہیچ شد پیش قضا دانش و ہشیاری ما ‌ ‌ ‌ ‌ صرصر حادثہ برخاست پے خواری ما

داد برباد بر و برگ جہانداری ما

بادشاہ نے مادھوراو سیندھیہ کو خطاب وکیل مطلق دیکر مختار کیا
اسمعیل خان ریواڑی کو آیا اور نجف قلیخان سے سرگرم کارزار ہوا چند
عرصہ نواب نجف قلیخان محصور رہا بالآخر کچھہ ملک دیکر اسمعیل خان سے
صلح کرلی مادھوراو سیندھیہ نے واسطے تنبیہ اسمعیلخان کے فوج طلب
کی تھی سنہ ۱۲۰۲ ہجری مین اوسکے آمد کی خبر پاکر اسمعیلخان پابند فکر و تردد ہوا
فوج اسمعیلخان مین ہل چل پڑ گئی میر منوم صاحب اسمعیل خان نے واسطے
رفع شر فوج مرہٹہ کے چند اشخاص سے کہ منجملہ اونکے میان محمد یونس صاحب
دادا میان سلام اللہ صاحب بھی تھے یہہ سیفی شروع کرائی اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ
الۡكَوۡثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ فوج مرہٹہ ابتر ابتر مگر مشیت ایزدی
مین کسی کو کیا دخل ہے وہ سیفی ایسی اُلٹی پڑی کہ فوج اسمعیلخان مین فساد
ہوگیا توپخانہ جنسی مع نواب مطلب خان و سوار انکے دنگا کرکے علحدہ
ہوگئے چند پلٹن باقی رہ گئین اسی عرصہ مین فوج مرہٹون کی متھرا سے
ریواڑی کے قریب آگئی اسمعیلخان نے ناچار کوچ کرکے پاٹن پر جاے
قلب دیکھہ کے قیام کیا فوج مرہٹہ بھی پہنچ گئی اور توپ و بندوق چلنے
لگی ایک ماہ باہم اسی طرح حرب و ضرب رہی اس اثنا مین پیر دولت رام
جے پور سے بجمعیت پانچہزار سوار اور بخشی مارواڑ ساتھہ جماعت دس ہزار

سوار کے مدد اسمعیلخان کو آگئی پہلے صلح کو اُنھون نے کوشش بلیغ کی جب
کچھ سود مند نہ ہوئی پھر تو لڑائی کی ٹھہر گئی ایک روز اسمعیلخان کو خیال آیا
کہ نخود منگا کر کشود کار کے لئے کوئی اسم پڑھوانا چاہیے تا اس مہم مین
فتح ہو چنانچہ بارہ سیر نخود منگائے گئے اور پرہیز گار آدمیون کو واسطے
اوراد کے بٹھلایا کچھ نخود پڑھے گئے تھے اور کچھ باقی تھے یکایک ہوا
نے بساط کو ایسا اوڑایا کہ نخود پڑھے ہوئے بغیر پڑھون مین ملگئے معانہم
اسکے لوگون کو برہمی کار کا یقین ہوگیا چھٹی شوال کو پچھر رات سے اسمعیلخان
نے طیاری سواری کی اور عزم جنگ بالجزم رکھا اور صباح سوار ہوا الآ
رئیسان مارواڑ وجے پور نے ممانعت کی کہ آج روز لڑائی کا اچھا نہین ہے
اسلئے قریب دوپہر واپس آکر کمرین کھول ڈالین اور کار و بار خورد و نوش مین
سب مصروف ہوئے ناگاہ سواران مرہٹون نے مویشی فوج پر دست
غارتگری دراز رکھا اسکا غل و شور سنکر پھر فوج کی کمر بندی ہوگئی سواران
نے سواران مرہٹہ کا تعاقب کیا اور باہم لڑائی ہونے لگی ادھر سے سمعیلخان
پلٹن لیکر مدد کو پہنچے اودھر سے پلٹن انگریزی ڈبائی صاحب کی اونکے
امداد کو آگئی ضرب توپ انگریزی سے سواران اسمعیلخان جو گھبرائے سواران
مرہٹہ نے حملہ کر دیا پھر تو سواران اسمعیل خان کو تاب نہ رہی اور بے اختیار

میدان سے بھاگ آئے پر اسمعیلخان ساتھہ پلٹنون کے قیام رکھکر رستم و
اسفندیار کی طرح جنگ مردانہ کرتا رہا سواران مفرور اوسکا یہہ حال دیکھکر پھر
آئے اور شریک جنگ ہوئے تا غروب آفتاب جانبین سے دار و گیر مین
کد و کوشش رہی جب دن چھپ گیا اور رات ہوگئی فوج اسمعیلخان نے
توپخانہ ڈیرون کی طرف پھیرا اور لشکری فرودگاہ کو چلے فوج مرہٹہ نے پیچھا
نچھوڑا اور ڈیرون کے پہنچنے تک فوج اسمعیل خان کو درہم برہم کردیا اور
کشتون کے پشتے لگادئے جو بچا جان چھپاکر بھاگا بمعائنہ شکست اسمعیلخان
بھی جے پور کو راہی ہوا توپین اور ڈیرہ اور ہاتھی اور گھوڑہ جملہ سامان
و اسباب اسمعیل خان کا غارتگری مین آیا آخر ۱۲۰۳ھ ہجری مین پھر عملداری
مرہٹون کی ہوگئی تجارہ مین دو عامل قوم پنڈت مقرر ہوئے ایک طرف سیندھیہ
سے اور دوسرا جانب پیشوا سے اور مصاحب خان خانزادہ شاہ آباد
مختار عاملان مقرر کیا گیا مصاحب خان نے واسطے انتظام کے جواہر خان
دادا چودھری الہی بخشخان کو شریک اپنا کرکے چند روز مین بندوبست
کامل کرلیا جب تسلط بخوبی ہوگیا جواہر خان اور عاملان کو بالاے طاق
رکھکر ایسا محیط ہوا کہ بجز مصاحب خان کے کسیکا کچھہ وجود نرہا عامل بیچارے
صورت میر فرش رکھے رہتے تھے جواہر خان کو یہہ امر ناگوار گذرا قاضی

محمد سعید خان و ابو برکات خان کو اوسنے متفق کر کے معرفت لشکر خان برادرزادہ
اپنے کے میوان باگھوڑیہ کو اشتعالک دی اور ایک پنڈت عامل بھی
تجارہ سے بھاگ کر پاس میوان باگھوڑیہ چلا گیا بر ان میوان نے قصبہ
تجارہ پر یورش کی جہانگیر خان و دیگر خانزادہا مع مہاجنان کے شریک
مصاحب خان ہوئے اور مہاجنان نے مصاحب خان سے وعدہ کیا کہ اگر
چاندی سونیکی گونون کی ضرورت ہوگی ہم دوینگے مگر شہر کا بندوبست ریاے
لوٹ نہونے پاوے مصاحب خان نے جابجا مورچہ بندی کی بجز مکان جواہر خان
و محلہ قاضی واڑہ کے تمام قصبہ مین انتظام کامل ہو گیا کسیطرف سے
میوان کو آبادی مین داخل ہونیکا گذر نرہا آخرش میوان نے شہر کے باہر
ڈیرہ کر دیئے دو ماہ تک مورچہ بندی رہی اور بندوق چلا کی بعدش
میوان نے ایک روز حملہ کر دیا اور آبادی مین گھس آئے ایک حویلی مین
پانچ چار آدمیون کو جان سے مارا اور مکانات شہر کو آگ لگادی تمام مورچے
خالی کرالئے مصاحب خان حویلی قصبہ بازار مین شام تک لڑتا رہا ہنگام
شب نکل کر قلعہ مین چلا گیا پوشیدہ نرہے کہ گنبد کلان علاوالدین کے
گرد مین سابق قلعہ خام تھا پھر ی حاکمون کی اوسمین ہوتی تھی جو وہان جمعیت
مرہٹون کی تعینات تھی اس باعث مصاحب خان اوسمین پناہ لے گیا

لیکن بعد فتح شہر کے میوان نے قلعہ کا بھی محاصرہ کر لیا مضاحب خان تاب نہ لاکر شاہ آباد کو فرار ہو گیا قلعہ کو مفتوح کر کے میوان نے تلاش مہاجنان کی محلہ قاضی واڑہ مین جا بے اسن دیکھکر مہاجن پوشیدہ ہو گئے تھے دلیلخان پسر جواہر خان خانزادہ و دیوان ہری سنگھ رئیس برہمنان نے انکو ساتھ لیجاکر سپرد میوان کر دیا دسہزار روپیہ مصادرہ کے مہاجنان سے میوان نے ٹھہراکر حسب حصص اسامیون کو تقسیم کر لیا اور ساتھہ لے گئے کسی مہاجن نے بخوشی اور کسی نے تنگ طلبی سے زرِ ذمگی اپنا ادا کر دیا سرکار مرہٹہ سے فوجداری ریواڑی و کوٹ قاسم و تجارہ کی امرت راؤ ولسواس رائے کو تفویض ہوئی سنہ ۱۲۰۶ ہجری مین نواب نجف علیخان فوت ہوئے آپا صاحب مرہٹہ نے چاہا کہ قلعہ کانونڈ کو جسمین متعلقان نجف قلیخان رہتے تھے خالی کرا لیا جاوے چنانچہ آپا صاحب بہمراہی پیرو صاحب کے فوج لیکر کانونڈ کو روانہ ہوا اور قلعہ کانونڈ پر مورچال قایم کر دیئے بیگم نجف قلیخان نے اسمعیلخان سے مدد چاہی بمجرد اطلاع اس واقعہ کے اسمعیلخان برقت پہنچا آپا صاحب نے اوسکے خوف سے محاصرہ قلعہ کا چھوڑ دیا اور بصلاح پیرو صاحب پلٹن کو گھاٹ کی جگہہ پوشیدہ رکھکر سوار طرف کانونڈ کے کچھہ فاصلہ پر مقابل کئے صباح اسمعیلخان نے طیار ہو کر سواران مرہٹہ سے جنگ شروع

کر دی کچھہ دیر سواران مقابلہ مین رہے بعدش طرف پلٹن کے فرار ہوئے
اسمعیلخان متعاقب اونکے چلا آیا جب قریب پلٹن کے پہنچا پلٹن نے باڑ
ماری اسمعیلخان کے مع فوج پاؤن اوٹھہ گئے توپین بھی چھوٹ گئین اسمعیل خان
قلعہ بند ہوگیا فوج مرہٹہ نے قلعہ کو محصور کر لیا گولا چلنے لگا گو کہ توپ مرہٹہ
سے بیگم نجف علی خان اوڑ گئی اور سد و دی رسد سے اسمعیلخان پر وقت
تنگ ہوگیا مجبوراً اسمٰعیل خان مورچہ ڈبائی صاحب مین قلعہ
سے نکل کر حاضر ہوگیا آپا صاحب نے اوسکو قید کرکے قلعہ آگرہ
کو بھیجدیا اور مصارف ضروری مقرر کر دیا چنانچہ اوسی قید مین وہ راہی
ملک بقا ہوا سنہ ۱۱۹۳ ہجری مین میوات مرہٹون سے چھوٹ گئی جاٹ قابض و
متصرف ہوگئے پنڈت سدانند جاٹون کی طرف سے حاکم تجارہ مقرر ہوا
اور شیخ غلام حسن غلام حسین کہ ہر دو برادر حقیقی تھے عہدہ عاملی پر مامور
کئے گئے اسوقت مین میوان نہایت شورش رکھتے تھے عاملان مذکور کی ہر روز
اونسے جنگ وجدل رہتی تھی وہ دونون بھائی بڑے جری و شجاع
تھے پال گھاسیڑیون پر غلام حسن اور باگھوریہ پر غلام حسین ہر صبح چڑھ کر
جاتے تھے اور تمام روز اونسے لڑتے رہتے تھے جب شام کو واپس آکر کمرین
کھولتے تو دس دس بارہ بارہ گولیان دونون کی کمرون سے گرتین کبھی

اونکو گولی بندوق سے آسیب نہ پہنچا اور میوا انکو انھون نے عاجز و زبون
کردیا سنہ ۱۲۱۹ ہجری تک تجارہ مین جاٹون کا عمل رہا بعدش میجر جان ہتیس افن
ٹین بہادر برق جنگ فدوی شاہ عالم نے اپنا عامل بھیجدیا جاٹون کا
عمل اوٹھہ گیا اس انقلاب مین شکل انتظام ماضیہ بالکل تبدیل ہو گئے یعنی
جو پرگنات تحت حکومت تجارہ تھے وہ جملہ نکل گئے اور بجاے سرکار
لقب پرگنہ کا باقی رہ گیا اور منجملہ مالک موضع اصلی و داخلی متعلقہ پرگنہ
تجارہ نگینج و کرمالی و لاکھنور و کھوہرہ و روپباس پانچ گانو پرگنہ
رامگڑہ مین شامل ہوئے اور اکیس موضع مفصلہ ذیل شامل دیہات ہو کر
اصلی سے داخلی قرار پائے بلاسپور خورد بھرہارا ہٹر کی پلاسی میر
کانکرہورہ میناکی نصیر باد ہادیاکی ابن واس تاجوکی بسئی باوٹی
دھناکی اسمعیل پور اجبرا کا راہ پوری کوکسوٹ بوراکی ہالیاکی دادھباکی
گوٹھری چنانچہ حال اشتمال اونکا آیندہ تفصیل دیہات سے آشکار ہوگا اور
موضع پہلاباس رقبہ گولمین نو آباد ہوا اور مواضعات دائیکا و لپالہ و
ابراہیم پور و راے پور و علی پور خب و شیخپور خب و ماجری گوجر و شیخپور اہیر
و اڑندکہ دنو گانوہ نقش داخلی سے صورت اصلی مین آئے اور موضع نانگل
و دمدمہ و کلتا جپور و ڈھاکپوری پرگنہ اندور سے خارج ہو کر شامل پرگنہ

تجارہ کے ہوئے اس داخل خارج پر بھی بالف موضع باقی رہے از انجملہ ماسے
گانو اصلی اور رہچورا سی دیہہ داخلی اور اس گردی سے پہلے اکثر دیہات مین زمینداری
خانزادون کا تھا اور جاٹ گوجر اہیر وغیرہ بھی بعض بعض گانون مین
زمینداری رکھتے تھے میوانکا نام ونشان نہ تھا عہد شاہ عالم مین غدر دیکھکر
میوان نے دست تصرف دراز رکھا اور خانزادون سے تمامی دیہات
چھوڑا لئے اصلیت قوم میو کی کسی تاریخ سے ظاہر نہوئی مگر مدت مدید سے
ہونا اونکا بصفحہ ظہار ہے اور یہہ قوم برآمدگی اپنی راجپوتون سے بتلاتے
ہین لیکن اوسپر یقین کامل نہین ہوسکتا کیونکہ جو راجپوت مسلمان ہوئے ہین
اونکے لقب راجپوتی اور گوت مین تخلل واقع نہین ہوا اگر میو بھی راجپوت
سے نکلے ہوتے تو تبدیلی لقب وگوت کی کیا وجہ تھی اس سے پیدا کہ
برآمدگی اونکی راجپوتون سے نہین بلکہ چند وجوہ سے پایا جاتا ہے کہ
میو مینہ سے نکلے ہین اول یہہ کہ میو مینہ ہم مخرج ہین دوئی گوت میوان اور
مینہا کے اکثر ایک ہین جیسے نائی سینگل دولوت پوندلوت ڈھنگل
بالوت کہ میو مینہ دونون یہہ گوت رکھتے ہین سومی پیشہ سرقت مین بھی
باہم متفق چہارمی رشتہ داری بھی اونکی سابق ہین ہوئی ہے کہ قصہ
شادی شش ہ: نی پوتی باداراو مینہ اور دریا ولد ٹوڈرمل میو ثبت از باہم

افتادہ ہے درنصورت آشکار کہ کسی مرد یا زن میینہ کا ساتھہ دیگر قوم راجپوت وغیرہ کے ملا و ہو کر اولاد اونکی قوم علحدہ قرار پائی اور ساتھہ نام میو کے موسوم ہوئی بعدش جس قوم نے ساتھہ اوسکے اتفاق کیا وہ بھی میوان مین داخل ہو گیا عجب نہین جس طرح جادون راجپوت میوان مین ملکر گوتوال میو ہوئے اسی طرح دیگر راجپوت بھی اونمین شامل ہوئے ہون کثرت اونکی بدرجہ ہا ہوئی اور اونکے نام سے یہہ ملک میوات نام زد ہوا چنانچہ میوان کے باون گوت ہین اور بارہ پال تفصیل پال ہا یہہ ہے ننڈاوت ڈہنگل نائی سنگل چھرکلوت ڈیمروت پاہٹ دوکوت بالوت پوندلوت رٹاوٹ دہروال اور جو میوکہ ان بارہ پال سے باہر ہین وہ نپالی کہلاتے ہین اور رسمیات ہنود ہنوز اس قوم مین جاری باہم پال مین شادی نہین کرتے ایک پال کی دوسرے پال مین شادی ہوتی ہے اور دیگر کل طریق ہندوانہ رکھتے ہین نام کے مسلمان ہین روزہ نماز کے بھی پابند نہین شراب خوری کو جایز سمجھتے ہین سید سالار مسعود غازی کو بہت مانتے ہین اور رہر قوم کی عورت گھر مین ڈال لیتے ہین کچھہ اسکا عیب نہین سمجھتے اور گھر واسہ مثل جاٹ گوجرون کے اونکے رائج ہے اور بدن بھی گودتے ہین ؛

بیان حصول سروت مہاراو راجہ پرتاپ سنگھہ جیو صاحب بہادر

مرا اورا رسد کبریا و منی | که ملکش قدیم است و ذاتش غنی
یکے را بسر بر نہد تاج بخت | یکے را به خاک اندر آرد ز تخت

جیٹھ بدی تیج سمت ۱۷۹۷ کو مہاراجہ پرتاب سنگھ جیو تولد ہوئے اور تا حصول دولت ریاست کے جاگیر موضع مانچیڑی پرگنہ راجگڑہ جانب راج جیپور سے ارث مین رکھی بوجہ نام آوری شجاعت نسبت اونکے مہاراجہ صاحب جےپور نے نیت بد کی تھی اس سبب وہ جےپور سے بھرت پور کو چلے آئے مہاراجہ بھرت پور نے واسطے مصارف ضروری اونکے کچھ وظیفہ مقرر کر دیا جب مہاراج جواہر سنگھ کا غارتگری دہلی سے نشاء تکبر دوبالا ہوا تو نسبت جیپور کے دانت تیز کر کے قصد اشنان پشکر رکھا اور پرتاب سنگھ جیو سے ایماء ہمراہی کیا بپاس نمک خواری قدیم جےپور کے پرتاب سنگھ جیو نے اوس سے برسر انکار ہو کے علحدگی اختیار کی مہاراجہ جواہر سنگھ بہ جمیعت وافر راہی پشکر ہوئے وقت معاودت جےپور سے بمقام مانوڈہ معرکہ آرائی ہوئی طرف جیپور سے بھی راجپوتان رستم توان مجتمع تھے ہنگام مقابلہ دلاورانہ پیش آئے ہر دو جانب سے لڑائی مین کوشش ہونے لگی بازار موت کھلا متاع جان ہاتھون ہاتھ بکنے لگا توپ و بندوق سے جب نوبت تلوار آئی راجپوتون نے خوب جوئے خون بہائی اور زمین نبرد کو لالہ زار کیا شعر زبس خون که گرد آمد اندر مغاک +

چو گو گردے رخ آتشین گشت خاک ٭ آخر فوج جاٹ ضرب شمشیر راجپوتون کی
تاب نہ لا سکی سراسیمہ جنگ گاہ سے بھاگی جواہر سنگھ جاٹ بھی بھرت پور کو فرار
ہو آیا اس لڑائی مین سپاہ طرفین کی اس مرتبہ کام آئی کہ جانبین مین حوصلہ
جنگ و جدل باقی نرہا بحالت ضعف اونکے پرتاب سنگھ جیو نے خالی میدان
پاکر تسخیر ملک پر کمر ہمت باندھی دوران دست برد ی ملک مین ہر چند مہاراجہ
مادھو سنگھ والی جیپور و جواہر سنگھ راجہ بھرت پور و نجف خان سپہ سالار شاہ عالم
بادشاہ سے محاربات صعب بر روے کار آے لیکن یاوری بخت بلند
نے پایۂ ثبات قایم رکھا کہ نقش راج پرتاب سنگھ جی کا جم گیا سمت ۱۸۲۴ مین
مہاراجہ صاحب بہادر نے قلعہ راج پور تعمیر رکھا اور سمت ۱۸۲۷ مین راجگڑھ قدیم
آباد کردہ راجہ باگ سنگھ بڈگوجر کی جانب غرب رقبہ موضع کورنی باس و
محمد پور مین شہر راجگڑھ بسایا اور بنیاد قلعہ ڈالی اور بند دیوتی مین جسکو مہاراجہ
سوائی جے سنگھ والی جے پور نے سمت ۱۸۲۴ مین بنایا تھا جل محل احداث کیا اور
زیر پال بند کے باغ نصب رکھا اور قلعہ ٹھلہ بجاے چو برجہ مرتبہ بھوپ سنگھ
جاگیردار کے کہ سمت ۱۸۳۲ مین بایماے مہاراجہ سوائی جے سنگھ جیو تعمیر ہوا تھا طیار کرایا
اور منگسر سدی تیج سمت ۱۸۳۲ مطابق ۲۵ نومبر ۱۷۷۵ع کو قلعہ الور پر دخل
پایا پوشیدہ نرہے کہ سابق مین قلعہ الور کور پارہ کا بنا ہوا تھا یعنی بغیر چونہ

کے صرف پتھرون سے احاطہ وسیع اوسکا کھینچکر راجپوت کچھاوہ جو بلقب

نکوم مشہور تھے رہتے تھے سمت ۱۵۴۹ مین علاول خان خانزادہ نے نکومون

کو قتل کرکے یہہ قلعہ طیار رکھا جب حسنخان پسر علاول خان مقابلہ بابر شاہ مین

مارا گیا تو اوسپر دخل مغلونکا ہوگیا پھر جبکہ بادشاہی ہوئی وہ متصرف رہا ہنگام

تنزل سلطنت کے جاٹ محیط ہوگئے سپاہ جاٹون متعینہ قلعہ نے نملنے

تنخواہ سے سراسیمہ ہوکر گیارہ ماہ کی تنخواہ مہاراج پرتاب سنگھہ جیو سے

لیکر قلعہ کو خالی کردیا مہاراج پرتاب سنگھہ جیو نے دخیل ہوکر خندق وشہر پناہ

خام شہر الور کی بنائی اور ترپولیہ تعمیر سابقہ کے ہر چہار جانب بازار چوپڑ کا ترتیب

دیا اور بالاے قلعہ محل بنایا اور زیر قلعہ پرتاب بند طیار رکھا اور سمت ۱۸۲۹

مین قلعہ بالا گڑہ اور سمت ۱۸۳۳ مین قلعہ بہادر پور تعمیر کیا رفاقت مہاراجہ صاحب

پرتاب سنگھہ جیو مین ہوشدار خان ونبی بخش خان والٰہی بخش خان شیخون نے

بہت کچھہ کار نمایان کئے کہ نام اونکا یادگار رہے وہ کہ مہاراجہ پرتاب سنگھہ جیو

چراغ دولت فرزندی سے کاشانہ مراد منور نرکھتے تھے اسلئے بختاور سنگھہ

جیو کو گود لیکر فرزند قرار دیا تھا یوہ بدی پنچمین سمت ۱۸۴۷ مطابق ۲۶ دسمبر

سنہ ۱۷۹۰ء کو قبل تصرف پرگنہ تجارہ وٹپوکڑہ سفر آخرت پیش پڑا ؎

نام جنکا رہ گیا اونکا نشان ملتا نہین   قصر فغفور و در نوشیروان ملتا نہین

ذکر حکومت مہاراجہ بختاور سنگھہ جیو صاحب بہادر

جب مہاراج پرتاب سنگھہ جیو رگہراے عالم بقا ہوئے بختاور سنگھہ جیو نے
مسند حکومت پر جلوس فرمایا تزلزل سلطنت کے باعث اوس وقت مین
غدر برپا تھا عروس ملک کو بے وارث پاکر ہر جوانمرد کے مونہہ مین پانی آتا
تھا بمجواے اسکے **بیت** ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ
ہمچنان در بند اقلیم دگر بختاور سنگھہ جیو کی بھی رگ شجاعت
نے حرکت کی اور دست درازی پیش نہاد رکھکر قبض وتصرف ملک کا شغل
پکڑا شیوخ بہادران زمانہ کارکن مقرر تھے باہم یکدل ہوکر ہر طرف مداخلت
کرنے لگے ع

دو دل یک شود بشکند کوہ را پراگندگی آرد انبوہ را

جہانتک دسترس پہنچا ملک کو دبا بیٹھے چنانچہ ہریانہ تک عملداری مہاراجہ
صاحب ہوگئی تھی مگر اکثر پرگنات بعد مین قبض وتصرف سے نکل گئے جب
مہاراجہ صاحب واسطے شادی کے کچاوٗن کو تشریف لیگئے تو پرگنہ دوسہ
وبسوہ وگوڈہ وسیتھل وتالہ دھولہ وبیراٹھہ وغیرہ ہفت پرگنہ مہاراجہ
صاحب جیپور کی نذر گذرانکر خلعت ماتمی حاصل کیا ہرچند ملک وافر
احاطہ وتصرف مہاراجہ صاحب مین تھا لیکن خطاب راجگی سے اوسدم

تک عز و وقار حاصل نرکھتے تھے واسطے اوسکے سرگرم تدبیر ہوئے پیروی
شیخون سے خطاب مہارا و راجہ کا مع ماہی مراتب کے سرکار شاہی سے
حاصل پاکر رئیسون مین شمار کئے گئے واضح ہو کہ عہد شاہان سلف مین ماہی
مراتب اسا سہ جہانداری تھا اور داخل جلوس شاہانہ بخشش شاہی سے
امرا بھی ساتھہ اوسکے تفاخر اندوز ہوتے تھے رئیسان جبتک اوس سے
شرف عزت نہ پاتے پایۂ اقتدار و آرزو کو نہ پہنچتے تھے ہر رئیس کو اوسکی
آرزو رہتی تھی اور جس تدبیر سے ممکن ہوتا تھا اوسکو حاصل کرتے تھے یہہ
جملہ معترضہ تھا آمدیم برسر مدعا الغرض دولت نام آوری تمام مہاراجہ بختاور سنگھ
جیو نے حصول پائی اس عرصہ مین تفقدات مہاراجہ صاحب سے اپنی کارگذاری
پر شیخون کو نہایت تکبر آگیا اور بزعم خود مہاراجہ صاحب کا بھی کچھہ وجود
نہ سمجھتے تھے بلکہ ایکروز شیخ الٰہی بخش نے گفتگوے بے ادبانہ سے
ارتکاب گستاخی بھی کیا بران زنگ ملال آئینہ دل مہاراجہ صاحب پر بیٹھہ گیا
خدا کی پناہ آقا ر نامدار کے رنجش کا تابعدار کو کہان یارا ے تحمل ہے
آخرش شیخ عہدہ برانہ ہوسکے مکافات عمل کو پہنچے یعنی زہر ہلاہل سے
مارے گئے اونکے بعد نواب احمد بخش خان خلعت وکالت راج سے سرفراز
ہوئے جو کہ اوسوقت سرکار انگلشیہ کا دہلی پر قبض و دخل ہو گیا تھا نواب

احمد بخش خان نے خدمت حکام انگریزی مین اطاعت سے رسوخ
حاصل کر کے باہم مہاراو راجہ صاحب و سرکار انگریزی کے طریقۂ اتحاد
جاری رکھا ۱۴ نومبر ۱۸۰۳ء مطابق ۲۶ رجب ۱۲۱۸ ہجری کو باہم
عہدنامہ بصفحۂ ترقیم آیا اوسی سال مین مرہٹون سے مہاراجہ صاحب کی
بمقام کٹومر لڑائی ہوئی تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ مرہٹون نے دانا فوجدار
سکنہ بڑہ برہ کلان و باجی برہمن سکنہ کٹومر کو بلا وجہ قتل کر ڈالا تھا اس
رنج سے اولاد اونکی حضور مین مہاراو راجہ صاحب کے مستغیث ہوئی اونکی
درخواست پر بھجوانداس ٹونگرہ مع فوج کے تعینات کیا گیا نام گرفتہ
نے ملازمان مرہٹون کو کہ تعینات قلعہ کٹومر تھے قتل رکھا اور بالنوجوان
جرار اپنے قلعہ مین چھوڑ کر واپس آیا یہہ خبر مہاراج سیندھیہ نے گوشزد
کر کے ایک کمپو واسطے انتقام کے تعینات کیا فوج مرہٹون کی کٹومر
پہنچکر خواستگار قلعہ ہوئی ہرچند جوانان راج الور متعینۂ قلعہ قلیل تر
تھے لیکن شجاعت سے اونکی کثرت کو خیال مین نہ لائے اور مقابلہ
آرا ہو کر داد مردانگی دی جو کہ اونمین اور انمین رات دن کا فرق تھا
بالآخر بوجہ قلت جوانان راج مارے گئے اور قلعہ پر تصرف مرہٹون
کا ہو گیا جو کہ شادی و غم سلف سے توام ہے عین سرور اس فتح مین

فوج مرہٹون کو خبر جانکاہ ملی کہ لارڈ لیک صاحب بہادر نے بوجہ اتحاد
راج الور کے فوج کشی کی تھی مجرد استماع اوسکے مرغ روح اونکا
قالب عنصری سے پرواز کر گیا بران قلعہ کٹھومر مین پناہ مشکل سمجھ کر راہی
قلعہ کشنگڑہ ہوئے موضع سینتھری پرگنہ رام گڑہ مین کہ برسر ساحل روپارل
ندی کے ہے لشکر نے قیام کیا اور لشکری لوگ فکر خورو نوش مین مبتلا ہوئے
ناگاہ لارڈ لیک صاحب بہادر نے برسر وقت پہنچکر حملہ جلو ریز کر دیا
ملک الموت کو برسر دیکھکر جو اس فوج مرہٹہ کے باختہ ہوگئے کسیکو ہوش حربہ گیری کا
نہوا اور سگ و شغال کیطرح جا بجا مارے گئے کثرت مال اونکے لشکر مین
بہت تھی میوات والے لطمع اوسکے جو لوٹنے پر پڑے اونکے لشکر کو تباہ
کر دیا جو قتل سے بچا عنقا کی طرح بے نشان ہوگیا پرگنہ تجارہ و کٹھومر و
ٹیوکرہ عوض پرگنات بھونگر و بوڈانہ و دادری کے پیشگاہ لارڈ لیک
صاحب بہادر سے راو راجہ صاحب کو مرحمت فرمایا گیا مہاراجہ صاحب
بہادر نے بجلدوے حسن خدمات پرگنہ لوہارو نواب احمد بخش خان کو
بخشش فرمایا بوقوع اس داخل خارج کے پرگنات مفصلہ ذیل قبض
و تصرف مہاراجہ صاحب مین باقی رہے الور مالا کھیڑہ بہادر پور
راجگڑہ رینی ٹھلہ بلدیو گڑہ عجب گڑہ پرتاب گڑہ نراین پور تھانہ غازی

بانسوڑ حاجی پور بہروڑ بڑود نیمرانہ مانڈھن کرنیکوٹ منڈاور کشنگڑہ
فتح آباد بوہرد اسمٰعیل پور جیدولی باگھوڑہ تجارہ پٹوکرہ رام گڑہ
مبارکپور گوبندگڑہ ببیل گڑہ کٹومر سونکھر لچھمن گڑہ بڑودہ میو موج پور
کیٹرہ حاصل ہوئے پرگنہ تجارہ و پٹوکرہ پر سنہ ۱۲۱۳ ہجری مین بنی بخشخان
برادر نواب احمد بخش خان اور دیوان بالمکند مع فوج کے انتظام کو تجارہ
مین آئے چند عرصے پیچھے معزولی دیوان بالمکند پر بھگوانداس ٹونگرہ اور
برخاستگی بھگوانداس کے بعد دیوان رام لعل مامور ہوئے دیوان رام لعل
نے موضع مسرٹھہ مین گڑھی خام طیار کی اور روپباس کو تاراج رکھا بعدش
کوچ کر کے قریب شاہ آباد مقیم ہوا اور نواب فیض اللہ خان سے بوجہ
عناد سابق ساتھ تنگ طلبی کے نذرانہ وصول کیا اور بجرم خلل اندازی
انتظام جہانگیر خان و ہدایت خان چودھریان اور جے سکھ رائے قانونگو
کو قید کر کے الور لیگیا چودھری زبردست خان باتفاق میوان منتظم اس
علاقہ کے رہے سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین فوجداری کشن گڑہ اور تجارہ پٹوکرہ
کی بنام جہاز چیلہ کے تفویض ہوئی اور رسالہ مرزا امینا بیگ تجارہ مین
تعینات کیا گیا مرزا امینا بیگ نے کثرت وقوع واردات چوری کا
گشت و گرداوری سے وہ انسداد کیا کہ امن وامان ہوگیا بجلدوے

اوسکے مرزا مینا بیگ مورد مراحم ہوکر وکالت دہلی پر سربلند کیے گئے
اور جہاز چیلہ نے میوان سے پگڑی بدلکر میوان کو اپنا رام بنایا چودھری
زبردست خان کو فکر رہائی مقیدان پیش نہاد تھا میوان سے آمیزش کرکے
سلسلہ جنبان اونکا ہوا سادہ لوحی سے میوان نے ضمانت اپنی دیگر چودھریان
وقانونگوے مقیدان کو رہائی دلاکر تیشہ اپنے پاؤن پر مارا چودھریان نے
رہا ہوتے ہی دشمنی سے ایسی بیخ کنی میوان کی کہ تمام میو نمودار گرفتار ہو گئے
اور زندانخانہ الور مین پہنچے مدت پیچھے بمشکل تمام بیس ہزار روپیہ مصادرہ
کے دینے کرکے خلاص ہوئے بھگو انداس سبیل مصادرہ میوان کے
لئے تعینات کیا گیا جہاز چیلہ معزول ہو گیا سخت گیری بھگو انداس ایصال مصادرہ
مین یہان سے باہر میوان کا ناک مین دم آگیا مجبور بہمرسانی زرتاوان کو
میوان نے غارتگری اختیار رکھی دنکو شہر لٹنے لگا راہ چلتے مسافر پکڑے
جاتے تھے اور ڈنڈ دیکر چھوٹتے تھے تمام علاقہ بے چراغ ہو گیا بران
جہاز چیلہ اوسکی انسداد کو فوج لیکر آیا اور موضع علاپور سرگروہ مفسدان
وینیلی وپلاسلی ولیپالہ کو غارتگری وآتش زنی سے پامال کیا خوانی میو
سکنہ لیپالہ کو کہ وہ سرغنہ تھا زیروزبر رکھکر صورت انتظام نکالی ۱۲۴۳
ہجری مین نند لعل بندوبست کشن گڑھ کرکے مع فوج تجارہ آیا اور قلعہ

اندور پر تنبیہ میان مفسدان کو لشکر کشی کی اور دادھر دانگی دیگر قلعہ کو بعد لڑائی کے مفتوح کیا میر فدایض صاحب نے جو تاریخ مفتوح ہونے قلعہ اندور کے لکھی ہے تحت مین ثبت ہے

قطعہ تاریخ فتح قلعہ اندور

چو دیوان میو در میوات بودند | ہمی کردند با مردم بسے جور
خدا از شر نمودہ خلق میان | بہر کس حملہ می کردند چون ثور
بغر با پیش تظلم ہا نمودند | خدا فریاد رس شد اندرین دور
بامرش راو راجہ گشت مالک | ازان ہم کس نیاوردہ بدل غور
چو آمد فوج شیران بہر تنبیہ | ز شر دیوان تہی گشتند فی الفور
بگوشم گفت ہاتف گو براجہ | مبارکباد فتح قلعہ اندور

پوشیدہ نرہے کہ قلعہ اندور کچھاؤن کا بنا یا ہے جو لقب اپنا نکوم رکھتے تھے انقلاب چرخ دوار سے جب وہ نیست و نابود ہوے خانزادہ اوسپر محیط رہے بعد خانزادون کے پٹھانون کے قبضہ مین رہا عہد سلطنت مغلون مین عاملان سرکار تجارہ وہان رہتے تھے اسی طرح منتقل ہوتا ہوا شدہ شدہ قبضہ مہارا وراجہ صاحب مین آگیا جو کہ یہہ قلعہ شکستہ ہو رہا تھا مہاراجہ صاحب بہادر نے مرمت سے درستی اوسکی کرائی اور سمت ۱۸۳۲ مین قلعہ پیپل کھرہ فتح ہوا اور سمت ۱۸۶۲ مین قلعہ گوبند گڑہ

تعمیر کرایا اور سمت ۱۸۹۵ مین محل زنانہ جو پورانا محل مشہور ہے مع مندر واقع
الور بنایا گیا اور قلعہ سمونچی و لچھمن گڑھ و کیٹرہ و رام گڑھ بھی تعمیرات
مہاراجہ صاحب بختاور سنگھ جیو سے ہین اور بند او مرن علاقہ الور کہ
اب ٹوٹا ہوا پڑا ہے طیار کیا الحاصل انتظام ملک سے اطمینان حاصل
کر کے مہاراجہ صاحب پابند ہواے عیش و عشرت اور سیر و شکار رہوئے
ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۰ ہجری مین سیر کنان اور شکار افگنان قریب موضع علاوہ پور
کے جو متصل شہر الور ہے پہنچکر خیام برپا کرائے اور تماشاے کُشتی پہلوانان
کو حکم طیاری اکھاڑہ نافذ فرمایا جس جگہہ اکھاڑہ بنایا گیا متصل اوسکے
مزار کسی بزرگ کا تھا لوگون نے عرض رکھا کہ پاس اکھاڑہ کے مقابر
مسلمانون کا ہونا درست نہین ہے بران تحکم سرداری سے ارشاد ہوا
کہ قبر کندہ کیجاوے حکم کی دیر تھی ملازمان نے فوراً مزار کو اوکھاڑکر
ہاتھون ہاتھ پھیکدیا ع مردان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند اُسی شب کو مہاراو راجہ صاحب
نے خواب متوحش دیکھا اور صباح بیمار ہوئے درد کی تکلیف سے طاقت
طاق ہوگئی مضطرب الور کو واپس آئے اور خدمت مین میان فدا حسین
رسول شاہی کے کہ اونسے نہایت معتقد تھے حاضر ہوئے اور استدعاے

دعاے صحت رکھی میان فدا حسین نے تسلی و دلاسا دیا اور محل کے جانیکا
کا ایما فرمایا مہاراو راجہ صاحب محل مین پہنچکر شدت درد سے بیتاب
ہو گئے اور بدحواس ہوکر بالتجاے دعا پھر آدمی کو میانصاحب کے پاس
بھیجا وہ میان صاحب سے عرض حال کر رہا تھا کہ ایک فقیر میان
فدا حسین کا نشہ بنگ مین بول اوٹھا کہ راجہ ہمسے کیا کہتا ہے وہ ہمیشہ شکار
ہرن وگیدڑ کا کرتا تھا اس مرتبہ اوسنے شکار شیر کیا ہے جو کچھ ہونا ہو گا
ظہور مین آویگا ہمکو طاقت نہین کہ مدد کرین جس مزار کو راجہ نے توڑا ہے
از سر نو اوسکی تعمیر کرے اور نذر و نیاز سے معذرت خواہ ہوتا وہ خطا معاف
کرین یہہ سنکر بھیجا ہوا واپس آیا اور حال سن وعن عرض رکھا مہاراو راجہ
صاحب باصغار اوسکے برسر غیض وغضب ہوئے اور قہرناکی سے حکم
سخت ناقد فرمایا میان فدا حسین صاحب یہہ خبر پاکر کوٹہ قاسم کو
فرار ہو گئے او جا برہمن اور نہچل ناتھ جوگی و پرتا مینہ کہ سرکار مین اختیار
رکھتے تھے حسب الحکم جور بدعت کو رواج دیا اور کوئی دقیقہ ظلم و تعدی
مین باقی نچھوڑا تفصیل اونکے جور و ستم کی یہہ ہے کہ قبر شاہ رسول صاحب
جو پیشواے طریق رسول شاہیہ ہونگے تھے اور سنہ ۱۱ ہجری مین راہی عالم بقا
ہوئے ہین مع گور مولوی محمد حنیف مرید رسول صاحب کے کہ تاریخ فوت

اونکی چراغ احدہی گندہ کراکے خون خوک چھڑکا اور بت اوس جگہہ قایم
کئے اور اونکی ہڈیون کو گدھے پر بار کراکے عملداری سے باہر بھیجدیا
کہ ہنوز تکیہ رنگ علی شاہ واقع فیروزپور مین دفن اور جو فقیر رسول شاہی
دستیاب ہوا گوش و بینی اوسکے کاٹ لئے اور ہر ایک مزار الور و بہادرپور
کے نقارہ و شامیانہ و غلاف اُٹھا منگائے اور مزار حضرت غالب شہید
صاحب و خانقاہ فردوس بارگاہ حضرت مخدوم کمال چشتی صاحب
ہمشیرہ زادہ حضرت سلیم چشتی صاحب مع دیگر مزارات الور و مزار
سید جلال الدین واقع بہادرپور کو منہدم کردیا اور مسجدون اور چاہات
مین سور کا لہو ڈالا اور اذان و نماز و ذبح کی ممانعت قطعی کردی مسلمانان
مظلومان کو نماز عید الضحی و قربانی نصیب نہوئی تجارہ مین مرزا امینا بیگ
رسالدار نے اپنی دلاوری اور سپہ گری سے نماز عید قریب درگاہ
غازی گدن صاحب ادا کی اور قربانی بھی کری اوسنے کسی کو جرأت مزاحمت
نہوئی وہ کہ میان فدا حسین صاحب کا بھائی وزیر بادشاہ تھا بذریعہ اوسکے
میان فدا حسین نے بادشاہ سے حال مظلومی مسلمانان الور عرض رکھا بران
بادشاہ نے حکام انگریزی سے سفارش کرکے فوج کشی الور پر کرائی جب
فوج انگریزی بہادرپور پہنچی مہاراو راجہ صاحب گھبرائے نواب احمد بخشخان

نے کئی لاکھہ روپیہ مہاراو راجہ صاحب سے لیکر فوج کو بہادر پورے ساتھہ
حکمت عملی کے واپس کرادیا تاریخ پنجم رمضان المبارک ۱۲۲۶ھ ہجری کو
لڑائی کولانی مین مرزا امینا بیگ رسالدار مجروح ہوئے اور شروع ۱۲۲۹ھ
ہجری مین میوان نے سرکشی سے یورش اختیار رکھی اور دیہات کو لوٹنے
لگے مسٹر مچل صاحب ملازم راج فوج لیکر تجارہ مین آئے اور گوشمالی
مفسدان کرکے خلق خدا کو مطمئن کیا بند رہ صفر ۱۲۳۰ھ ہجری کو مہاراو راجہ
بختاور سنگھہ جی صاحب نے دیر ناپایدار سے سفر آخرت اختیار رکھا موسی
طوائف اونکی مدخولہ نے ستی ہوکر ساتھہ دیا +

بیان حال بلونت سنگھہ جیو

واضح ہو کہ مہاراو راجہ بختاور سنگھہ جیو ایک دختر موسومہ چاند بائی اور ایک پسر
بلونت سنگھہ بطن سے موسی طوائف کے رکھتی تھی چاند بائی کان سنگھہ ٹھاکر
ستار پورے بیاہی گئی بلونت سنگھہ جی وارث راج رہے بعد انتقال
بختاور سنگھہ جیو کی ٹھاکران نے مسند نشینی بلونت سنگھہ جیو کو ناجایز رکھکر
بنے سنگھہ جیو برادرزادہ مہاراج بختاور سنگھہ جیو کو راجہ مقرر کرنا چاہا لیکن
مسلمان اور چیلہ اسبارہ مین اونسے متفق نہوئے اور جانب دار بلونت سنگھہ
جیو کے رہے نظر بران واسطے رفع فساد کے بالاتفاق دونون کی مسند نشینی

پر اتفاق کیا گیا چنانچہ ماہ سُدی تیج سمت ۱۸۷۱ کو ہر دو مسند نشین ہوئے نواب احمد بخش خان نے سب سے اقرار نامہ تحریر کرا لیا کہ بعد بلوغ نصف ملک و مال باہم انکو تقسیم کیا جاوے اوس سے تین برس پیچھے پرگنہ تجارہ و ٹپوکرہ کا نواب احمد بخش خان نے ٹھیکہ لے لیا تاریخ ۲۱ ربیع الاول ۱۲۳۲ھ ہجری کو دخل نواب صاحب کا پرگنہ تجارہ و ٹپوکرہ مین ہو گیا کالیخان منتظم مقرر ہوئے جس جگہہ محل سرکاری ہین سابق وہان بنیاد مسجد کی تھی کہ عہد خود مین پٹھانون نے قایم کی تھی اوسی جاے کالیخان نے اپنے رہنے کو بنگلہ بنایا جب ہر دو راجہ سن بلوغ کو پہنچے شیرونکی طرح نعرانے لگے مثل مشہور ہے کہ ایک نیام مین دو تلوار نہین سماتین بقول سعدی شیرازی - دہ درویش در گلیمی بخسپند - و دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند - قاعدہ کلیہ ہے کہ وقت نزاع کسیکے ترغیب دہندہ دونون طرف کھڑے ہو جاتے ہین پس جابہ کسان دو فریق ہو کر اغواکوش ہوئے نواب احمد بخشخان کو ابتدا سے جانبداری بلونت سنگھہ جیو کی ملحوظ تھی اس سبب مغویان بنے سنگھہ جیو بداندیش و رنج سے پیچ کنی نواب احمد بخشخان مین چارہ جو تھے مسمیان ملا و خوشحال و جہاز چیلہ ہا اور نند رام دیوان نے ایک میو سے کہا کہ اگر نواب احمد بخشخان کو تو جان سے مار ڈالے تو چہہ ہزار روپیہ نقد

اورایک گاؤن ہم تجگو دین ٭ بد وزد طمع دیدہ ہوشمند ٭

لالچ سے اوسنے قبول کیا اور قتل نواب احمد بخش خان کا وعدہ حتمی رکھا

آٹھہ ماہ تک وہ داؤگھات مین رہا مگر موقع نپایا بستم شعبان ۱۲۳۸ھ ہجری

کو بمقام دہلی قابو پاکر وقت شب خیمے مین جا گھسا اور حالت خواب مین

شمشیر آبدار کے تین وار کئے ضرب سوم مین تلوار ٹوٹ گئی تب خیمہ سے نکلکر

بھاگا اپنی دانست مین وہ کام تمام کر چکا تھا لیکن زندگی نواب صاحب

کی باقی تھی کوئی زخم کاری نہ آیا اور پنجۂ قضا سے نجات پائی جراحت

خفیفہ کا ڈاکٹری علاج ہونے لگا چند عرصہ مین شفا کلی پاکر غسل صحت کیا

میو مجرم فرار ہوکر براہ راست الور پہنچا اور خواستگار انعام مقررہ ہوا ٭

طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی ازان نیست مرطمعان را بہی

بترغیب دہندگان اداے انعام مین حیلہ حوالہ درمیان لائے بران باہم

نزاع ہوئی ذریعہ اوسکے راز نہفتہ کھل گیا میو کو بلونت سنگھہ جیو نے گرفتار

کرلیا ہنگام گرفتاری اوسنے ماجراے مفصل بیان رکھا بطبق اوسکے

ملا وخوشحال وجھاز چیلہ ہا اور نند رام دیوان بھی مقید کئے گئے رامون

خواص فرار ہوکر دہلی کو چلا آیا اور راول ڈیرہ نواب احمد بخش خان پر حاضر

ہوا نواب صاحب نے اوسکی طرف توجہ نکی اس باعث اوسنے منشی

کرم احمد سر رشتہ دار جرنیل لونی اختر صاحب بہادر کو کئی لاکھ روپیہ دینا
کر کے اپنا ممد و معاون بنایا اور پیشگاہ جرنیل صاحب سے درستی مقدمہ
کی شکل نکالی جرنیل صاحب بھی اوسپر توجہ رکھنے لگے بلکہ ایک دن ہنگام
ملاقات درباره سفارش مقدمہ الور کے نواب احمد بخش خان کو ممانعت کلی
رکھی جب رامون خواص نے چلہ کمان خود کو چڑھا دیکھا اور تیر تدبیر کا سر آماج
پایا حضور مین جرنیل صاحب کے عرض پرداز ہوا کہ بعض مفسدان نے
بلونت سنگھ جیو کو اغوا کر کے الور مین نقش فساد مرتسم کیا ہے اگر ارشاد
ہووے انسداد اوسکا عمل مین آوے وہ کہ جرنیل صاحب کو پاس خاطر
اوسکا منظور تھا حکم اجازت نافذ فرمایا گیا رامون خواص نے بمجرد اس ایمار
کے ہواخواہان بنے سنگھ جیو کو تحریر رکھا کہ بخبر بلونت سنگھ جیو کے اور وکا
جلد تر کام تمام کرین یہہ اشتعالک پاکر نہم ذیحجہ ۱۲۳۸ہجری کو راجپوتون
نے مجتمع ہو دروازہ ہا شہر کا بند و بست کر لیا اور محل پر یورش رکھی
بنے سنگھ جیو کو حویلی اکھے سنگھ مین لے آئے اور نصف شب سے جنگ
و جدال شروع رکھا پہر دن چڑھے بلونت سنگھ جیو حویلی زنانہ مین چلے
گئے دس آدمی جانب داران اونکے سے مارے گئے اور باقی نے
ہتیار رکھکر امان چاہی اور جان اپنی سلامت لیگئے اور مال و اسباب

اونکا غارتگری مین آیا ٹھاکر بلی جیو اور فاسٹ صاحب وٹامین صاحب
مقید ہوئے اور بلونت سنگھ نظر بند رہے باطلاع اس واقعہ کے
جرنیل لونی اختر صاحب بہادر و ہم نواب احمد بخش خان نے صدر کو
اپنی اپنی رپورٹ بھیجی بجواب اوسکے حکم صادر ہوا کہ باستر ضاے نواب احمد بخش خان
کار بندی رہے اور راضی نامہ لیا جاوے جو اوس زمانہ مین طرف کلکتہ
سکے کچھ خرخشہ تھا فوج اوس جانب جاتی تھی اس سبب فیصلہ الور مین
تعویق ہوئی نواب احمد بخش خان نے فیروز پور اگر ٹھیکہ تجارہ و پٹوکرہ سے
دست کشی اختیار کی ہشتم محرم ۱۲۳۹ ہجری کو بھوانی بخش عاملی تجارہ پر
جانب رامون خواص سے مقرر ہو کر آیا اور انتظام تجارہ نے راج سے
پھر تعلق پکڑا بعد چندے جرنیل صاحب جے پور کو تشریف لائے رامون
خواص و نواب احمد بخش خان بھی ہمراہ تھے خواص مذکور بھبول خصت
الور کو آتا تھا اثناے راہ مین دریافت کو پہنچا کہ ملا و خوشحال وغیرہ
مقیدان رہا ہو گئے باستماع اسکے طایر ہوش رامون خواص نے پرواز کیے
اور الور پہنچکر لوگون کو زجر و توبیخ کر بدستور سابق رہا شدگان کو بند مین
ڈالا جرنیل صاحب بھی جے پور سے کوچ کرکے الور کو آتے تھے حال
رہائی مقیدان اصغا کرکے نہایت افسردہ اور برہم ہوئے رامون خواص

واکھے سنگھ ٹھاکر واسطے استقبال کے الور سے راہی ہوکر راجگڑہ پہنچے
خواص مذکور راجگڑہ مین مقیم رہا لکھے سنگھ نے مقام دوسہ حاضر ہوکر سلام
پیام راموں خواص پہنچایا جرنیل صاحب نے ارشاد کیا کہ ہمکو خواص بد عہد سے
کچھہ سروکار نہین الور کا جانا ہمنے موقوف رکھا کوچ ہمارے لشکر کا طرف
بھرت پور کے ہوگا لکھے سنگھہ نے اس حال سے خواص کو مطلع کیا خواص
گھبرایا اور دوڑا گیا جب حاضر حضور جرنیل صاحب ہوا جرنیل صاحب نے
اوس سے فرمایا کہ رہائی مقیدان سے تمنے عہد شکنی کی اور ہمسے سروکار
نرکھا اب جو تمکو ہماری خوشی منظور ہے تو مقیدان اور اونکے رہا کرنیوالون
کو بجراست دہلی پہنچادو اور نصف ملک ومال بلونت سنگھہ جیو کو تقسیم رکھو
ورنہ مستعد جنگ رہو خواص آرے سلے کرکے چلا آیا اور کچھہ تعمیل حکم نہ کی
ہنگام مراجعت دہلی جرنیل صاحب نے فیروز پور سے پھر الور کو تحریر رکھا کہ
اس مرتبہ اتمام حجت کیجاتی ہے حسب الحکم کاربند ہو یا سامان لڑائی مہیا کرو
جب اوسکا کچھہ جواب نہ آیا تو رپورٹ ایستادگی اونکی جرنیل صاحب نے
صدر کو روانہ کی بموجب حکم اوسکے بعد فتح بھرت پور فوج سرکاری کا طرف
الور کے کوچ ہوا ہنوز حد راج مین نزول افواج نہوا تھا کہ زلزلہ پڑ گیا جب
کچھہ چارہ نہوا مجبور بلونت سنگھہ جیو کو رہا کرکے باساز وسامان جاہ وحشم

روانہ حضور جنرل صاحب رکھا موضع لگڑا ابیڈم علاقہ بھرت پور مین پہنچکر بلونت سنگھ
جیو نے ملازمت جرنیل صاحب حاصل کی ہرچند نواب احمد بخش خان ساعی
تھے کہ نصف ملک بلونت سنگھ جیو کو تقسیم ہو جاوے لیکن بعد رد و قدح علاقہ
راج سے جائداد چار لاکھ روپیہ سالانہ واسطے مدد معاش بلونت سنگھ جیو کے تجویز
ہوئی چنانچہ عوض پرگنہ کشنگڑہ و کٹومر کے دولاکھ روپیہ نقد مقرر ہو گئے اور
معاوضہ دولاکھ روپیہ مین پرگنہ تجارہ و پٹوکرہ و مانڈہن و کرینکوٹ و
منڈاور دیا گیا اور یہہ شرط ٹھہری کہ جو کوئی ہر دو راجہ سے لاولد فوت ہووے
ملک اوسکا تفویض دوسرے کے کیا جاوے چنانچہ تحریرات سے پخت پز
جملہ مدارج ہوکر ماہ شعبان ۱۲۴۱ھ ہجری مین بلونت سنگھ جیو رونق افروز
تجارہ ہوئے اور بنگلہ مرتبہ کالیخان مین سکونت اختیار کی اور بناے مسجد
پر تعمیر محل شروع رکھی اور قریب محل کے باغ مع بنگلہ کے طیار کرایا اوس سے
فارغ ہوکر اندھیری باغ کنارے ندی پر لگایا اور مہارانی صاحبہ نے متصل
موضع خلیل پوری لب سڑک الور تبارہ بناکر خیرات شروع رکھی اور شاہراہ
فیروزپور پر باغ اپنا جداگانہ ترتیب دیا جب بنیا کال پڑا بنظر پرورش غربا
کے بند خام شاہزادہ علاوالدین کے پختہ بنانے کو مدد لگائی گئی تعمیر اوسکی
ہوکر بتجویز قلعہ بالاے کوہ ہوئی تیاری قلعہ پر ایک مسجد قلندری اور ایک

مزار کسی بزرگ کا تھا اونکو منہدم کرکے ربیع سمت ۱۸۹۲ مین مہورت طیاری قلعہ
عمل مین آیا شب و روز طیاری قلعہ کی تاکید تھی اکثر مہاراجہ بلونت سنگھ جیو بھی خود
تشریف لیجاکر سیر تعمیر اوسکی مین تمام روز پہاڑ پر بسر کرتے تھے اور زیر کوہ تجویز
آبادی شہر کی گئی چنانچہ مکانات امرا بننے لگے اسی اثنا مین مہاراج کنوار
شاہ خاور کی طرح بصد جاہ و جلال برج حمل سے جلوہ آرا ہوئے شرف ظہور
اونکے سے بلونت سنگھ جیو گل کی طرح خندان تھے اور ہر کہ و مہ جامہ مین پھولے
نہ سماتے تھے بزم شادی کی آرایش اگر لکھون تو مطلب سے رہ جاؤن لہذا باگ
سمند خامہ اس میدان بے پایان سے روک کر مدعا نگاری کی طرف منعطف
ہے حاصل کلام مہاراجہ بلونت سنگھ کو شب و روز شادی و سرور مین گذرتے
تھے اور مہاراجہ کنوار مہد کنار دایہ مین پرورش پاتے تھے چونکہ شادی و غم
سلف سے توام ہے عین مسرت و انبساط مین یکایک غم جانکاہ حادث ہوا یعنی
ولادت سے تیرہ ۱۳ ماہ بعد مرغ روح مہاراج کنوار نے قالب عنصری سے پرواز
کی اور شجرہ عالم جاوید مین آشیانہ پکڑا رنج و اندوہ مہاراجہ صاحب
کو حد سے فزون تھا مگر رانی صاحبہ کا درد و غم سے حال بتر ہو گیا نالۂ
شیون و شین اونکا تا فلک الافلاک پہنچا تھا اور گریہ اونکا ایکدم کم نہ ہوتا تھا
اسی سوز نہانی مین ایک سال پیچھے انتقال فرمایا مہاراجہ بلونت سنگھ جیو

صاحب مثل مجنون کے سودائے تعشق اوس لیلے کار کہتے تھے صدمہ پر صدمہ
اوٹھانے سے گھبرا گئے برس دن مشکل سے پکڑا آخر جانبر نہوئے اور قبل اتمام
کو پہنچنے کار تعمیر کے بنگلہ قلعہ مین بیمار ہوکر بنگلہ باغ مین آئے اور ۱۳ محرم ۱۲۶۱
ہجری کو شربت ممات چکھا ملازمان و رعایا مین کہرام پڑگیا تیرہوین کو عشرہ
محرم دوبارہ ہوا قضا سے کسی کا کیا چارہ ہے جزع و فزع کرکے باغ مہارانی
صاحبہ مین داغ دیکر اوس ماہ سپہر اوج کو خاک مین ملا دیا *

بیان حال فرخندہ مال مہاراو راجہ سوائی بنے سنگھہ صاحب بہادر بیٹھہ ہاتی

احوال مسند نشینی مہاراو راجہ سوائی بنے سنگھہ صاحب بہادر ما سبق اسکے مفصل
و مشرح حوالہ قلم ہوچکا ہے اوسکے اظہار مکرر کی ضرورت نہین چنانچہ روز
سفیدی بلونت سنگھہ جیو سے مہاراو راجہ صاحب ممدوح بلا شرکت غیرے
برسر حکمرانی ہوئے مگر اوس زمانہ مین اہلکاران از بس محیط تھے کارخانہ راج
کا زمیندارانہ طور تھا ملازمان اپنی اپنی فلاح کے خواہان تھے بہبودی کارخانجات
و خزانہ راج کا کسیکو کچھہ خیال نہ تھا مہاراج بنے سنگھہ صاحب بڑے
صاحب دانش تھے ہرچند اونکے حالات دیکھتے تھے مگر کچھہ نہ کہتے تھے
اور منتظر وقت تھے آخر قابو پاکر ملا چیلہ کا اس طرح استیصال
کیا کہ اوسکے مارے جانیکا راز کسیکو ظاہر نہوا اور اکثر دخیل کارون کو بیدخل

محض ساتھہ حسن تدبیر کے رکھا کہ خلش باقی نرہا لیکن اسپر بھی شکل بہتری کی
برآمد نہوئی خسارہ کا عالم بدستور رہا چنانچہ عہد دیوان جگبنا تھہ بیچیناتھہ مین
بعض اوقات کارخانجات مین نوبت فاقہ کی گذرتی تھی تب بوساطت آغاصاحب
خوش نویس شاگرد رشید میان میرپنجہ کش کے منشی اموجان کو دہلی سے بُلا کر خلعت
دیوانی مرحمت فرمایا مرزا اسفندیار بیگ نائب دیوان مقرر ہوا وہ کہ مرزا
میدان دانشمندی مین اسم بامسمی یعنی اسفندیار زمانہ تھا پس دور اُسکے
کے اتفاق سے انتظام ملک نے بدرجہ غایت رونق پائی فوجداری کا سرشتہ
قایم ہوا تھانجات مقرر کئے گئے بندوبست مال و فوجداری و دیوانی کا بہ تقرر
عدالت ہا کے قرار واقعی فرمایا آسودگی راج سے صورت عُسرت بدل گئی پھر
تو مہاراج صاحب بہادر نے بفراغ دل درستی کارخانجات مین توجہ کی اُس
اثنا مین حسب شرایط علاقہ اور سامان مہاراج بلونت سنگھہ مرحوم سے بیٹی خداداد
ہوئی شکریہ اوسکا بجالا کر مہاراج بنے سنگھہ صاحب بہادر مراد دلی کو پہُنچے
اور جلوس سرداری کا جملہ سامان مہیا رکھا عمارات عالی ایسی دلکشا بنائی کہ
جسکا شیش محل نگارخانہ چینی ہے اور منزل سنیل نواس ارم تزئین مکان
اجلاس گویا بادشاہونکا دیوان خاص ہے اور موتی ڈونگری کا محل اور باغ
زینت او رفضا مین نظیر نہین رکھتا اور بند سیلی سیڈہ طیار کر کے سمت ۱۹۰۶ میں

نہر نکالی اور رفاہ عام رعیت کو طیاری بندات سے علاقہ الور کو کشمیر بنا دیا
اور نصب باغ بنے بلاس و بجے باٹ اور تعمیر گھوگس لال دروازہ و حضوری دروازہ
اور احاطہ گھوڑا پھیرا ور چھتری لب ساگر اور فیلخانہ و رتھ خانہ و جیلخانہ سے
رونق سواد الور بڑھائی اور مردمان اہلِ کمال اس مرتبہ کے بہم پہنچائے کہ
کسی ریاست و راج مین نہ تھے چنانچہ مولانا فضل حق خیرآبادی آفتاب ہند
مشہور تھے اور ممن و میانجان چابک سوار کہ منتخب روزگار تھے اور
تانرس خان کلاونت و امرت سین و رحیم سین ستاریہ و سکھدیو و صدیق
پہلوان جیوا نجار میر باقر علی پٹہ باز و میان میرو آغا صاحب خوشنویس
مرزا اسفند یار بیگ دیوان شیخ ابراہیم شمشیر ساز عبداللہ کتھک کہ
ہر ایک اپنے اپنے ہنر اور فن کے وحید عصر اور یکتاے روزگار تھے اسی
سرکار مین ملازم تھے معاصران مہاراجہ صاحب کو یہان کے اجتماع
اہل ہنر کا رشک تھا اور واقعی ہے کہ قدردانی و خوش نصیبی مہاراجہ
صاحب بہادر سے یہہ لوگ جمع ہو گئے تھے اور پٹوارگری کا سلسلہ
مہاراجہ بنے سنگھ جی سے ہی جاری ہے پٹوارہ سمت ۱۹۰۶ مین تقرر فرمایا
گیا تھا اور قلعہ خوشحال گڑھ بھی تعمیرات مہاراجہ صاحب ممدوح سے ہے گھوڑے
ایسے نایاب جمع کئے تھے کہ آسمان نے بھی ساتھ گردش لیل و نہار کے

نہ دیکھے ہونگے جس قدر عروج کارخانجات ریاست ہے یہہ سب عہد
مہاراج بنے سنگھہ جی صاحب سے ہے مہاراجہ صاحب بڑے دانشمند
تھے اپنی دانائی سے ہر کام کی نگرانی رکھتے تھے کسی ملازم کے محتاج و
دست نگر نہ تھے تمام عمر عیش وعشرت اور عدل و داد مین گذاری غدر
۱۸۵۷ء مین قلعہ نوگانوہ طیار کیا اور امداد سرکار انگریزی کو فوج طرف
آگرہ بھیجی تھی کہ اجمیرے پر ہاتھہ باغیان سے کام آئی بہت نقصان راج کا
اوس فوج کی تباہی سے وقوع مین آیا اور انتظام پرگنہ فیروزپور کو منشی امو جان
تعینات کئے گئے تھے سرکشی میوان سے انتظام ممکن نہوا اور بہت صرف
پڑا آخر وقت مین مہاراجہ صاحب بہادر نے مرض فالج سے بہت اذیت
اوٹھائی اور شعبدہ بازی مرزا اسفندیار بیگ سے باشتباہ کرنے
جادو کے ممن چاپک سوار اور بلدیو رجتیری و گنیش جیلیہ کو بلا وجہ قتل کرکھا
اور چند کس پر بیداد کی سمت ۱۹۱۴ مین بایام غدر نقد حیات کف اجل کو سونپکر
بیکنٹھہ باشی ہوئے ؎

درپیش سبکو یہہ سفرِ ناگزیر ہے
یکسان اسی سفر مین امیر و فقیر ہے

حال خیریت اشتمال مہاراجہ سوائی شیو دان سنگھہ بہادر دام اقبالہ

مہاراو راجہ سوائی شیو دان سنگھہ بہادر دام الله اقبالہم نے ساعت سعید سے

بھادون سدی چودس سمت ۱۹۰۱ مین بطن مہارانی صاحبہ معظمہ شاہ پورہ والی
سے شرف ولادت پاکر کنار دایہ کو زینت کو نین بخشی اور تیرہ ۱۳ برس
عہد شفقت مہاراج بنے سنگھہ جیومین پرورش پائی بعد بیکنٹھہ باشی ہونے
مہاراجہ بنے سنگھہ بہادر کے ساون بدی نومین سمت ۱۹۱۴ کو سریر حکومت
راج پر نزول اجلال فرمایا منشی اموجان اور مرزا اسفندیار بیگ عہدہ جات
دیوانی پر مامور وسرفراز تھے اور بوجہ رنجش باہمی ایک دوسرے کی بیخ کنی
کو موقع وقت دیکھتا تھا ایکدن موقع پاکر منشی اموجان مکان لکھے سنگھہ والا
کے جسمین مرزا رہتا تھا اپنی سکونت کو سائل ہوئے مہاراجہ صاحب بہادر
نے بنظر التفات استدعا اونکے قرین اجابت فرماکر مرزا کو حکم خالی
کردینے مکان کا دیدیا چند عرصہ مرزا نے لیت ولعل کی جب منشی
اموجان نہایت متقاضی ہوئے تو مرزا نے شعبدہ اوٹھایا کہ اموجان
وبرادران اوسکے قصد مسلمان کرنے مہاراجہ صاحب کا رکھتے ہین
اور ٹھاکران کو ایسا اغوا کیا کہ وہ بلا تحقیق وتصدیق شب کو مکانات
منشی اموجان وفضل اللہ خان وانعام اللہ خان پر چڑھگئے اور محمد نصیر
خلف فضل اللہ خان وعارف علی خدمتگار منشی اموجان کو قتل رکھا اور
بدر الدین چوبدار کو مجروح کیا منشی اموجان وفضل اللہ خان وانعام اللہ خان

نے بھاگ کر جانین اپنی بچائین تمام رات ہنگامہ برپا رہا صباح مہاراجہ
صاحب نے معرفت ریوت سنگھ ٹھاکر لاوہ والہ کے مفسدہ کرنیوالون
کو اس امر پر رضامند کیا کہ امو جان کو مع برادران و متعلقان اوسکے
دہلی کو جانے دین معترض نہون چنانچہ اوسی طرح عمل مین آیا اطلاع اس
وقوعہ کی پاکر نکس صاحب بہادر ایجنٹ بھرتپور الور مین تشریف لائے
اور بعد تحقیقات تقرر ایجنٹی کے صاحب ایجنٹ گورنر بہادر سے درخواست
رکھی بر طبق اوسکے سمت ۱۹۱۵ مین کپتان امپی صاحب بہادر ایجنٹ مقرر ہوئے
نظم و نسق ملک کا ایجنٹی کے تفویض مین آیا اسفندیار بیگ نکالا گیا کپتان
امپی صاحب بہادر نے ایسا اچھا انتظام کیا کہ تعریف نہین ہوسکتی من
ابتدائے سمت ۱۹۱۶ لغایت سمت ۱۹۱۸ بندوبست سہ سالہ مقرر رکھا بعد اختتام
اوسکے سمت ۱۹۱۹ سے لغایت سمت ۱۹۲۸ بندوبست دہ سالہ فرمایا موضع تولاہنڑی کا
اسی بندوبست مین پرگنہ پٹوکرہ سے اخراج ہوکر داخل پرگنہ تجارہ ہو گئے
زمیندار لوگ بندوبست سے آسودہ ہوگئے اور زر سرکاری بلا دقت
و غبن کے خزانہ مین جمع ہونے لگا لاکھ روپیہ پس انداز رکھکر خزانہ قلعہ مین
پہونچایا گیا اور تالاب وسیع متصلہ گھوڑا پھیر و نہر بند سیلی سیڈہ اور
مکان کچہریات بیرون دروازہ محل سرکاری و فرش بندی بازار و

وکوچہ ہائے شہر الور وشفاخانہ اور سڑک الور وتجارہ تعمیر اسپی صاحب بہادر
سے یادگار ہین اور شادی مہاراجہ صاحب بہادر بڑی دھوم دہام سے
جہالرا پاٹن مین بوقوع آئی بعد تبادلہ کپتان اسپی صاحب بہادر ہملٹن صاحب
بہادر رونق افروز ہوئے کوٹھی ایجنٹی کی ہملٹن صاحب بہادر کی بنائی ہوئی
ہے اسپر چند روز گذرے تھے کہ سمت ۱۹ مین مہاراجہ صاحب بہادر
کو اختیار ملگیا پنڈت روپ نراین صاحب کہ ممبر پنچایت تھے گرداور مقرر
کئے گئے اور پنڈت رام نراین صاحب بعہدہ ڈپٹی کلکٹری اور منشی رسنگ لال
صاحب منصری فوجداری پر بدستور مامور رہے مہاراجہ صاحب ہمیشہ
اجلاس فرماکر دادگستری کرتے تھے اسی اثنار مین بمقدمہ مقتولی میان جان
چابک سوار ایجنٹی برخاست ہوگئے حضرات دہلی کی کچھ روک ٹوک نرہی
ہرچند مہاراجہ صاحب عقل کامل سے بہرہ وافی رکھتے تھے اور دانشمندی
مین افلاطون کو درس حکمت دیتے تھے مگر آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے
صحبت ناقص نے مزاج کو جادۂ راستی سے منحرف کردیا لہو ولعب
کیطرف میلان طبع ہوا سمت ۱۹۲۲ مین مہاراجہ صاحب شاہ پورہ کو تشریف
لیجاتے تھے اثنار راہ مین ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر سے بعلاقہ
جے پور ملاقات ہوئی صاحب ممدوح نے سفارش ٹھاکر لکھدھیر سنگھ

صاحب فرمائی کہ انکو اپنے ساتھہ لیجاوٴ مہاراجہ صاحب بہادر نے پذیرا
رکھا بر آن ٹھاکر لکھدھیر سنگھہ نے جمعیت بہم پہنچا کر بلوہ آرائی علاقہ راج
پر کری پوشیدہ نرہے کہ ٹھاکر لکھدھیر سنگھہ مہاراجہ بنے سنگھہ بہادر
بیکنٹھہ باشی کے ہمزلف ہین اور ہنگامہ منشی اموجان ہین وہ شریک مرزا
اسفندیار بیگ تھے عہد ایجنٹی ہین کپتان امپی صاحب بہادر نے اونکو
افسر محکمہ پنچایت مقرر کیا تھا لیکن بنظر دور اندیشی وخوف سوے مزاجی
مہاراجہ صاحب بہادر سے وہ جے پور کو چلے گئے تھے تنخواہ مقررہ
پاتے تھے اور تدبیر صفائی رکھتے تھے جب کوئی صورت اوسکی برآمد
نہوئی تب وہ مرتکب ہنگامہ پردازی کے ہوئے پنڈت روپ نراین
صاحب سرگرم انتظام ہوئے مگر جبتک بندوبست قرار واقعی ہووے
ٹھاکر لکھدھیر سنگھہ نے قلعہ لالپورہ لے لیا لچھمن سنگھہ قلعہ دار قلعہ مذکور
کہ مرد مردانہ تھا حق نمک خواری کا جان اپنی دیکر ادا کر گیا بعد فتح قلعہ
لالپورہ کے نراین پور کو تاراج رکھا فوج سرکاری نے لڑ بھڑ کر
قلعہ لالپورہ چھوڑا لیا اور ایک لڑائی گھاٹہ باندرول پر ہوئی کہ بہت
آدمی مارے گئے بعدہٗ گولا کے پاس پر ٹھاکر لکھدھیر سنگھہ نے جنگ
مردانہ کیا اور سپاہ راج ہتیار چھوڑ کر بھاگ آئی اسی اثنا مین مہاراجہ

صاحب بہادر تشریف لے آئے پھر بخوبی انتظام ہو گیا کسی قدر اس

خرخشہ مین اصراف زیادہ ہوا کچھہ اخراجات فضولی آمدنی سے بڑھ گئے

خزانہ قلعہ کا روپیہ صرف مین آنے لگا خرچی کو گنج قارون بھی وفا

نہین کر سکتا چند عرصہ مین وہ بھی خرچ مین آیا ٭ شعر

براحوال آنکس ببابد گریست که آمد بود نوزده خرج بیست

پھر تو قرض پر نوبت پہنچی سمت ۱۹۳۵ مین کفایت خرچ کو تخفیف کی گئی

تنخواہ ملازمان کو گھٹایا چندہ بند کیا گیا خیرات یک قلم موقوف ہوئی

اکثر جاگیرات کی ضبطی عمل مین آئی مگر اس سے کیا ہوتا تھا کہ مصارف بیجا

برسر ترقی رہے چنانچہ بوڈی گارڈ اور رجمنٹ کے بھرے جانے سے

اور بھی صرف انتہا زیادتی کو پہنچا پنڈت روپ نراین صاحب یہ حال

دیکھکر کنارہ کش ہوئے عہدہ گرد آوری پر منشی رشک لال جیو اور

فوجداری پر شیخ عبدالرحیم اور ڈپٹی کلکٹری پر شاد علی بیگ سرفراز

کئے گئے منشی رشک لال صاحب نے بڑے جوڑ توڑ سے انصرام

اخراجات انجام دیا اور نیکنام رہے اسی ضمن مین بار داری نہال امید

مہارانی جہانی جی صاحبہ سے غنچہ خاطر ہر کہ و مہ کو اہتزاز نسیم شادمانی نے

شگفتگی بخشی اونگلیون پر دن شمار ہونے لگے بعد مدت معہودہ گوہر شب چراغ

سروری وجہانداری یعنی سری مہاراج کنور صاحب صدف بطن سے بانہزاران
انوار و بخت بلند رونق افروز آغوش شہود ہوئے خوشی نے ادنی و اعلی
کا دماغ انتعاش دوبالا کیا مہارا اور راجہ صاحب فرط انشاط سے پیراہن مین
نہ سماتے تھے اور دریا دلی جبلی سے دست داد و دہش کھولا غریبون کو
تونگر کر دیا دعوتہاے طعام گوناگون کا سفرہ عام بچھایا سنا ہے کہ
ہندوان کو شیرنی انواع و اقسام دی گئی اور مسلمانون کو بائیس طرح کا
کہانا کہانی مین آیا اور محل مین چار جگہ محفلین رقص کی برپا تھین بہر دن
باقی رہے سے صبح تک ناچ بند نہوتا تھا جسکا جی چاہے بے تکلف دیکھے
اور جلسہ روشنی کیواسطے محل سے تا موتی ڈونگری دورویہ ٹٹیان نصب
ہوگئین اور مقابل موتی ڈونگری اور برابر کمیٹی باغ کے نقارخانہ چوبی کپڑے
سے منڈھے کہ نقش و نگار سے نگارخانہ چین کا تماشا دکھاتے تھے بنائے
گئے یہہ طیاری ہو رہی تھی کہ بوجہ قصد رونق افروزی ہند شاہزادہ
صاحب ڈیوک آف ایڈن براحسب الطلب مہاراجہ صاحب بہادر کلکتہ تشریف
لیگئے خزانہ پہلے ہی خالی ہو چکا تھا وام سے کام چلتا تھا وہین ملاقات
مہاراجہ صاحب بہادر علو ہمت شاہزادہ صاحب بہادر سے مستدعی سیر
ولایت کا رفواح الور ہوئے اور استرضا پاکر معاودت فرمائی جلسہ کی طیاری

ہونے لگے بعد سیر ڈیگ کے شاہزادہ صاحب بہادر موضع سالپور مین شب باش
رہ اول سیلی سیدہ تشریف لائے وہانکے تماشا اور شکار شیر سے فراغ
پاکر رونق افزاے الور ہوئے پہلے دن لوہے روغن سے متنفر ہوکر روشنی
بندکرادی روز دوم موتی ڈونگری سے تا محل اور بالاے قلعہ روشنی
چراغان کی جو کیفیت وقوع مین آئی تحریر نہین ہوسکتی دامن سواد الور رشک
افزاے چرخ چنبر تھا گردون تماشاے کثرت چراغان سے سرگردان
انجم اپنی قلت پر ندامت سے حیران سر ہر شمع رونق تجلے کی دھوم پروانون
کی طرح آدمیون کا ہجوم سڑک کو پرتو نجوم سراج نے وہ نموداری دی کہ
کہکشان فلک کو شرمساری تھی نقارخانون مین کوس کی سوز انگیزی
گوش فلک تک بلند رقص و نواے مہرویون سے زہرہ کا دم بند تھا محل کی
آرایش قابل ستایش تھی ہر مکان شیشہ آلات سے سجا آئینہ بندی خوشنما
سے اندر کے اکھاڑہ کا سامان نظر آتا تھا پھر رات گئے شاہزادہ صاحب
بہادر دعوت کھانیکو محل مین رونق بخش ہوئے مہاراجہ صاحب بہادر نے
نذرانواع اقسام نفیسہ پیش کئے ازانجملہ تلوار عجیبہ ساخت شیخ ابراہیم شمشیر ساز
بھی تھی جسکی گل کاری دو رویہ اور جال کمر مین موج دریا کی طرح
ہوتی روان تھے بعد تناول طعام رقص و نواے نازنینان کبک خرام سے

خط اوٹھایا پر تماشاے آتشبازی کی کیفیت غریبہ مشاہدہ فرماکر خیام فلک
احترام کو چلے آئے صباح کوچ ہوگیا بڑودہ میوین مقام کرکے شاہزادہ
صاحب بہادر تشریف لیگئے مہاراج صاحب بہادر واپس آکر جلسہ مین کہ جسکا جملہ
سامان مہیا تھا مصروف ہوئے وہ کہ اس اصراف مین تنخواہ فوج چڑھ
گئی تھی اور ملازمان جنگی تکلیف پاتے تھے بران رسالہ والون نے ایک
روز واسطے تنخواہ کے عرض کی مہاراجہ صاحب بہادر یقین اونکی سرکشی پر لیگئے
اور جملہ رسالہ جات کو برطرف رکھا ٹھاکر منگل سنگھ رئیس گڑھی اور دیگر
ٹھاکران جنکی جاگیر ضبط ہوگئی تھی پہلے ہی سے کشیدہ ہورہے تھے
سفر ولی بارگیران کو لطیفہ غیبی سمجھے اور باہم اتفاق سے ایکدل ہوگئے یہہ
حال دیکھکر برانگیختگی جواہر سنگھ ٹھاکر کھڑلی سے تمامی ٹھاکران کہ دغدغہ
ضبطی جاگیرات خودہا سے اندیشہ مند تھے اور مہاراجہ صاحب بہادر سے
کشیدہ خاطر ہورہے تھے اونسے متفق ہوئے اور سب نے بلوہ آرائی
پیش نہاد رکھی بدریافت اسکے کپتان جی بلیر صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ
ایجنٹی راجپوتانہ شرقی رونق افروز ہوئے اور بمقام راجگڑہ ٹھاکران کو
جمع کرکے طرح صفائی ڈالی لیکن مہاراجہ صاحب بہادر فہمایش صاحب ممدوح کو خیال
مین نہ لائے مجبور کپتان جی بلیر صاحب واپس گئے اور ٹھاکران نے حصول

مطالب دلی کو دست تظلم بڑھایا اور غارت گری پیش نہاد رکھی اونکی دست درازی
سے اودھر جہاز ملک کا تباہی مین تھا ادہر خوشی کے چہچہے ہو رہے تھے
موتی ڈونگری مین اجتماع ارباب نشاط بھا شام سے صبح تک اور صبح سے تا
شام ناچ و رنگ کے چرچے تھے یا روشنی اور آتشبازی کا تماشا ہرچند
خیر خواہان سرکار نے واسطے انتظام فتنہ مفسدین کے عرض رکھا مگر
اراکین بدخواہ نے کہ موںہہ لگے ہوئے تھے ہرگز مہاراجہ صاحب بہادر کو
اوس طرف متوجہ ہونے دیا بلکہ تخویف دہ ہوئی کہ فساد کرنے سے
ٹونک کا سا حال ہو جائیگا سچ ہے تجربہ کاری بھی کچھہ چیز ہے امور ریاست
کی سرانجام دہی آسان نہین مہمات ملکی کا انصرام وہی شخص کر سکتا ہے جو
آزمودہ کار ہو اسکام کو ہر وقت نرمی زیب نہین دیتی ریاست کو سیاست
درکار ہے بعض اوقات کام جہانداری کا بردباری اور دانائی سے
نظام پاتا ہے کبھی واسطے اوسکے دلیری و مردانگی ضرور ہی ہوتی ہے
چنانچہ حضرت سعدی صاحب فرماتے ہین + شعر

نہ ہر جاے مرکب توان تاختن ۔ کہ جاہا سپر باید انداختن

جو عقل کاردانی سے بہرہ رکھتے ہین موقع پر جہالت سے بھی کبھی نہین
چوکتے اور اس قول پر عمل رکھتے ہین ۵ کارے کہ بصلح برنیاید +

دیوانگئے درو بیاید + یہان شیخ ابراہیم سوداگر اور شیخ عبدالرحیم
اور شمشاد علی بیگ مدار المہام تھے کہ عمر بھر اُنھون نے کبھی نوکری تک
بھی نہین کی تھی وہ کہان اور امر خطیر مہمات ریاست کہان +

قابل دولت نبود ہر سرے ۔۔۔ بار مسیحا نکشد ہر خرے

پھر وہ مادہ اس کام کا کہان سے لاتے بُزدلی نکرتے تو کیا کرتے
زبانی جمع خرچ سے مہاراجہ صاحب کو سبز باغ دکھاتے رہے کہ آپ چپ بیٹھے
رہین دیکھیے کیا ہوتا ہے مفسدون کی بیخ بنیاد کندہ کر کے پھینکدیتے
مین اور عورتون کی طرح خدمت حکام والا مین گریہ و بکا پیش رکھا بر ان
جناب مستطاب مسٹر طامس کیڈل صاحب بہادر ولیی دام اقبالہم
انسداد شر و فساد کو متعین ہوئے جناب ممدوح رونق افروز ہوتے ہی اپنی
دانائی و ذکا سے مغز سخن کو پہنچ گئے اور فہمایش مہاراجہ صاحب بہادر مین
کوئی دقیقہ باقی نرکھا لیکن یار لوگون نے بخیال کاسد بازاری اپنی کے راہ
راستی پر ہونے ہی ندیا صاحب والاشان نے مجبور بطور خود طرف انتظام
کے توجہ رکھی اول جلب کو جو سال بھر سے تھا مسدود کر دیا بعدش حرمٹ
بوڈی گارڈ کو موقوف فرمایا اور کمی اخراجات غیر واجب اور ادائے قرضہ
و تنخواہ ملازمان پر میل کیا یہہ حال دیکھکر شیخ عبدالرحیم و ابراہیم سوداگر

وشمشاد علی بیگ خوف مواخذہ تصرف خود بلسے گبہرائے ابراہیم سوداگر تو چلدئے شیخ عبدالرحیم اور شمشاد علی بیگ مستعفی ہو کر جانے کو تہے کہ حال اونکا ظاہر ہوگیا مگر واہ ری مروت وچشم پوشی مہاراجہ صاحب بہادر کہ اونکے اعمال پر ذرہ خیال نفرمایا اور مواخذہ سے اونکو بری کراکے با آبرو جانے دیا اور اپنی بے اختیاری باعث اونکے گوارا کی اسی صورت سے ٹہاکران نے شاہد مراد کو ہم آغوش پاکر اتفاق رکہا کہ بجاے مہاراجہ صاحب بہادر مہاراج کنوار شیو پرتاب سنگہہ جیو کو مسند نشین ریاست کرین غالبًا تیر تدبیر اونکا آماج تمنا پر پہنچتا مگر مشیت ازلی سے چارہ نہین چندروز نگذرے تہے کہ نخل حیات اوس گل رعنا چمن سروری کا تہہ تیشہ قضا ہوا ایک عالم بلبل کی طرح نوحہ خوان تہا مہارانی صاحبہ نے سوز نہان اوس سرو بستان خوبی مین قمری وار طوق رنج والم گردن جان مین ڈالا اور چندروز پیچہے ہوائے محبت طوطی شکر خوار احودین باز و مرغ روح کے طرف روضہ جاوید کے کہولے مہاراجہ صاحب بہادر کو قلق پر قلق تہا خدا دشمن کو ندکہائے اوس سے افاقہ نہ پایا تہا کہ حکم تقرر ایجنٹی آگیا مہاراجہ صاحب بہادر بے اختیار محض ہو بیٹہے اور کاروبار ریاست نے پہر ایجنٹی سے نظام پایا صرف کمپنی باغ تعمیرات مہاراجہ صاحب سے ہے کہ چندہ سے بنایا گیا

ہے اور جل محل بند سیلی سیڈہ اور رہند رہنارس کی تعمیر شروع کی تھی
مگر یہہ دونون مقام ناتمام رہے ✤

ذکر انتظام جناب فیضماب مسٹر طامس کیڈل صاحب بہادر ویسی

جناب فیضماب مسٹر طامس کیڈل صاحب بہادر ویسی کے تشریف لاتے ہی
دست مفسدہ کوتاہ ہوگیا تھا مگر صفائی ٹھاکران وجناب مہاراجہ صاحب بہادر
کی گرہ کشائی جو خلل اندازی شیخ عبدالرحیم سے ممکن نہ ہوئی اور حالات
مذموم اظہر من الشمس سے صورت خرابی ریاست نظر آئی بران صاحب والاشان
نے سرپرستی حاکمانہ فرمائی اور طرف انتظام کے باختیار خود توجہ رکھی چنانچہ
واسطے انسداد خرچ بیجا کے خزانہ جات تحصیلات صدر کو ممانعت قطعی کی
کہ بغیر اجازت ہمارے کسیکے حکم سے یک حبہ ندیا جاوے اور دس لاکھ روپیہ
بینک سرکار انگریزی سے پانچ آنے سیکڑہ سود پر اور ڈیڑہ لاکھ روپیہ سیٹھ جی
متھرا سے قرض لیکر تنخواہ ملازمان تقسیم فرمائی اور بوڈی گارڈ ورجمٹ
وشودان پلٹن کو جو نئی بھرتی سے تھی اور رنڈیون بھڑوون وغیرہ فضول
آدمیون کو موقوف کرکے دادرسی رعایا پر توجہ رکھی پرگنات بانسور وتھانہ غازی
وپرتاب گڑہ وراج گڑہ ولچھمن گڑہ وکٹومر مین جس جس کی غارتگری
ہوئی تھی راضی نامہ جات اونکے مفسدون سے کرائے گئے اسی اثنار

مین بعد اختتام سنہ ۱۸۸۱ء حکم تقرر ایجنٹی نافذ فرمایا گیا اور صاحب بہادر ممدوح
پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے پھر تو انتظام نے وہ رونق پائی کہ دیدہ ہے نہ شنید
ہے مصارف جناب مہاراجہ صاحب بہادر کو پندرہ ہزار روپیہ ماہوار مقرر
کردئے اور ہر ایک کارخانہ سے صرف زاید مسدود ہوا جاگیرات معافیات
وخیرات قدیمی کہ عہد جناب مہاراجہ صاحب بنے سنگھ جیو بہادر بیکنٹھ باشی سے
عطا ولجرا تھے واگذاشت ہوئے تنخواہ ملازمان بقدر واجب بڑھائی گئی اور
تحصیل ٹپوکرہ و ماندھن و پرتاب گڑہ وجیند ولی و بہادر پور کو شکست رکھکر
شامل دیگر تحصیلات کے فرمایا اور تخفیف واجب سے لاکھون روپیہ کی بچت
نکالی اور اوس سے قرضہ راج کو کہ قریب سولہ لاکھ روپیہ کے تھا ادا کردیا
خدا تعالی کو اسلوبی مگر اس ریاست کی منظور تھی کہ ایسا حاکم منتظم و مدبر یہان
کا ناظم ہوا ورنہ تباہی اس ریاست مین کچھ باقی نہ تھا یقین کہ ابتک تمامی پرگنات
ساہوان قرضخواہان کے رہن ہوگئے ہوتے دیکھو انتظام کے یہہ معنی ہین
کہ وہی آمدنی ہے خرچ واجب مین کوتاہی نہین ہوئی اور سب قرض ادا ہوگیا
بلکہ لاکھون روپیہ اب خزانہ مین موجود ملازمان ماہ بماہ مواجب پاتے ہین
کارخانجات مین بکمال رونق وافزایش ہے ترقی علم وسوداگری کو مدرسہ
وکٹرہ اور رفاہ بیماران کو ہسپتال بیرون لال دروازہ شہر الور کے طیار ہوگیا ہے

اور آرام مسافرون کے لئے سڑک بھرت پور پختہ بن رہی ہے اور الور
سے کشنگڈہ ہو کر تجارہ کو ایک سڑک بنائی جاتی ہے کہ سڑک فیروزپور جھرکہ
سے ملجاویگی اور کشنگڈہ سے ایک ٹکڑہ اوس سڑک کہ اسٹیشن ریل واقع
ہرسولی تک بنیگا کہ مال سوداگران تجارہ و فیروزپور بلا دقت ریل تک
پہونچ جایا کرے اور بیشی آمدنی خراج ملک و آسودگی زمینداران کو بند و بست
قانون نہم باہتمام جناب مسٹر پالٹ صاحب بہادر جاری ہے رعایا
پنجۂ ظلم و ستم سے آسودہ اور شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین
اور واسطے اسلوبی اجراء کار و رفع تکلیف کس و ناکس کو اختیارات
دیوانی و فوجداری و سرسری تحصیلدارون کو تفویض کئے گئے اور یکم ستمبر
۱۸۷۳ء سے نزول بھی تعلق تحصیلات کیا گیا اور گز تین فٹا اور سیر
پچیس ٹکے بھر کا جاری ہوا پہلے اس سے گز ایک گرہ بڑا تھا اور سیر دو فلوس
زیادہ اور انتظام ڈاک ایسا اچھا فرمایا گیا کہ ڈاک علاقہ کی جو تین دن مین الور
پہنچتی تھی نیمروزہ پہنچتی ہے اور جو تجویز لئے جانے محصول خط فرمائی گئی
ہے ذریعہ اوسکے چند روز مین آمدنی محصول خرچ ڈاک سے بڑہ جاویگی
اور بہت کفایت راج ہوگی الغرض جناب صاحب بہادر محتشم الیہ شبانہ روز
طرف آسودگی عامہ خلائق و ترقی راج کے ہمہ تن مصروف ہین حضور گورنمنٹ

ہند جسقدر کارگذاری جناب صاحب بہادر کی داد دین لایق ہے الٰہی ایسے حاکم قدردان اور دادگر کو تادیر باسلامت رکھے اور مراتب اعلیٰ پر فایز کرے آمین ✝

خاتمہ کتاب مشتمل باحوال متفرق ہاے جغرافیہ

ناظرین باتمکین اس کتاب کو واضح و لایح ہووے کہ تاریخ کے لغوی معنی پیدا کرنے کسی چیز کے ہین اور اصطلاح مین یقین کھنے مدت کسی امر عظیم قدیم مشہورہ کو تاریخ کہتے ہین اور جغرافیہ وہ علم ہے کہ جس سے علم ہیئت ارض و اشکال اقالیم جانتے ہین دریں صورت فرق بین تاریخ و جغرافیہ کا عیان و آشکار چنانچہ ساتھ اس فصل کے اشتراک دونون کا ہو نہین سکتا اور یہہ کتاب نسخہ تاریخ ہے جغرافیہ کا اوسمین درج ہونا روا نہین لیکن وہ کہ احوال متعلق تاریخ اختتام کو پہنچا اور فایدہ عام پیش نہاد مولف ہے بران واسطے سیر نظارگیان اس گلشن فیض کے حالات متعلقہ جغرافیہ بھی کہ اہم مضمون تاریخ ہین جدا گانہ خاتمہ کتاب مین بصفحہ ترقیم پوشیدہ نرہے کہ قصبہ تجارہ الور سے طرف شمال کے بفاصلہ تیس میل واقع ہے اور آبادی اوسکی شرقاً غرباً طویل بہت ہے عرض اوسکا کم اور ...
الـ ... گھر پختہ خام اور ... دوکانات واقع اور ... ہزار آدمی سکونت پذیر اور بجز کھتری وجاٹ وڈھوسر وکشمیری کے جملہ قوم رہتی

ہین اور ہر فریق ہنود کے اقسام مختلف مہاجنان کی چھہ قسم ہین اگروال اوسوال سراوگی کھنڈیل وال ماہور دسی اور مہاجنان اگروال کے اوسے گوت ہین اومین سات گوت والے کہ مسکن گزین تفصیل اونکی یہہ ہے گرگ گویل بانسل سینگل ہتل کاسم منگل اور سراوگی و کھنڈیل وال و دسی اگروالون سے نکلے ہین جو کوئی جین مت رکھتا ہے اور پرستش پارسناتھہ ونیم ناتھہ ومہابیر سامی کرتا ہے وہ سراوگیون مین داخل ہے اور تفریق کھنڈیل والون کی یہہ وجہ ہے کہ جو اگروال ہم گوت ہین باہم شادی نہین کرتے برخلاف اوسکے سابق مین کسی شخص نے اپنے گوت مین شادی کرلی تھی اس باعث اگروالون سے اوسکا اخراج ہوکر کھنڈیل وال لقب ہوگیا اور دسی نصفی کو کہتے ہین اگروال نے خلاف رسم ازدواج کوئی عورت گھر مین ڈال لی تھی اوسکی اولاد یہی قرار پاکر دسی مشہور ہوگئے اور گوت سراوگیون وکھنڈیل والون و دسون کے مثل اگروالون کے ہین اور سنہل والون کا ایک گھر رہتا ہے اور ماہوراباو کے گوت حسب ذیل ہین مہاونی کھچلیا سلیٹ وال بیت پوریہ منڈلس منڈیکا بچلس ملیا برہمنان باشندگان تجارہ بھی چھہ قسم کے ہین گوڑ پاریکھہ چوراسیہ سناوڑ بڑہ گوجر مہابرہمن اور کاتھہ

صرف ماتھر یہان ہین لیکن باہم اونمین بھی تفریق ہے ایک بیسی کہلاتے ہین
اور دوسرے دسی وتیسرے بتالیسی اور قانون گوئی بھی کایتھون کی
ہے لالہ پیارے لال عمدہ قانون گوئی پر مامور پندرہ روپے ماہوار تنخواہ کے
اونکو ملتے ہین علی ہذا ہر ایک فرقہ وگوت جداگانہ رکھتا ہے سراوگیون مین
بلی رام ڈالو رام وتھانا اور راگر والون مین شادی رام وتیجا و ماہور ونمین موتی رام
ساہوان ہین تحفہ جات تجارہ سے ایک مٹی ہے کہ بہت خوشبو دار ہوتی
ہے دومی مرچ سرخ کہ وہ بھی بہ نسبت دیگر جگہہ کے بہتر ہے سومی کاغذ
سفید دیسی اچھا بنتا ہے اور رتنا جٹہ جوتا ہر قسم کا اچھا بناتا ہے مگر ساتھہ
اس کاری گری کے جھوٹا بھی نہایت درجہ کا ہے اور بہاری نجار
بھی بہت دستکار ہے اور درویشون ہین میان سلام اللہ شاہ صاحب
یہان غنیمت ہین کہ تھوڑی عمر مین نہایت متقی اور بااوقات ہین اَلْوَلَدُ سِرٌّ
لِاَبِیْہٖ کیونکہ اونکے باپ میان روح اللہ شاہ صاحب اور دادا
محمد یونس صاحب اور بڑ دادا محمد شعیب صاحب کامل ترین سے ہوئے
ہین اور حکیم نور بخش حکمت مین لایق و فایق ہین رعایاے علاقہ کو اونسے
بڑی تقویت ہے چند دیہات سے وہ تنخواہ پاتے ہین رفاہ عام
اونکی ذات سے متصور اور بشنونکو طرف رونق مذہب کے توجہ نہین ہے

ہرچند گیارہ مندر اونکے بنے ہوئے ہین مگر کوئی ایسا مندر نہین کہ عمارت
عمدہ سے شمار کیا جاوے البتہ سراوگی شوکت لپنے دین کے زرخواہ بسے
مہمان سرا شہر مین اونکا مندر بہت نادر بنا ہوا ہے کہ ۱۹۵۵ سمت مین دولترام
وغیرہ نے بنایا تھا ہمیشہ مدد اوسکی جاری رہتی ہے اندر سے تمام مکان
مطلا ہے اور معابد مسلمانون سے گیارہ مسجدین طیار ہین ازانجملہ مسجد
واقع تحصیل تعمیر ۱۲۳۰ھ ہجری ہے چودھری ہدایت خان نے اوسکو بنایا
تھا اور مفاد عام خلایق کو ہسپتال اور مدرسہ انگریزی و فارسی و ہندی
راج ہے اور ڈاکخانہ سرکار ابد قرار انگریزی سے مقرر اور آب و ہوا
تجارہ کی عمدگی مین معروف و مشہور ہے باغات کی کثرت سے نواے تجارہ
سرسبز ہے جانب مشرق اور شمال مین اراضی زرعی بہت خراب کہ روہیاٹ
سے تمام زمین کٹ گئی ہے غرب اور جنوب مین سطح زمین ہموار ہے اور
اجناس فصلین کی اوسمین پیداوار زمینداری خاص تجارہ مین نصف کے
مالی اور ایک چوتھائی کے میوا اور ایک چوتھائی کے خانزادہ حصہ دار
خانزادہا کے حصہ چہارمی مین شمشیر خان اور آبدار خان لمبردار مقرر اور
مالی و میوا اپنے حصہ جات کے مالگذار اور رسالہ لعـم متعلقہ پرگنہ
تجارہ مین ایکسو چھہ گاؤن اصلی ہین اور دلــم داخلی منجملہ دیہات اصلی

کے تین گانؤن معافی کے ہین باقی خالصہ تفصیل دیہات معافی یہہ ہے
ابراہیم پور چہپٹ و حسن پور بارہ و گکرالی چنانچہ حال حسن پور بارہ کا
سابق تحریر ہو چکا موضع ابراہیم پور چہپٹ عہد مرہٹون سے بنام گلزار شاہ
فقیر تکیہ بلڑیہ کی معاف ہے اور موضع گکرالی مہاراج صاحب بختاور سنگھ
جیو نے پنتھہ دیوانند کو مرحمت فرمایا تھا اور دیہات خالصہ سے پانچ
گانؤن مفصلہ ذیل کلان ہین شاہ آباد ایسرودہ بھڈوسی جیرولی
بگلی اور شاہ آباد قصبہ لکھا جاتا ہے دیگر دیہات ہین اور سابق
مین شاہ آباد ساتھہ اسم سیملی کے موسوم تھا کہ ہنوز معروف ہے
او قبل نامزد ہوئے شاہ آباد کے سیملی مین دو پٹی تھی ایک اخنو کی
دوسری چھتو کی اور زمیندار اوسکے قوم سائنی تھے عہد مین شاہ جہان
بادشاہ کے فیروز خان خانزادہ نے اقتدار حاصل کر کے خطاب نوابی
پایا اور سیملی کو جاگیر مین لیکر بنا سے آبادی بطور خود ڈالی اور نام اوسکا قصبہ
شاہ آباد رکھا یہہ قصبہ تجارہ سے بفاصلہ تین میل طرف مغرب کی ہے
جا ۔۔۔ گھر اور ۔۔۔ دوکان اوسمین ہین اور ۔۔۔ آدمی اور آٹھہ باغ
نصب اور ۔۔۔ دہنہ چاہ جاری اور پرگنہ تجارہ کی جمیع مالگذاری تعداد
۔۔۔ روپیہ کی ہے تفصیل دیہات اصلی و داخلی مع حال زمینداری و

نمبر	نام موضع اصلی	نام موضع داخلی	قوم بسوہ داران	تعداد رقبہ
۶۰	رام نگر	•	میو فقیر برہمن	الـــ ماسمعکر ۱۶ بسوہ
۶۱	راے پور	•	میو	الـــ ماسمعکر ۱ بسوہ
۶۲	ریہانہ	پاوٹی ٹانگ ہیڑی بیروکی	میو	الـــ معکر ۱۱ بسوہ
۶۳	قصبہ شاہ آباد	پھرنار اٹرکی پلاسی میناکا ماجرا دولکیلی چھتوکی پھرنارا کانکر موڑہ میناکی تصیلاد ناویاکی	خانزادہ	سمـــ لماسمعکر ۱ بسوہ
۶۴	شہامت نگر	•	خانزادہ	سماعہ ۹ بسوہ
۶۵	سرولی خورد	گھونسلا گھونسلی	میو	الـــ لماموکر ۱۱ بسوہ
۶۶	سرولی کلان	النا کا	میو	الـــ ماکر ۹ بسوہ
۶۷	سالاہیڑہ	نانگل	ٹھاکر	الـــ حاوکر ۱۰ بسوہ
۶۸	سرہیٹہ	دھولی وانت	میو	الـــ لماموکر
۶۹	سرکن پور	•	اہیر	ماسکر ۴ بسوہ
۷۰	سالارپور	•	میو	مالللکر ۴ بسوہ
۷۱	سوراواس	•	خانزادہ	ماسکر ۵ بسوہ

نمبر	نام موضع اصلی	نام دیہات داخلی	قوم بسوہ داران	تعداد رقبہ
٧٢	بارکہ	سیدپور	کائتھ ثانی	لمالعہ
٧٣	شیخپور جیٹ	.	میو	حالعہ ٩ بسوہ
٧٤	شیخپور اہیر	.	میو	حاللعہ ٨ بسوہ
٧٥	علاول پور	.	میو برہمن	سمالعہ ٧ بسوہ
٧٦	کھر کھڑی	باڑہ احمد	میو	لمالعہ ٩ بسوہ
٧٧	کلتا جپور	.	میو	لالعہ ٧ بسوہ
٧٨	کالیاکی	.	خانزادہ	اسمالعہ ١٣ بسوہ
٧٩	کلکالون	ببئی	خانزادہ	الف اسمالعہ ٤ بسوہ
٨٠	گیل پور	عالم پور شمس پور	اہیر میو	سمالعہ ٤ بسوہ
٨١	لگرالی	.	اہیر	معافی
٨٢	گیدھرکا	.	خانزادہ	اسمالعہ ١٠ بسوہ
٨٣	گوٹھرہ	گوٹڑی	اہیر	الف حالعہ ٥ بسوہ
٨٤	گوتولی	ساتولا کا دھاسی کا مغولا کا تولاہڑی	خانزادہ	سملالعہ ٤ بسوہ
٨٥	گھمن کھر	.	گوجر	الف کمالعہ ٧ بسوہ

نمبر	نام موضع اصلی	نام دیہات داخلی	قوم بسوہ داران	تعداد رقبہ
٨٦	گول	بالیاکی	میو	المالوکے ۸ بسوہ
٨٧	لوہادیرہ	شکرپور	اہیر میو	الاسمامہ کے ۱۴ بسوہ
٨٨	لادھاواڑہ	۰	گوجر	حالکے ۱۷ بسوہ
٨٩	لپالہ	۰	میو	الکے ۹ بسوہ
٩٠	مونسی پور	۰	خانزادہ	سمامکے ۳ بسوہ
٩١	ملک پوری	اولنخانکا	میو	لالوکے ۱۹ بسوہ
٩٢	ماجری گوجر	۰	گوجر	الکمکان ۴ بسوہ
٩٣	مالیرجبٹ	انبی واس کاسنبل جھارٹی	میو جاٹ	سمحامکے ۱۳ بسوہ
٩٤	مراد ہاس	۰	فقیر میو	سماملکے ۱۳ بسوہ
٩٥	منڈہ	اسراجکا	سید	الکمکے ۱۷ بسوہ
٩٦	محسم پور	۰	اہیر میو	الکے ۱۶ بسوہ
٩٧	ماجرہ پیلی کا	۰	میو	سماعکے ۱ بسوہ
٩٨	ماجرہ جھنا کا	۰	اہیر	اسمامکے ۱۵ بسوہ
٩٩	منڈانہ	برآمدکا	ٹھاکر	اللامکے ۱۸ بسوہ
١٠٠	نورنگ آباد	۰	خانزادہ اہیر	سالکے ۱۶ بسوہ

زمینداران سے درو کرایا جاتا ہے چُنی لال ولد رام بخش مہاجن ساکن تجارہ
متصدی روندہ ہے اور سنہ ١٨٦١ء سے پرگنہ ٹپوکرہ بھی شامل تحصیل
تجارہ ہے تحصیل ٹپوکرہ شکست ہوگئی صرف ایک پیشکار وہان رہتا ہے
اور تھانہ قایم پہلے اس سے شروع سلطنت شاہ عالم بادشاہ تک قصبہ
اندور ساتھ نام پرگنہ کے نامزد تھا ہنگام تزلزل سلطنت سمت ١٨١٤ مین
مرہٹہ قابض ہوگئے تھے جب نجف قلیخان نے زور کیا اور انتظام مرہٹون
مین تخلل واقع ہوا میوان نے سرکشی اختیار کی اور قصبہ اندور کو تخت وتاراج
رکھا سمت ١٨٣١ مین بعہد دخیل کاری نواب نجف قلیخان موضع جھوانہ مین تحصیل
قایم کی گئی اور پٹہ جھوانہ بجاے پرگنہ اندور رکھا جانے لگا سمت ١٨٤٥ مین راو
گھاسیڑہ والہ پٹہ جھوانہ پر متصرف ہوگیا آٹھ برس اوسکی عملداری رہی سمت ١٨٥٢
مین جاٹون اور راو گھاسیڑہ کے باہم لڑائی ہوئی میوان نے اونکو سرگرم
کارزار دیکھکر میدان خالی پایا اور جھوانہ کو غارت رکھا بعد فتح یابی جاٹون
نے ٹپوکرہ کو پرگنہ قرار دیا اور تحصیل بمقام ٹپوکرہ مقرر کی قصبہ ٹپوکرہ
تجارہ سے طرف شمال کے بفاصلہ بارہ میل ہے سمت ١٧٠١ مین ٹھاکر
بھیم سنگھ نروکہ ساکن گڑھی نے اوسکو آباد کیا تھا وہ کہ وقت آبادی
ٹیرہ یا ڈالکر مردمان وہان آباد ہوئے اسوجہ سے عوام الناس اوسکو

ٹپرپا گھٹتے رہے شدہ شدہ ٹپرپا کا ٹپوکرہ نامزد ہوگیا گڑھی ٹپوکرہ
جسمین تحصیل ہے ٹھاکر بھیم سنگھ نے بنائی ہے سمت ۱۸۵۹ مین اہیرون نے
پرگنہ ٹپوکرہ سرکار جاٹ سے ٹھیکہ لے لیا تھا تین برس اونکے ٹھیکہ مین رہا
بعدش عملداری راج الور ہوگئی کہ حال اوسکا مہاراجہ بختاورسنگھ جیو سے
عیان خاص قصبہ ٹپوکرہ مین پانسو چھیاسٹھ گھر اور لالف آدمی اور زمینداری
مہاجنان گوجران کی ہے دوسو چھہ گانون اس پرگنہ مین ہین اونمین سے
لعے گانون اصلی ہین اور رسالہ عہ م داخلی اور دیہات کلان پرگنہ ٹپوکرہ
حسب ذیل ہین جھوانہ ملکپور ترک سارین کلان مہسرہ اور موضع
دھولی پہاڑی و موضع گند ھولہ مین مکانات بنائے ہوئے خواجہ سرایان
بادشاہی کے بہت عمدہ ہین یہہ دریافت نہین ہوتا کہ وہ کس عہد مین
بنائے گئے اور پرگنہ ٹپوکرہ مین للوبالوے آدمی شمار ہوئے ہین زمیندارہ
میوان کا اس علاقہ مین زیادہ ہے تین گانون خانزادون کے ہین
اور ڈھائی ٹھاکران کے اور جاگیر و معافی کا کوئی گانون پرگنہ ٹپوکرہ
مین نہین مع دیہات پرگنہ ٹپوکرہ دوسو ایک گانون اصلی تحصیل تجارہ
کے متعلق اور ایک لاکھ للولامعہ روپیہ کی جمع سالانہ ہے جو دیہات
کہ قصبہ تجارہ و ٹپوکرہ کی جانب مشرق ہین زمین اونکی اکثر ناقص ہے

رو پہاڑ نے بہت زمین کو کاٹ دیا ہے اور جو باقی اوسمین ریت کی کثرت
ہے باجرہ موٹھہ گوار کی اوسمین پیداوار ہوتی ہے اور جو دیہات کہ
طرف شمال و غرب کے ہین زمین اونکی دومٹ مٹیار ہے اور تمام سطح
زمین ہموار ہے فصلین کی وہان پیدائش اور چاہات و بندات سے
آبپاشی ہوتی ہے تفصیل بندات یہہ ہے بندات پرگنہ تجارہ یہہ ہین بند
قلعہ سید پور بار کہ بھنڈوسی وغیرہ جلالپور رام باس نیلی ڈوڈھانہ
چانونڈی کلان پاٹن بندات پرگنہ ٹپوکرہ حسب ذیل نوگانوہ املاکی
اور علاقہ تجارہ مین کان کسی قسم کی نہین خاص تجارہ مین جانب مشرق
ایک فرلانگ کے فاصلہ پر چند ٹیکرہ ہین وہان سے برسات مین مردمان
کو ڈیلہ لوبان کے ملتے ہین نہین معلوم کہ کوئی کان ہے یا دفینہ ماسبق
اور کوئی منڈی بھی اس علاقہ مین نہین ٹپوکرہ سے آمد ورفت مال کی
ریواڑی کو اور تجارہ سے فیروزپور جھرکو رہتی ہے اور علاقہ تجارہ مین
مقام بارہ حسن پور یازدہم رجب کو عرس میان مراد شاہ ہوتا ہے میو
اور رہبونی شب بھر جمع رہتے ہین اور کوئی میلہ بڑا نہین ہوتا اور پرگنہ
ٹپوکرہ مین بھادون سدی چھٹہ کو بموضع کیرانی میلہ ظاہر پیر کا ہوتا ہے
اور مدرسہ جات حسب ذیل ہین قصبہ تجارہ قصبہ شاہ آباد قصبہ ٹپوکرہ

موضع جھوانہ موضع کمالپور اور کوئی ندی ایسی نہین کہ ہمیشہ جاری رہتی ہو
پہاڑ سے جو رو برسات مین آتی ہے وہ ندی صاحبی مین جا ملتی ہے
اور حدود اربعہ اس علاقہ کی بدین تفصیل کہ حد شرقی پرگنہ فیروزپور جھر و پرگنہ
نوح ضلع گوڑگانوہ سے ملحق اور ایک پہاڑ کہ پارہ کوہ اراولی سے ہے
حد فاصل صرف موضع بالوج پرگنہ تجارہ حد پہاڑ سے باہر نکلا ہوا ہے
اور حد شمالی پرگنہ تاوڑو و ریواڑی سے ملحق اور حد غربی علاقہ ریواڑی
و پرگنہ کوٹقاسم و پرگنہ گنشگڑہ سے پیوستہ اور حد جنوبی پرگنہ گنشگڑہ
سے ملی ہوئی فقط پس میدان وسیع الفضا حالات تجارہ طے ہوا تو مین
قلم کو روکتا ہون کہ ٹھیرے اور دم لے پر گرم عنانی سے وہ جولانیون پر
ہے منزل احوال دار الحکومت و دیگر علاقہ جات متعلقہ ریاست کو بجلی
کی صورت رہ نورد ہر چند یہہ کتاب واسطے تجارہ کے مخصوص ہے لیکن
شاخ کو درخت سے اور درخت کو شاخ سے پیوند نظر بر آن واسطے
فوائد عوام ضمن تجارہ مین حال علاقہ راج الور کا لکھنا معیوب نہین کہ
تجارہ متعلقات ریاست الور سے ہے باعتبار ہم علاقہ ہونے کے
وہ باہم ایک ہین اور حال تاریخی مین ذکر خیریت اشتمال رئیسان الور
سے احوال تمامی علاقہ ریاست مشتمل اسوجہہ سے حالات دیگر علاقہ جات

کو جغرافیہ مین بھی ساتھ اختصار کے شامل رکھا جاتا ہے + فقط

شہر الور

مخفی نرہے کہ شہر الور دامن کوہ مین آباد ہے اور سلسلہ اس پہاڑ کا کوہ
ارا ولی سے ملا ہوا ہے قلعہ شہر کی فصیل و خندق خام ہے پانچ
دروازے مع گھوگس پختہ بنے ہوئے ہین نام دروازہ ہا یہہ ہین لادیہ
دروازہ مالاگھڑہ دروازہ لال دروازہ دہلی دروازہ حضوری دروازہ اور ہر دروازہ
پر توپخانہ ہے بیرون حضوری دروازہ کے شیر پلے ہوئے ہین ایک شیر سیاہ
سطلق ہے کہ جناب مہاراجہ صاحب بہادر نے کئی ہزار روپیہ کو خرید کیا تھا
اور آبادی شہر بہت گنجان ہے چوسر کا بازار ہے بیچ مین ترپولیہ واقع
محل سرکاری پہاڑ کے نیچے لب ساگر تالاب ساتھ رفعت کے بنے ہوئے
ہین صدر دروازہ محلون کا شرق رویہ ہے اور محل کی جانب شمال ایک
مختصر پائین باغ ہے اوراوسمین کرکری خانہ ہے ہر قسم کا جانور عجائب
غرائب اور رنگین خوش آواز وہان موجود طرف جنوب محل کے اصطبل ہے
کہ نظر شوق گھوڑون کو زیر نظر رکھا ہے اور پہاڑ کے اوپر قلعہ پختہ بہت
وسیع ہے اٹھارہ ہاتھ فصیل قلعہ کی بلند اوسکو بالا قلعہ کہتے ہین چار دروازے
اوسکے ہین ایک سورج پول دومی لچھمن پول سومی چاند پول چہارمی

اندھیری دروازہ اور قلعہ مین محل عالیشان بنے ہوئے ہین چار کُنڈ
اور ایک تالاب اندر قلعہ کے واقع ہین ایک کنڈ کا نام ٹونڈیا ہے اور
دوسریکا چاند پول اور تیسرے کا سورج پول چوتھے کا مٹیا اور تالاب
باسم سلیم ساگر مشہور ہے اور قریب سلیم ساگر کے چھتری مہاراجہ
پرتاب سنگھہ جیوکی ہے اور پاس ہی باوڑی بنی ہوئی ہے اور اندھیری
دروازہ قلعہ کا بہت نشیب مین ہے اوسکے دونون بازو مین
فصیل قلعہ اسقدر بلند ہے کہ سات سو سیڑھی چڑھکر ڈنڈے پر
پُہنچتے ہین اور درمیان بالا قلعہ و شہر الور کے فراز کوہ پر دو برج بنے
ہین ایک کا نام چھتکی دوسرے کا نام کابل خورد ہے اور شہر پناہ
الور کے باہر ہر طرف آبادی ہے مہمان سراے بھی شہر کے باہر طرف
لعل دروازہ کے ہے اور کثرت باغات نے نواح الور کو سرسبز کر رکھا
ہے پانی البتہ مرطوب ہے للوںجاویک گھر اور لہ ماہو ، آدمی الور مین ہین
پہاڑ الور مین ہر قسم کا درخت اور شکار موجود واسطے شکار شیر کے
بمقام بنیک و مادھوگڑہ و سیلی بیری و چاند پہاڑی و بھانگڑہ و کھٹرہ
و کالی کھوہ و بخت پورہ اودیان بنی ہوئی ہین اور حضور تحصیل الور مین
تین پرگنات حسب ذیل شامل مالاکھڑہ و ڈہرہ و بہادرپور اور مع

دیہات سرسبز پرگنات مشمولہ کے ۱۵۵ م اس تفصیل سے ہین خالصہ کے

۱۰۷ م جاگیر کے ۱۹ م اودک کے ۱۸ م اور جمع سالانہ علاقہ

تحصیل الور بتعداد ایک لاکھ ۹۴۴۱۸ روپیہ ہے اور مالاکھڑہ مین

مثل تجارہ کارخانہ برف جاری اور قلعہ مالاکھڑہ پختہ بنا ہے سمت ۱۸۳۲

مین مہاراجہ پرتاب سنگھ جیو نے گڑھی بانولی کی بخت سنگھ ٹھاکر سے

چھین کر توپین وکواڑ اوسکے قلعہ مالاکھڑہ مین چڑھائے تھے اور بہادرپور

مین بھی قلعہ پختہ واقع ہے سمت ۱۸۴۴ مین غلام حسین چیلہ نواب امیر خان نے

اسکو محصور کیا تھا مہاراج پرتاب سنگھ جیو نے ساتھ جنگ مردانہ کے

اوسکو شکست دیکر قلعہ محفوظ رکھا اور علاقہ الور مین پانچ میلے بڑے

ہوتے ہین کوہستان ایندوک مین بھادون بدی آٹھ کو میلہ بھرتھری جی

کا اور بیساکھ بدی اشٹمین کو بندسیلی سیڈہ پر میلا سیتلا اور بیساکھ بدی

چودس کو پہاڑ شاہ پور مین میلہ چوہڑسدہ کا اور بسنت پنچمین کو بجے باٹ

پر میلہ بسنت اور اساڑہ بدی نومی کو بمقام روپباس میلہ جگناتھ جی اور

مواضعات سیلی سبری و شاہ پور و سوٹھہ کھریٹہ و سیراواس و کالی کھوہ

و ڈھاڑھولی و پتروڑہ مین روندہ ہاے سرکاری ہین کہ گھاس بکثرت

ہوتی ہے اور موضع سوٹھہ کھریٹہ کا تمباکو نوشیدنی مشہور ہے اور

مواضعات گیلولی و چھلوری و کھریٹہ مین چکّی و کونڈی پتھر کی بنتی ہین اور دیولہ و کمالپور و ڈھاڈھولی مین آگرکھاری نمک کی ہین اور موضع پچپڑی واکبرپور و بالیٹہ و دادیہ مین کارخانہا ماندری جاری کہ لوہا بنایا جاتا ہے مگر کان بوری کی نہین اس علاقہ مین پہاڑ بکثرت ہین اور زمین مٹیار ہے پیداوار خوب ہوتی ہے تعداد مردمان کل علاقہ کی ایک لاکھ ستّر ہزار سے ہے حد شرقی علاقہ تحصیل الور کی علاقہ لچھمن گڑہ و رام گڑہ سے ملی ہے اور حد شمالی پرگنہ کشنگڑہ و منڈاور سے اور حد غربی علاقہ بانسوڑ و تھانہ غازی سے اور حد جنوبی پرگنہ راج گڑہ سے مرزا علی نقی خان صاحب تحصیلدار الور نہایت ہوشیار و کارگذار ہین توصیف اونکے حسن اخلاق کی بیان سے باہر وہ کہ راج الور مین بارہ تحصیل ہین ازانجملہ حال حضور تحصیل الور اور تحصیل تجارہ کا ہوچکا دس تحصیل مفصلہ ذیل باقی رام گڑہ گوبند گڑہ کٹومر لچھمن گڑہ راجگڑہ تھانہ غازی بالنسور بھبروڑ منڈاور کشنگڑہ چنانچہ احوال مختصر اونکا بھی تحت مین ثبت ہے فقط

رام گڑہ - یہہ قصبہ الور سے جانب شرق ہے اور بارہ میل کا فاصلہ رکھتا ہے آبادی رام گڑہ کی مدور ہے مکانات خس پوش زیادہ الا ماشاء اللہ گھر اور ۔۔۔ آدمی شماری ہین قلعہ آبادی سے ملا ہوا ہے بازار

بہت ناقص ہے گرما مین پانی چاہات کا خشک ہوجاتا ہے مولی رام گڑھ مین
اچھی پیدا ہوتی ہین اور رامہت [illegible] م تحصیل رام گڑھ کے متعلق ازانجملہ [illegible] م
خالصہ کے ہین اور [illegible] م جاگیر کے اور پانچ گانون معافی کے اور
قصبہ جات اس علاقہ مین یہہ ہین مارکپور نوگانوہ کھلورہ ملک پور رگھناتھ گڑھ
زمین دیہات علاقہ کی ٹھیار و بھوڑ و دومٹ ہے ندی چوہڑ سدہ
اور لنڈھوہا سے ڈہر بہت بھرتا ہے اور راتڑیا کے بند سے بھی سیرابی
زمین حاصل نیشکر اکثر دیہات مین ہوتا ہے اور گندم نخود و جو کی
پیداوار زیادہ ہے اور سوائے قلعہ خاص رام گڑھ کے ایک قلعہ نوگانوہ
مین ہے اور ایک قلعہ رگھناتھ گڑھ مین اور ایک بجیرنگ گڑھ مین
اور کھڑلی و مارک پور مین گڑھی بنی ہوئی ہین پورنماشی مہینے ماہ و جیٹھ
اور نیز دسہرہ کو میلہ لال داس بمقام شیرپور باندھولی ہوتا ہے اور
بھادون سدی چھٹ کو میلہ پپلاسن کا موضع پوٹھی دیہہ جاگیر مین ایک پہر
رہتا ہے اور خاص رام گڑھ مین بمقام باغ سرکاری بھادون سدی تیس کے
دن میلہ ہنومانجی ہوتا ہے اور جاڈولی مین ایک روندہ ہے رسالہ
متعینہ رام گڑھ کو گھاس اوس سے آتی ہے اور پولہ بکثرت ہوتا ہے
اور تمامی علاقہ مین [illegible] آدمی ہین حد شرقی رام گڑھ جانب مشرق

علاقہ گوبندگڑہ اور گوپال گڑہ متعلقہ راج بھرت پور سے ملی ہے اور
حد غربی پرگنہ کشنگڑہ والور سے اور حد جانب شمال علاقہ فیروزپور
ضلع گوڑگانوہ ودیہات کشنگڑہ بسے ملحق ہے اور حد جنوب ساتھہ
پرگنہ لچھمن گڑہ اور نگر راج بھرت پور کے ملصق + فقط

گوبندگڑہ - یہہ قصبہ رام گڑہ سے گیارہ میل اور الور سے بائیس میل
کا فاصلہ رکھتا ہے اور جانب مشرق واقع بازار اوسکا بہت کشادہ
ہے اور بارونق مکانات پختہ وخام ہین اور خس پوش زیادہ الکالوے
گھر ہین اور صدملیاعت آدمی بالوشاہی یہانکا مشہور ہے اور واقعی اچھا
ہوتا ہے آبادی سے شمال مین کچھہ فاصلہ پر قلعہ خام مہاراجہ بختاورسنگھہ جیو
کا بنایا ہوا ہے اور قریب قلعہ کے ایک باغ سرکاری ہے اور یہہ
قصبہ بھی عہد مہاراجہ بختاورسنگھہ جیو سے آباد ہوا ورنہ سابق گھوساولی
آبادی گوبندگڑہ سے طرف جنوب کے بستا تھا نواب ذوالفقار خان
خانزادہ کا گھوساولی مین قلعہ بنایا ہوا ہے اور یہہ شخص جری اور بہادر
تھا اپنی شجاعت کے سامنے کسیکو خیال مین نہین لاتا تھا سمت ۱۸۲۶ مین
مادہو راو سیندھیہ وکیل مطلق شاہ عالم بادشاہ نے فوجداری پرگنہ
گھوساولی پر ذوالفقار خان کو مقرر کیا تھا جب فوج مرہٹہ کی طرف دہلی

سے شکست کھا کر آئی ذوالفقار خان نے پھر فوج کو لوٹ لیا اس رنج سے
مرہٹون نے مہاراج بختاور سنگھ جیو سے اتفاق کر کے ذوالفقار خان
کو شکست دی اور گھوساولی سے نکالدیا تب سے گھوساولی ویران اور یہ
گوبندگڑھ بجاے اوسکے آباد ہوا اور پرگنہ قرار دیا گیا نواب ذوالفقار خان
کے دو بھائی تھے ایک ناہر خان کہ وہ بہراوت مین رہتا تھا
دوسرا ثابت خان وہ تالڑا مین مسکن گزین تھا اولاد ناہر خان سے
جواہر خان نامے ایک شخص تجارہ مین رہتا ہے علاج گھوڑون کا خوب
جانتا ہے اور اولاد ثابت خان سے بندہ علیخان ہے کہ سرکار الور
مین نوکر اور ذوالفقار خان لاولد گیا پرگنہ گوبندگڑھ مین باون گانون خالصہ
کے ہین اور ایک معافی کا کل [illegible] م ہین پرگنہ پیل کھڑہ تحصیل گوبندگڑھ
مین شامل ہے پیل کھڑہ مین بھی قلعہ ہے اور مدرسہ جات اس علاقہ
مین بہم ہین گوبندگڑھ پیل کھڑ بھس راوت اور زمین علاقہ کی اچھی ہے
زمیندارہ میوان کا ہے ندی گھاٹ سے جسکو روپارل بھی کہتے ہین
بہت گانون اس علاقہ کے بھرتے ہین اور پیداوار کامل ہوتی ہے تمامی
علاقہ مین [illegible] آدمی ہین اور حد شرقی وجنوبی وشمالی علاقہ بھرتپور
سے اور حد غربی پرگنہ رام گڑھ و لچھمن گڑھ سے ملتی ہے فقط

قصبہ کٹھومر - یہہ قصبہ گوبند گڑھ سے گیارہ میل جانب دکھن اور لچھمن گڑھ
سے گیارہ میل طرف شرق کے واقع ہے حویلی رام لال ساہ کی تمام
آبادی مین بڑی ہے وگرنہ اکثر مکان خس پوش ہین آٹھہ سو برس سے
اس قصبہ کی آبادی ہے لاکھا سنگھہ ٹھاکر کٹاریہ نے اوسکو آباد کیا تھا
مردمان باشندہ کٹومر بتعداد ایک ہزار ہین اور اماکن گھر تحصیل و
تھانہ وچھاونی رسالہ کی ایک ہی جگہہ ہے اور مدرسہ بھی اوسکے قریب
بازار بہت ناقص ہے اور سواد آبادی نہایت غلیظ ایک باغ رام لال
ساہ کا اس قصبہ مین پرانا ہے اور ایک باغ لالہ دیوکرن مہاجن نے
سر شاہراہ ڈیگ نیا لگایا ہے باغبان نے اس باغ مین ایک درخت
لسوڑہ خورد پر پیوندگوندی اور لسوڑہ کلان کا چڑھایا ہے کہ ایک
درخت مین تین قسم کے درخت ہین ہر جمعہ کو اس قصبہ مین بازار ہوتا ہے
برتن وکپڑہ وغیرہ کی خرید و فروخت ہوتی ہے اور منڈی کٹومر سے
غلہ علاقہ جے پور و بھرت پور کو جاتا ہے اور پرگنہ سونکھر متعلق اس
تحصیل کے ہے سمت ۱۲۰۰ مین ٹھاکر جیت سنگھہ چوہان نے قصبہ سونکھر کو
آباد کیا ہے اور دونون پرگنہ مین ۹۰ گانؤن ہین ازانجملہ ۶۰ موضع خالصہ
اور ایک موضع بازکا کہ عوض تنخواہ کے سپاہ کو دیا ہوا ہے اور ایک

گانون جاگیر کا ہے اور چھہ گانون معافیات کے اور منجملہ دیہات خالصہ کے
ایجنٹی سابق مین سمبت ۱۹۱۶ بارہ گانو مفصلہ ذیل پرگنہ لچھمن گڑہ سے شامل اس
تحصیل کے ہوئے ہین ٹٹ پوری لبٹیھہ سندمانہ راتولی بسئی سموچی
داتنا پیل کھڑہ تونیا کھڑلی بنوکھر کالواڑی اور موضع سٹاہرہ و
متھراہٹرہ سمت ۱۹۱۷ مین پرگنہ لچھمن گڑہ سے اس تحصیل مین آئے ہین اور
دیہات علاقہ کھٹومر کے ایک حلقہ مین ساتھہ لبط کے نہین وسط اس علاقہ
مین موضع مان کھڑہ ولاٹھکی وکھڑہ دیہات راج بھرت پور واقع اور
اسی طرح موضع تلچڑہ وگھڑی دیہات تحصیل کٹومر علاقہ بھرت پور کے بیچمین
ہین قصبہ بنوکھر مین مدرسہ مقرر اور قلعہ کٹومر منہدم ہوگیا صرف ایک
قلعہ خام سموچی مین ہے اور بندات علاقہ کٹومر مین حسب ذیل ہین بند پختہ
کالاکھڑہ بند ٹیٹلوری بند ذاتیہ بند سموچی بند لبسئی یہہ چارون بند
خام ہین اور قسم زمین اس علاقہ کی ٹمیار و دومٹ ہے اجناس خریف
اچھی پیدا ہوتی ہے جو زمین زیر بندات ہے اوسمین ربیع خوب ہوتی ہے
اور مواضعات داتیا وسونکھری ومدپورہ وسالواڑی وکالواڑی وبنوکھر
مین چھوٹی چھوٹی پہاڑیان ہین اور پہاڑی دیہہ بنوکھر مین کان کشتہ ابرک
کی ہے اور کوئی میلہ کلان اس علاقہ مین نہین ہوتا موضع لبسئی مین ایک

سندر بہت پورانا بنا ہوا ہے اوسکے دروازہ کی دیوار پر پتھر مین بخط ہندی
کچھہ لکھا ہوا ہے مگر وہ پڑھنے مین نہین آتا معلوم کس خط مین وہ تحریر ہے
تمامی علاقہ مین [illegible] آدمی ہین اور مدرسہ جات حسب ذیل قصبہ کٹھومر
قصبہ سونگھر بنو کھر حد شرقی وشمالی علاقہ کٹھومر کی دیہات راج بھرت پور سے
ملحق ہے اور حد جنوبی علاقہ بھرت پور و بیجے پور سے ملی ہوئی اور
حد غربی پرگنہ لچھمن گڑہ سے پیوستہ ہے ✣ فقط
قصبہ لچھمن گڑہ - یہہ قصبہ الور سے [illegible] میل طرف گوشہ شرق وجنوب
کی ہے اور کٹھومر سے بفاصلہ بارہ میل جانب غرب قصبہ لچھمن گڑہ کی
آبادی دلچسپ نہین اور نہ بازار کچھہ اچھا ہے مکان خس پوش بہت
ہین قلعہ پختہ آبادی سے قریب ہے اور بند بھی نزدیک اور ایک
باغ سرکاری نصب ہے مگر بے مرمت البتہ باغ دیو بخش کوٹھاری کا
سرسبز وشاداب ہے قصبہ لچھمن گڑہ مین [illegible] گھر ہین [illegible] آدمی
اور تحت تحصیل لچھمن گڑہ مین [illegible] گانون ہین اونمین سے [illegible]
خالصہ کے ہین اور [illegible] موضع جاگیر کے اور تین گانون معافی کے ہین
اور قصبہ موجپور و ہرسانہ قصبہ لکھے جاتے ہین اس علاقہ مین بموضع
کھڈیانہ دو کنڈ اچھے بنے ہوئے ہین اور گیڑہ مین قلعہ خام ہے

بموضع دھولاگڑہ مین میلہ دیبی کا بیساکھ سُدی اشٹمین کا اچھا ہوتا ہے
آمدنی چڑھاوہ وہانکی سرکاری ہے اور بہتون خورد مین ظروف گلی
اچھے بنتے ہین اور متصل موضع کھڑہ درجن سال کے پہاڑ پر ایک گنڈ
ہے موسومہ کروڑی گنڈ اور ایک گنڈ پہاڑ کھڑہ سارنگ پوری وجاہرو
مین واقع اور کھوہرہ ملاولی دیہہ جاگیر ٹھاکر مہتاب سنگھہ مین چکی و
کونڈی پتھر کی بنتی ہین اور وہ پتھر بہت کم گھستا ہے اور رلوٹبولی مین
بھی کونڈی وغیرہ بنائی جاتی ہین مگر پتھر وہان کا گھستا بہت ہے اور
لچھمن گڑہ خاص وکھڑلی لودھا ورونیچہ جات وکنواڑہ مین اگر نمک کھاری
کی ہین اور قصبہ موجپور مین ایک رونده ہے اور رونده موضع سید کا
مین خس بہت نکلتا ہے اور مدرسہ جات حسب ذیل ہین لچھمن گڑہ خاص
قصبہ موجپور قصبہ سرسانہ ٹرودہ میوگنڈ ورہ زمین اس علاقہ کی بہت
اچھی ہے اقسام اوسکی مٹیار و دومٹ ہے اور بند لچھمن گڑہ سے
بہت دیہات بھرتے ہین نیشکر کی پیداوار کثرت سے ہے اور زمیندارہ
میوان کا زیادہ تر اور تمامی علاقہ مین مالوے آدمی ہین حد اس پرگنہ کی
شرق پرگنہ کٹھومر و راج بھرت پور سے اور غرب مین پرگنہ الور و راجگڑہ
سے اور شمال مین پرگنہ گوبندگڑہ و رام گڑہ سے اور جنوب مین علداری

جے پور سے ملی ہے ٭

راج گڑہ - یہہ شہر الور سے بفاصلہ ۲۲ میل طرف جنوب کی واقع
اور بجز الور کے تمام قصبجات متعلقہ راج سے بڑا اور بہتر ہے شہر پناہ
مع خندق خام ہے مکانات و دوکانات پختہ بازار بارونق و کیفیت ہے
مہاجنان آسودہ حال اور کئی آدمی بہت دولتمند ہین اندر شہر کے ایک
پہاڑی خورد ہے اوسپر چھوٹا سا قلعہ بنا ہے اندر اوسکے محل سرکاری
نہایت عمدہ اور خوشنما ہین اور اوس چھوٹی پہاڑی سے کہ جسپر محل
واقع دیگر پہاڑ بلند ملا ہوا ہے اور اوس پہاڑ پر قلعہ سنگین اور مستحکم ہے
سمت ۱۸۳۹ مین مہاراجہ پرتاب سنگھ والی جے پور اور سمت ۱۸۴۷ مین دکھنیون نے
اس قلعہ کو محصور رکھا تھا مگر دست تصرف اونکا نہین پہنچا شہر پناہ کے
تین دروازہ ہین ایک بسوہ دروازہ دوسرا نانجھری دروازہ تیسرا
الور دروازہ اور ایک کھڑکی ہے اوسکو بہی راٹھوڑون کی کہتے ہین
ٹکسال راج بھی اسی شہر مین واقع اور دو ہزار چار سو اٹھارہ گھر اور
گیارہ ہزار سات سو ستر آدمی ہین کام رنگ و خرادلکڑی کا وہان
خوب ہوتا ہے بندرون کی اس شہر مین بڑی کثرت تھی رعایا کا اونسے
ناک مین دم آرہا تھا بہت نقصان اوٹھاتے تھے تھوڑے عرصہ سے

بندرون کے پکڑنیکا ایک شخص نے ٹھیکہ لیکر تمام بندر پکڑ کے دور جا چھوڑ دئے
رفاہ رعایا کو مدرسہ فارسی و انگریزی و ہندی و فارسی اور شفاخانہ
مقرر ہے اور باغات کی بڑی کثرت میوہ ہر قسم کا وہان ہوتا ہے
اور رنگترہ مشہور و معروف ہے شہر سے نصف میل جانب مشرق
پرانے راجگڑہ کے پاس بندیا گھولا ہے کہ راجہ باگ سنگھ بڑگوجر نے
سمت ۱۶۰۰ مین ساتھ آبادی کے بنایا تھا اور مشرق کی طرف پہاڑ سے
بوری بھی نکلتی ہے جس سے لوہا بنتا ہے عہد سلطان علاوالدین غوری
سے اس کان آہن کی نمود ہے اور کان معروف جیو والہ سے پٹی
چھتون مکانات کی اچھی نکلتی ہین اور موضع کھوہ دریبہ مین کان نخاس
یعنی تانبے کی ہے مس اوسکا دار الضرب راجگڑہ مین مسکوک ہوتا ہے
اور بوجہہ کھودیجانے کے اس کان مین چشمہ ہاے پانی جابجا نکل
آئے ہین اوس پانی سے طوطیا و سیس و پھٹکری و سیتا جس سے
کانچ رنگا جاتا ہے بنتا ہے اور موضع بجالی مین سنگ قلعی بہت تحفہ نکلتا
ہے اور شہر راجگڑہ و قصبہ ٹھلہ و مواضعات کھوہ و بہادری و نیا گانون
مین کارخانجات ماندری کے جاری اور لوہا بنایا جاتا ہے پہاڑ علاقہ
راجگڑہ مین بہت ہین اور جو دیہات اندر حلقہ پہاڑون کے بستے ہین

وہ چھنڈ کے گانو کہلاتے ہین اور پوشش مکانات اون دیہات کی
برگ درختون سے ہے اور پرگنات قصبہ راجپور و قصبہ رینی و قصبہ
ٹھلہ و مانچڑی تحصیل راج گڑھ کے شامل اور دیہات متعلقہ بتعداد
مااللوے م ہین ازانجملہ مائے م خالصہ کے اور ئے م جاگیر اور مے م
معافی کے ہین زمیندار اقوام علیہ کا بہت اور برہمن ٹھاکر کمتر ہین زمین
دیہات کی مٹیار و دومٹ ہے پیداوار اوسط درجہ کی ہوتی ہے
پہاڑون مین گھاس اور بانس پیدا ہوتا ہے کانکواڑی کا بانس مشہور
ہے ڈانڈ برچھے اور لاٹھی کے کام کا ہوتا ہے اور قلعہ کانکواڑی بالائے
کوہ ہے ہر چہار طرف قلعہ کے بانس کا بن ہے درندگان کا یہہ صحرا مسکن
ہے بجز ایک راہ کے دوسری راہ قلعہ کی نہین اور جس پہاڑ پر یہہ قلعہ
ہے وہ پہاڑ بہت وسیع ہے اوپر پہاڑ کے زراعت ہوتی ہے اور
جابجا چشمہ پانی کے جاری اور اس پہاڑ کے دو درے ہین ایک کا
نام اساوری ہے دوسری کا کاپڑی مہاراجہ جے سنگہ والی جے پور کے
وہ بنائے ہوئے ہین اور قریب قلعہ کانکواڑی کے ایک چوبرجہ ہے
اور اوسکے پاس محل روسی رانی کا واقع کہ مہارانی جے پور خفا ہوکر
چلی آئی تھی اوسنے اوس محل کو بنایا تھا اور زیر کوہ مندر سری نیل کنٹھ جی

کا ہے موضع دیونی مین ایک بند ہے اُسکو رام ساگر و بند دیوتی کہتے
ہین پاس اس بند مین شیشہ پلایا گیا ہے حال اس بند کا احوال مہاراجہ
پرتاب سنگھہ جیو مین تحریر ہو چکا ہے آب و ہوا کانکواڑی کی بہت ناقص ہے
خصوص مرد کو بہت نقصان کرتی ہے وہانکے باشندگان کی عمر بہت
تھوڑی ہوتی ہے اور موضع نالاب مین ایک بڑا تالاب ہے راجہ مین
پڈہ گوجر نے سمنت؟ مین تعمیر کیا تھا اور بوجہ بر آمد ہونے پانی سرخ اوسکے
حسب ایماے منجان چتر سال پسر جو کو مع زوجہ اوسکے راجہ مذکور نے ناف
تالاب مین زندہ دفن کرکے اوپر اوسکے مکان بنوا دیا تھا کہ علامت
اوسکی موجود ہے اور دیہات رہنی سے ایک نالہ موسوم ٹھیری پرگنہ
لچھمن گڑھ و کٹومر کو جاتا ہے برسات مین اوسکے پانی سے بندات
کالاکھیڑہ و سموچی و دانیا پرگنہ کٹومر بھرتے ہین اور کھیڑہ راجوڑ پرگنہ ٹھلہ
سے ایک نالہ جاری ہوکر بان گنگا مین جا ملا ہے اس علاقہ مین قلعہ جات
بہت ہین تفصیل اونکی حسب ذیل راج گڑہ راجپور قصبہ ٹھلہ قصبہ رینی
جامڑولی بھوڑہ اوکیری رام پورہ کانکواڑی گڑھی بلوہ بنجاری گڑہ دولیہ
بحالی اور مدرسہ حسب ذیل مین راجگڑہ مانجھڑی دھمریڑ راجپور ٹھلہ رینی
جامڑولی اور تمامی علاقہ مین ایک لاکھ اٹھ ہزار آدمی مین حد شرقی

اس علاقہ کی پرگنہ لچھمن گڑہ سے اور حد غربی علاقہ تھانہ غازی و پرتاب گڑہ
سے اور حد جنوبی علاقہ جے پور و حد شمالی علاقہ الور سے ملحق ہے *
تھانہ غازی - یہہ قصبہ الور سے بفاصلہ للوعہ میل گوشہ مغرب و جنوب
مین ہے اور نیچے ایک پہاڑی کے آباد فصیل و خندق خام سے احاطہ آبادی
ہو رہا ہے شہر پناہ کے دو دروازے ہین اور ایک کھڑکی مہمان سرائے
اور چھاونی رسالہ کی شہر کے باہر ہے اور بالاے پہاڑی قلعہ پختہ
بنا ہوا ہے مکانات و بازار واقع شہر پختہ ہین اور رعاملے گھر اور سے مالوے
آدمی شماری مین علاقہ تھانہ غازی تمام کوہستان ہے تحصیل پرتابگڑہ
شکست ہوکر شامل تھانہ غازی کے ہوگئی ہے اور پرگنہ نرائن پور تھانہ غازی
سے خارج ہوکر تحت بانسوڑ مین آگیا قصبہ تھانہ غازی سے پرتاب گڑہ
گوشہ غرب و جنوب مین بفاصلہ تیرہ میل ہے آبادی اوسکی چھوٹی پہاڑی
کے نیچے واقع اور پہاڑی پر قلعہ بہت اچھا بنا ہوا ہے قلعہ کے دو دروازہ
ہین ایک غرب رویہ دوسرا شرق رویہ اور اندر آبادی سے قلعہ کا رستہ
ہے اور قلعہ کے ہر چہار طرف بنی ہے آبادی قلعہ کے گرد شہر پناہ پختہ
ہے اور خندق خام علاوہ کھڑکی دو دروازہ ہین ایک لبوہ کی طرف
دوسرا تھانہ غازی کی طرف جو دروازہ جانب تھانہ غازی کے ہے

اوس جانب شہر کے باہر بھی آبادی ہے اور پرگنہ عجب گڑہ و بلدیوگڑہ
شامل علاقہ پرتاب گڑہ ہین عجب گڑہ قصبہ پرتاب گڑہ سے آٹھہ میل طرف
گوشۂ مشرق و جنوب کے ہے درمیان پرتاب گڑہ و عجب گڑہ کے موضع
جھری واقع ہے جہانسے پتھر سفید جھری کا کہ مشابہ ساتھہ مکرانہ کے ہے نکلتا
ہے اور عجب گڑہ درمیان پہاڑون کے آباد ہے آبادی کے قریب
ایک پہاڑ ہے اوسپر گڑھی پختہ بنی ہوئی ہے اور اس قصبہ مین ایک باغ
سرکاری نصب آم کے درخت اوسمین بہت ہین اور آم وہانکا نامی ہے
اور قصبہ عجب گڑہ سے جانب بلدیوگڑہ کے ایک بڑا تالاب پختہ بناہوا ہے
اوسکو سوم ساگر کہتے ہین اور سمت ۱۶۵۴ مطابق ایکہزار اٹھتیس ہجری مین بعہد
محمد جلال الدین اکبر شاہ کے سوما حجام ملازم مادھوسنگھ برادر راجہ مانسنگھ
والی جے پور نے باہتمام جگدیو معمار کے تیار کیا تھا اور قصبہ عجب گڑہ سے
بلدیوگڑہ جانب مشرق ہے اور آٹھہ میل کا فاصلہ رکھتا ہے اور
درمیان عجب گڑہ و بلدیوگڑہ کے بھانگڑہ واقع مادھوسنگھ برادر
راجہ مانسنگھ والی جے پور نے اوسکو آباد کیا تھا لیکن ایک مدت سے
بھانگڑہ ویران مطلق ہے صرف ایک بیراگی استھل مین رہتا ہے اور عمارت
بھانگڑہ کی پختہ بنی ہوئی ہے محل عالیشان اور بہت عمدہ ہے سامنے

محل کے بازار ہے مگر دوکانین سب خالی پڑی ہوئی ہین اور شہر پناہ پختہ
ہے زیر محل کچھ درخت آم وکیوڑہ کے لگے ہوئے اور ربھانگڑہ کے
قریب موضع گولا کا باس مین کان بوری کی ہے جس سے لوہا نکلتا ہے
اور قصبہ بلدیوگڑہ کو جاتے ہوئے راستہ سے کچھ فاصلہ پر ایک باغ
ہے اوسکو نرائینی نائین کا باغ مشہور کرتے ہین اندر اوس باغ کے چھوٹا سا
منڈہ پختہ اوسی نائین کا بنا ہوا ہے اور سامنے اوسکے گنڈ ہے اوسکا
پانی گرم رہتا ہے اور جاری چند دیہات کی آبپاشی اوس سے ہوتی
ہے اور کیوڑہ اس باغ مین بکثرت ہے قصبہ بلدیوگڑہ میدان مین
آباد قلعہ خام زمین دوز آبادی سے تھوڑے فاصلہ پر ہے پہاڑ قصبہ
بلدیوگڑہ کی چہار جانب محیط لنگورون کی کثرت ہے اور درمیان بلدیوگڑہ
وکھوہ دریہ پرگنہ راجگڑہ کے پہاڑ حایل تحصیل تھانہ غازی مین ماٹ گانون
ہین اونمین سے ماٹ موضع خالصہ کے ہین اور ماٹ م جاگیر کے اور ماٹ م
معافی کے ایک لاکھ لاماہولیہ روپیہ کی جمع سالانہ ہے اور زمینداری
مینہ وٹھاکرون کی زیادہ ہے ہرچند پہاڑ اس علاقہ مین کثرت سے ہین
مگر زمین اچھی ہے نیشکر بہت پیدا ہوتا ہے اور دتھل کا قند سیاہ
مشہور ہے اور تھانہ غازی سے بفاصلہ پانچ میل طرف غرب کے

باندرول کا گھاٹہ ہے کھولہ پہاڑ مین ایک برج بنا ہوا ہے اور ایک باوڑی
ہے سپاہی راج کے وہان تعینات رہتے ہین آدمی اس علاقہ مین
بتعداد ... ہین اور مدرسہ جات حسب ذیل تھانہ غازی عجب گڑہ
پرتاب گڑہ صورت گڑہ گولا کا باس اگر جیت پورہ اور شہد اس علاقہ
مین ارزان ملتا ہے اور علاقہ تھانہ غازی غرب و جنوب مین راج جے پور
ہے اور شرق مین پرگنہ راجگڑہ ہے اور شمال مین پرگنہ بانسور سے ملتا ہے
بانسور - یہہ قصبہ الور سے طرف غرب کے چوبیس میل اور تھانہ غازی سے
طرف شمال کے سولہ میل ہے وہان ایک پہاڑی ہے اوسکے اوپر قلعہ
پختہ بنا ہے اور نیچے قصبہ بانسور آباد اور یہہ قصبہ بہت بڑا نہین نہ کچھ اچھا ہے
تھوڑی سی دوکانین ہین اور چھوٹی سرائے ... گھر واقع ہین اور
... آدمی سکونت پذیر نواح قصبہ بانسور مین ریت بہت ہے اور پرگنہ
رام پور و ہمیر پور و ہرسورہ و نراین پور و گڑھی مامور اس تحصیل سے
متعلق اور چار گاؤن پرگنہ بڑودکی بھی شامل جملہ ... گاؤن ہین از انجملہ
... م خالصہ کے اور گیارہ گاؤن جاگیر کے اور ایک معافی کا ہے
قصبہ نراین پور قصبہ بانسور سے بفاصلہ آٹھہ میل طرف دکھن کے ہے
نراین پور سے الور کو جاتے ہوئے سر راہ بفاصلہ پانچ میل پہاڑ مین

ایک مقام ہے جسکو تال برچھہ کہتے ہین وہان تین کنڈ ہین ایک گرم
پانی کا دو ٹھنڈے کے اور کئی چھتریان و مینارہ پختہ بنے ہوئے ایک
مندر ہے اوسمین بیراگی رہتا ہے اور درخت ہر قسم کے وہان خودرو
اوگے ہوئے کھجور کے درخت بہت کثرت سے ہین ایک کھجور مین برخلاف
درختان کھجور کے سات شاخین نکلی ہوئی ہین اور کول پرگنہ نراین پور
مین باغ سرکاری ہے وہان کیوڑہ اور کیتکی بہت کثرت سے ہے
غدر ٹھاکر لکھدھیر سنگھہ جی مین کسی نے اوس پیڑ کو جلا دیا تھا اب
جڑین اوسکی ہری ہوئی ہین موضع بسئی متعلقہ نرائن پور مین چٹائی کھجور
کی اچھی بنتی ہے اور موضع بلالی مین چیت بدی اشٹمین کو سیتلا کا بڑا
میلہ ہوتا ہے بعد اختتام میلہ کے نراین پور خاص مین کئی روز دوکاندار
قیام رکھکر اسباب فروخت کرتے ہین اور رامپور و حاجی پور و ہمیر پور
دامن کوہ مین قریب قریب آباد ہین بانسور سے رام پور تین کوس جانب
شرق ہے اور حاجی پور چار کوس طرف گوشہ شرق و شمال کے میل
گئی ہوئے اور ہمیر پور پانچ کوس گوشہ شرق و شمال مین اور ہر قصبہ جات
باہم ڈیڑہ ڈیڑہ دو دو کوس کا فاصلہ رکھتے ہین سواد ان قصبہ جات
مین ہنگام برسات ایک جڑ زمین سے اوگتی ہے اوسکو سرا کہتے ہین

اور اوس ایک جڑ مین سات قسم کے غلہ کے درخت نکلے ہوتے ہین
یعنی بن و مکا باجرہ تل مونٹھ چولا مونگ یہہ چیز عجائبات سے ہے
اور قصبہ حاجی پور مین قلعہ پختہ مہاراج بختاور سنگھ جیو کا بنایا ہوا ہے
اور موضع کھوہری پرگنہ بانسور کے پہاڑ مین ایک قسم کا پتھر ہے کہ
وقت بنانے کے تماکو نوشیدنی کو اگر اوس سے کوٹا جاوے تو وہ
مثل خمیرہ کے خوشبودار ہوجاتا ہے لیکن زیادہ کوٹنے سے تماکو ہلکا
ہوجاتا ہے کڑوا نہین رہتا قصبہ ہمیرپور مین لوہا بنتا ہے اور قصبہ رہچوہر
کی چھنڈ مین روندہ سرکاری ہے اور اس علاقہ مین بند موضع بابریہ
اچھا ہے اور رلعلپورہ مین قلعہ خام بنا ہے اور قصبہ ہرسورہ بانسور سے
طرف شمال کے بفاصلہ دس میل ہے یہان جاجم و توشک وغیرہ بہت
عمدہ چھاپی جاتی ہین زمین علاقہ بانسور کی دومٹ و بھوڑ ہے تمام علاقہ
کے باشندے بتعداد ایک لاکھ بعیسہ ہزار ہین اور مدرسہ جات
حسب ذیل بانسور خاص ہرسورہ نراین پور ہمیرپور حاجی پور موروری
و مہین پور اور قصبہ رام پور و ہرسورہ و ہمیرپور و لعلپورہ و نراین پور
مین چوکیات پولیس مقرر حد شرقی علاقہ اس تحصیل کی پرگنہ الور سے
ملتی ہے اور پہاڑ حد فاصل ہے اور حد غربی پیوستہ ہے ساتھ

علاقہ کیتھڑی و جے پور کے کسی جگھہ ندی صاحبی سرحد پر واقع اور

حد جنوبی علاقہ تھانہ غازی سے ملحق اور حد شمالی پرگنہ منڈا ورو بھروڑ

سے مُلحق ہے ÷

بھروڑ۔ یہہ قصبہ الور سے طرف گوشہ مغرب و شمال کے تیس ۳۰ میل

ہے اور بہت آباد مکانات سکنی دوکانات بازار پختہ ہین گھر بتعداد

[illegible] اور آدمی [illegible] اور آبادی قصبہ سے علیحدہ کچھہ فاصلہ پر

دو محلہ بستے ہین ایک چیت پورہ اور دوسرا اسبل پورہ اور اون

دونون مین کسیقدر فاصلہ اور آبادی قصبہ سے پورب کی جانب قلعہ

خام جدا ہے اور اسی طرح سمت اوتر مین چھاونی رسالہ ہے اور غرب

مین تین باغ اور باوڑی واقع باغ بنسی دھر مین چھتری اچھی بنی ہوئی

ہے اور مہا بخش پروہت بہت آسودہ و شخص نامی ہے اور خاص قصبہ

بھروڑ مین بماہ بھادون ظاہر پیر کا میلہ ہوتا ہے اور پرگنہ باندھن

و بڑود شامل علاقہ بھروڑ ہین اس تحصیل مین [illegible] گانون ہین اونمین

سے [illegible] م خالصہ کے ہین اور [illegible] م جاگیر کے اور چار موضع معافی

کے ماہ اسوج و چیت مین دھمی کا میلہ ہوتا ہے مویشی کی خرید و فروخت

اوسمین ہوتی ہے اور بھادون مین بمواضعات حمید پور و نانگل و

و مہاراج باس میلہ جات ظاہر پیر کے ہوتے ہین اس علاقہ مین زمین اچھی
ہے اجناس فصلین کی پیداوار اور بڑو د قصبہ بھروڑ سے جانب مشرق
بفاصلہ پانچ میل واقع روند بڑو د کی بہت بڑی ہے شکار ہرن و رو جھ
کا اس رونده مین ساتھ کثرت کے ہے رانا بڑو د رئیس نیمرانہ کا یکجدی
ہے اور ماندھن بھروڑ سے مو میل طرف شمال کے ہے مکانات
پختہ بنے ہوئے ہین اور چھوٹا سا قصبہ ہے پہاڑی پر قلعہ پختہ ہے
اور درمیان بھروڑ و ماندھن کے علاقہ نیمرانہ حائل دس گانو پرگنہ نیمرانہ
کے ہین سابق ہین بجے سنگھ رئیس نیمرانہ نے مرہٹون کو امداد دی تھی بر ان
پیشگاہ لارڈ لیک صاحب بہادر سے مہاراج بختاور سنگھ جیو کو حکم اخراج
رئیس نیمرانہ دیا گیا جب راج سے فوج کشی ہوئی رئیس نیمرانہ تاب نلاکر
فرار ہو گیا بعد فتح نگڈھے کا ہل نیمرانہ مین پھر آیا گیا لارڈ صاحب ممدوح
نے ہمراہ دیگر پرگنات کے نیمرانہ بھی مہاراجہ پرتاب سنگھ جیو کو مرحمت
رکھا بارہ برس رئیس نیمرانہ خارج رہا بعدش حکام انگریزی سے حکم
آبادی نیمرانہ کا رئیس بجے سنگھ کو دیا گیا۔ بموجب اوسکے مہاراج بختاور سنگھ
جیو نے بجے سنگھ جیو کو پھر آباد نیمرانہ کیا عہد ایجنٹی سابق مین بمقدمہ فوجداری
کچھ اسامیان مع وکیل کے نیمرانہ سے طلب ہوئی تھین اسیری سنگھ

رئیس نے اونکے بھیجنے مین تامل رکھا برطبق اوسکے طلبی رئیس عمل مین آئی رئیس
نیمرانہ نے حاضری مین بھی تمرد و سرکشی کی تب فوج بھیجی گئی ایسری سنگھ رئیس
نیمرانہ نے خبر پاکر قبایل اپنے شاہجہان پور بھیجدئے اور خود دہلی کو چلا گیا
اخراج رئیس پر تھانہ وتحصیل راجکا نیمرانہ مین قایم ہوگیا دو برس بعد متعلقان
رئیس نیمرانہ مین اگر آباد ہوئے اور ایسری سنگھ رئیس مدت مدید کلکتہ مین
بحضور جناب صاحب گورنر بہادر دادخواہ رہا سنہ ۱۸۶۹ء مین جناب صاحب
ایجنٹ گورنر بہادر نے باستر ضاے جناب مہاراجہ صاحب بہادر علاقہ نیمرانہ
رئیس کو دلا دیا اور تین ہزار روپیہ نذرانہ راج کے سالانہ مقرر ہوگئے اور
رئیس نیمرانہ کو واسطے لینے محصول سایر کے ممانعت فرمائی گئی اور فوجداری
سرکار انگریزی نے باختیار خود رکھی محل رئیس نیمرانہ کے بالاے پہاڑ
ہین اور نیچے اوسکے آبادی قصبہ ہے پانی اس علاقہ مین نوہ ہاتھ پر نکلتا
اور نیمرانہ وبھروڑ کے علاقہ کو راٹھ کہتے ہین نزگاو یہان کا بہت مضبوط
ہوتا ہے علاقہ بھروڑ مین [illegible] آدمی ہین اور زمین اس علاقہ کی
دومٹ وبھوڑ ہے ماندھن مین تھانہ مقرر اور بڑود وتسینگ دیہہ
جاگیر و زین پور باس و دوگھڑہ مین چوکیات پولیس ہین اور حدجات
حسب ذیل بھروڑ ماندھن بڑود دوسود گونتی حد علاقہ بھروڑ کی

جانب شرق پرگنہ منڈاور سے ملی ہے اور غرب مین علاقہ کھیڑی ونارنول
وکانٹی سے اور شمال مین پرگنہ ریواڑی وکانٹی سے ملحق اور جنوب مین
علاقہ کوٹ پوتلی و پرگنہ بالنسور سے پیوستہ ٭

منڈاور - یہہ قصبہ الور سے بفاصلہ ۱۶ میل گوشہ شمال ومغرب مین
واقع ہے اوسکی آبادی کے تین طرف پہاڑ محیط ہے شمال کی جانب
کھلی ہوئی ہے اوس سے آمد و رفت ہے اور اس سمت شمال مین آبادی
سے ملی ہوئی ایک چھوٹی پہاڑی ہے کالیخان شہید کی اوسپر درگاہ
واقع مکانات قصبہ منڈاور کے پختہ ہین لیکن شکستہ پڑے ہین جس
جگہہ اب آبادی ہے سابق وہان ویرانہ تھا اور جانب شرق اوس سے
دامن کوہ مین خانزادہ رہتے تھے راو مدن سنگھہ چوہان پسر راجہ سنکٹ
رئیس نمرانہ نے خانزادون کو قتل کرکے طرح آبادی کی ڈالی اور سکونت
اختیار کی پہلے اوس سے راو مذکور بموضع لاہرود مسکن گزین تھا ایکروز
شکار افگنان اس نواح مین آیا ہنگام شکار ایک گیدڑ نے اوسکا مقابلہ
کیا سون والے ہمراہ تھے اونھون نے مدن سنگھہ سے اصرار آبادی وہان کا
کیا اور ظاہر رکھا کہ اگر اسوقت آبادی کی بناء ڈالی جاوے تو یہہ جگہہ
تمھاری اولاد سے کبھی خالی نہو چنانچہ راو مدن سنگھہ نے اوسوقت رسم

تھونی نانگل جو شروع آبادی دیہہ مین ہوتی ہے اداکی کہ ہنوز اولاد اوسکی
قابض و متصرف ہے زمان شاہی مین چوہانون نے سرکشی اختیار کی تھی
بران وہ علاقہ سے خارج کئے گئے راو زاجدی سے سرکار شاہی مین کچھ
کار نمایان ہوا اوسکے جلدو مین راو راجدی نے درخواست واگذاشت
علاقہ اپنے کی پیشتر رکھی بران حکم ہوا کہ بشرط مسلمان ہونے کے علاقہ
تمہارا تمکو مل سکتا ہے تب راو چاند برادر زادہ راو راجدی مسلمان ہوا
اور علاقہ منضبطہ اپنا واگذاشت پایا راو چاند منڈاور مین اور راو راجدی
نیمرانہ مین اور راجدی کا چھوٹا بھائی بڑودہ مین سکن گزین ہوئے اور
یہہ مقرر ہوا کہ نیمرانہ مین جب کوئی رئیس مسند نشین ریاست ہووے
اولاد راو چاند کی انگوٹھے پانون سے ٹیکا کرے چنانچہ راو گلاب خان
رئیس منڈاور تک یہہ رسم جاری رہی اب موقوف ہوگئی راو چاند کی
کی اولاد سے راو اکبر علیخان پسر راو گلاب خان مسند ریاست پر متمکن
سات سو روپیہ ناںکار کے سرکار سے انکو مقرر ہے اور موضع ہاڈاہیڑی
کا انسہ خرچ مین اور موضع باود استمرارے ہے اور سرکار سے اونکی تعظیم
بھی ہے پیشتر سامان و آبرو اپنی وہ سردارانہ رکھتے تھے اب بے انتظامی
کی وجہہ سے اسقدر جائداد برحال اونکا ابتر ہے کہ محتاجون سے بدتر

آبادی قصبہ منڈاور کے غرب مین پہاڑی پر حویلی راو صاحب کی ہے
اور اوسکی برابر جنوب کی طرف بند ہے تین طرف بند کے پہاڑ ہے اور
ایک جانب پال پختہ عہد مہاراج بڑے سنگھ جیو سے بنے ہوئے اس بند
مین ایک مندر سراوگیون کا بہت پرانا ہے لیکن ویران پڑا ہے اور جو
پہاڑ آبادی کی جانب دکھن ہے اوسکی چوٹی بہت بلند ہے اوسکو ماہ
روشن کہتے ہین اور قریب اوسکے ایک کھولہ ہے اوسمین سے پانی جھرتا
ہے اور چند درخت خودرو اوگے ہوئے ایک فقیر کا تکیہ بنا ہے مگر کوئی
اوسمین سکونت نہین رکھتا ہے اور قریب آبادی ایک تکیہ رسول شاہیون
کا ہے وہ جگہہ پر فضا ہے نزدیک اوسکے ایک باوڑی پختہ ہے عہد
راو فیروز مین بیدھا مہاجن نے مفلسی مین خزانہ پاکر اوسکو بنایا تھا اور
باوڑی کے نزدیک باغچہ راوجیو کا ہے وہم درگاہ رنگ راجو شاہ صاحب
اور ایک باغ بڑا قصبہ سے باہر سمت مشرق واقع ہے پانی قصبہ منڈاور
کا بہت شیرین ہے اور مٹکہ گلی یہان اچھے بنتے ہین وقت بھرے
پانی کے وہ جھرتے رہتے ہین اس وجہ سے پانی اونمین بہت ٹھنڈا ہو جاتا ہے
مگر گرما مین اونکی بہار ہے زمیندار قصبہ کے چوہان مسلمان ہین ساٹھ گھر
اور ایک ۱۱۸ آدمی اس قصبہ مین ہین پرگنہ حبیدولی وکرنیکوٹ ودربارپور

مع چھہ گانؤن پرگنہ مانڈھن کے شامل علاقہ منڈاور ہین اور اس تحصیل مین باسٹ گانؤن ہین منجملہ انکے ماسٹم خالصہ کے اور للوے گانؤن جاگیر کے اور للوم معافی کے قصبہ جیدولی منڈاور سے آٹھہ میل سرراہ الور ہے اور قصبہ کرنیکوٹ بفاصلہ آٹھہ میل طرف مغرب کے لب ندی صاجبی واقع کرنیکوٹ مین قلعہ خام آبادی سے بفاصلہ نصف میل ہے اور کنارہ ندی صاجبی کے روندہ سرکاری ہے موضع گوداری پرگنہ منڈاور مین ہٹی چھت وٹوڈہ کی کان ہے تمام علاقہ منڈاور مین ۱۰۰ آدمی ہین اور مدرسہ جات اس تحصیل مین حسب ذیل منڈاور خاص بیھل قصبہ کرنیکوٹ قصبہ جیدولی مین پور بھانوت مانکہ جونا سچہ زمین اس علاقہ کی ہٹیار ہے پیداوار اچھی ہوتی ہے اجناس فصلخریف کی پیداوار زیادہ ہے اور حدود اربع یہہ ہین کہ مشرق مین پرگنہ کشنگڑہ اور غرب مین علاقہ نیمرانہ وبھروڑ شمال مین علاقہ باول وکوٹقاسم وجنوب مین پرگنہ پالنسور ٭

کشنگڑہ ۔ یہہ قصبہ الور سے ۱۸ میل طرف شمال کے ہے شہرپناہ قصبہ کی خام ہے اوسکے تین دروازہ ہین اور قلعہ پختہ آبادی کے اندر ہے اور ایک دروازہ شہرپناہ قلعہ کا طرف باس کے ہے

دوسرا جانب بمبوہرہ کے تیسرا دروازہ طرف تجارہ اور یہہ قلعہ
جاٹونکا بنایا ہوا ہے شہر پناہ کے باہر بھی آبادی ہے موضع کرپالنگر
جسکو باس کہتے ہین اس قصبہ سے طرف جنوب کی بفاصلہ ایک میل ہے
وہان آبادی بہت ہے اور بازار نہایت اچھا مکانات پختہ ہین اور مہاجنان
آسودہ حال خاص قصبہ کشنگڑہ مین پانصد و یک گھر اور [illegible] آدمی
علاقہ تحصیل کشنگڑہ مین جو دیگر پرگنات شامل تفصیل اوسکی یہہ ہے
بمبوہرہ فتح آباد پور ہرسولی اسمعیل پور باگھوڑہ قصبہ فتح آباد مین
برتن مٹی کے اچھے بنائے جاتے ہین اور ہرسولی و گھاسولی مین
چوکیات پولیس مقرر گھاسولی مین میلہ صاحب جی کا بماہ بھادون اور
قریب موضع پالپور کے جیٹھ سُدی دوج کو میلہ بی بی رانی کا ہوتا
ہے [illegible] گانو متعلق اس تحصیل کے ہین اونمین سے [illegible] موضع خالصہ
کے ہین اور نو موضع جاگیر کے اور پانچ موضع معافی کے زمینداری
میوان کی زیادہ ہے زمین اس علاقہ کی دومٹ و مٹیار ہے پیداوار
کامل ہوتی ہے تمامی علاقہ کشنگڑہ مین [illegible] آدمی شمار ہوئے
ہین مدرسہ جات حسب ذیل ہین کشنگڑہ خاص باس فتح آباد ناگل
سالیا کا پور بمبوہرہ ہرسولی اسمعیل پور اور اس علاقہ کی حد شرقی

پرگنہ فیروزپور جھرو تحصیل تجارہ سے اور حد غربی پرگنہ منڈاور سے
اور حد شمالی علاقہ کوٹقاسم راج جےپور سے اور حد جنوبی پرگنہ الور
ورام گڑہ سے ملحق ہے

پوشیدہ نرہے کہ دوازدہ تحصیل کے ایکہزار سات سو بیتالیس موضع
مین چودہ سواونیس موضع خالصہ کے اور دوسوچالیس موضع جاگیر
اور اسّی موضع معافی کے اور اٹھارہ لاکھ ساٹھ ہزار تین سو اکیانوے
روپیہ کی جمع سالانہ اور سات لاکھ اٹھہتر ہزار پانسو چھانوے آدمی سکونت پذیر ہین

سپاس خدا

اگر ہر موے زبان ہو اور عمر نوح حاصل تو بھی شکر احسان خداوند
کریم کا ادا نہین ہوسکتا ظاہر ہے کہ آدمی مٹی کا پتلا حس رکھتا ہے
نہ حرکت گویائی اور بینائی اور توانائی اس مشت خاک کو اوسکی قدرت
کاملہ سے ہے پس انسان ضعیف البنیان کو یارا نہین کہ بغیر امداد باری دم
مار سکے مین کہان اور مجال سخن کہان نہ جوہر قابلیت ہے نہ فصاحت
و بلاغت یہہ اوسی کی عنایت ہے کہ تالیف اس نسخہ کی زبان بیان کو
طلاقت اور دست ترقیم کو طاقت بخشے جسقدر شکریہ اوسکا کرون
تھوڑا ہے اور جہان تک سر بسجدہ ہون روا الٰہی جس طرح اس

کتاب کو حسن انجام و اختتام سے تو نے زینت دی ہے ایسی طرح اپنی رحمت عمیم سے شرف قبولیت عطا کر کہ مقبول طبع خاص و عام اور پسندیدہ جمہور انام ہو آمین +

ملتمس

ہر چند خذف ریزۂ ناہموار بیان و گفتار اس ہیچمدان کے قابل اسکے نہین کہ ساتھہ جوہر کلام جوہریان سخن کے ہمسلک ہو کر بہاے بیش اقتدار کو پہنچین لیکن دور نہین کہ صرافان نقود گوہر معانی اور جوہر شناسان جواہر نکتہ دانی اپنی علو ہمتی اور بلند فطرتی سے کرم کریمانہ فرما کر نظر انداز نفرماوین یہہ ذرہ بمقدار تالیف اس کتاب مین دعوی زبان آوری اور شیوا زبانی نہین رکھتا ہے جیسا کچھہ رطب و یابس زبان قلم پر آیا سیج سیج اور صاف صاف لکھا گیا عبارت آرائی سے بہرہ نہ تھا کہ طرف اوسکے میل کرتا اور تحریر اس نسخہ مین اکثر بیماری عاید حال مؤلف رہے اور کار متعلقہ نے بھی فرصت ندی اس سے شہباز فکر کو طاقت پرواز بھی نہ ہوئی نکتہ چینون کو عیب جوئی کی عادت جبلی ہے وہ اوس سے کب چوکتے ہین + ع خوے بد در طبیعتی کہ نشست نرود جز بوقت مرگ از دست +

پر اسقدر مہربانی ضرور رہے کہ جائے حرف اصلاح سے ممنون فرماوین زبان طعن دراز نکرین کہ آدمی سہو خطا سے مرکب ہے +

تاریخ طبع زاد مؤلف

چون بپایان شد این نگارستان — باقلم کار رئے سواد و بیض

بھر تاریخ سال تالیفش — ہاتف غیب گفت گلشن فیض

سنہ ۱۲۹۰ ہجری

۱۸۷۳ء

دیگر

نگارستان چمن کو کردیا دنگ — دکھائے اس گلستان نے جو نیرنگ

پے تاریخ ہاتف کی صدا ہے — مرقع ہنر منقوش ارژنگ

سنہ ۱۲۹۰ ہجری

۱۸۷۳ء

تمام شد

کتبہ محمد مولا بخش بدیع رقم

غفر ذنوبہ